پہلے جمع کرالیں اور اگر بالمقابل کتاب لکھنے کیلئے تیار ہوں اور انعامی روپیہ جمع کرانا چاہیں

الحمد للّٰہ الذی اجزل لنا طوله وانجز وعدہ واتم
قوله واری بعض الآیات وافحم المنکرین والمنکرات فاردت
ان اظہر سناہ لمن ام مسالك ھداہ ولم اخل تنتابنی نصر اللّٰہ الکریم وعون
اللّٰہ الرحیم الی ان ظہرت آیة الخسوف والکسوف من اللّٰہ الرحمٰن الرؤف فالقی فی روعی ان اولف رسالة
فی ھذا الباب ھدایة للطلاب فالفتھا للّٰہ الاحب الاحق وجعلتھا حصة من حصتی **نور الحق** ومعھا
انعام خمسة الاف للذین یلغون کغداف والذین یکذبون القران ویتبعون الشیطان ویتکلمون
فی **بلاغة القران** ولا یحسبونه من اللّٰہ الرحمان واردت بتالیف ھذہ الرسالة و**حصة الاولی**
ان اظہر جہالة النوکی وضلالة تلك الحمقی واکشف خدیعتہم علی اولی النہی واری الحق لمن یری
وبعد ما ازمعت تالیف ھذا الکتاب الھمت من رب الارباب ان الکافرین والمکفرین لا یقدرون علی ان یؤلفوا
کتابا مثل ھذا فی نثرھا ونظمھا مع التزام معارفھا وحکمھا فمن اراد ان یکذب الھامی فلیات بمثل کلامی
فان المھدی یھدی الی الھدی ولا یھدی الیھا غیرہ ولا یدرکه معاندہ ولو کان علی الھوا سیرہ وھذا الکتاب الذی ھو للطغاة
سمی الحصة الثانیة من

نور الحق

ھذہ رسالة کالعضب الجراز لافحام کلمن نھض للبراز واول مخاطبینا بالاطلاع فی الانعام المتنصرون الذین
ھم کالانعام و**عمادھم** الذی یری عنقه کالنعام واخوانه الذین یقولون انا نحن المولویون الماھرون فی العربیة
والعلوم الادبیة ثم البطالوی الشیخ **محمد حسین** مضل العوام بکلمات کالسراب او کالجھام ثم بعد ھؤلاء
کل مخالف من اھل الاھواء وکلمن قال انی ارضعت ثدی الادب فی حوت معرفتی من علوم النخب مع خلافه فی الملة
والمشرب فالان ننظرھم ھل یقومون فی المیدان کقیامھم علی منبر الافتراء
والعدوان او یولون الدبر ویشھدون علی انفسھم انھم کانوا من الجاھلین

طبع فی المطبع مفید عام فی بلدة لاھور فی سنه ۱۳۱۱ من الھجرة

تعداد جلد ۳۰۰۰ قیمت فی جلد ۶

اعلان

عندنا کتب قد الفناها فمن اراد ان یشتریها فلیطلب منا وہی هذہ

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱	براهین احمدیہ حصہ چہارم	للعہ ۸/
۲	سرمہ چشم آریہ	عا/
۳	آئینہ کمالات اسلام	۶/
۴	التبلیغ (عربی)	۸
۵	برکات الدعاء	۳/
۶	شهادة القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان	۶/
۷	حمامة البشری الی اهل مکة وصلحاء ام القری (عربی)	عصہ/
۸	کرامات الصادقین تفسیر سورة الفاتحة (عربی)	ملعہ/
۹	فتح اسلام	۴/
۱۰	توضیح المرام	۴/
۱۱	ازالہ اوہام	ے
۱۲	تحفہ بغداد (عربی)	۲/
۱۳	تصدیق البراهین الاحمدیہ تصنیف مولانا المولوی الحکیم نور الدین	۸/
۱۴	فصل الخطاب لمقدمة اهل الکتاب تصنیف مولانا الموصوف	عـا/
۱۵	شحنہ حق (۸/) جنگ مقدس (۷/) تحذیر المومنین (۸/)	

راقم میرزا احمد من قادیان

الحصۃ الثانیۃ من نور الحق

نور الحق کا دوسرا حصہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

انّ الخسوف والکسوف من آیات اللّٰہ الرحیم الرؤف

خسوف اور کسوف کا نشان خدا رحیم کے نشانوں میں سے ہے

الحمد للّٰہ المحسن المنان جالی الاحزان والصلوۃ والسلام علی رسولہ

اُس خدائے محسن کا شکر ہے جو احسان کرنیوالا اور غموں کو دور کرنیوالا ہے اور اسکے رسول پر درود اور سلام جو

امام الانس والجان طیّب الجنان القائد الی الجنان والسلام علی

انس اور جن کا امام اور پاک دل اور بہشت کیطرف کھینچنے والا ہے اور اسکے ان اصحاب

اصحابہ الذین سعوا الی عیون الایمان کالظمآن ونوّروا فی وقت تروق

پر سلام جو ایمان کے چشموں کی طرف پیاسہ کے طرح دوڑے اور گمراہی کی اندھیری راتوں میں

اللیالی بنیّری اکمال العمل وتکمیل العرفان ۔ وآلہ الذین ہم لشجرۃ

علمی اور عملی کمال سے روشن کئے گئے اور اسکی آل پر درود جو نبوت

النبوۃ کالاغصان ولشامّۃ النبی کالریحان ۔ امّا بعد فاعلموا

کے درخت کی شاخیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت شامہ کیلئے ریحان کیطرح ہیں۔ اسکے بعد اے بھائیو

یا معشر الاخوان وصفوۃ الخلّان انّ ایّام اللّٰہ قد قربت وکلمات اللّٰہ تجلّت

اور دوستو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کے دن نزدیک آگئے اور خدا تعالیٰ کا کلمہ ظاہر ہوگیا اور

وبدت وظهرت الآيتان المتظاهرتان والخسف للنيّران في رمضان

روشن ہوگیا اور دو ایسے نشان ظاہر ہوگئے جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہین اور سورج اور چاند کا خسوف کسوف

وجاء الماء لاطفاء النيران فطوبى لكم يمعشر المسلمين وبشرى لكم

رمضان مین واقع ہوگیا اور آگ کے بجہانیکے لئے پانی آگیا سو اے مسلمانون تمہین مبارک ہو اور اے مومنون کے

يا طوائف المؤمنين۔

ٹولو تمہین بشارت ہو۔

القصيدة في الخسوف والكسوف واقتضبتها لقتل السرحان

خسوف کسوف کے بارے مین ایک قصیدہ جس کو مینے بہیڑئیے کے قتل کرنے اور برّہ کے بچانیکے لئے

وتنجية الخروف

بے تامل کہدیا ہے۔

غسنا النيّران هداية للكودن

سورج اور چاند کم عقل آدمی کی رہنمائی کیلئے تاریک ہوگئے

يقولان لا تترك هدى وتديّن

اور بزبان حال کہہ رہے ہین کہ ہدایت کو مت چہوڑ اور راستبازی اختیار کر

وانهما كالشاهدين تظاهرا

اور وہ دونون گواہونکی طرح ایک دوسرے کو قوت دیتے ہین

هما العدل قد قاما فهل من مؤمن

وہی گواہ صادق ہین جو شہادت دینے کیلئے کہڑے ہوگئے پس کیا کوئی ایمان لائیگا

وقد فرّ قومي نخوة وتعصّبا

اور میری قوم نے محض نخوت اور تعصب سے گریز کی

واين المفرّ من الدليل المبيّن

مگر روشن دلیل سے انسان کہان بہاگ سکتا ہے

وتركوا حديث المصطفى خير الورى

اور اونہون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چہوڑ دیا

فسادا وكبرا مع دعاوي التسنّن

اور یہہ چہوڑنا محض فساد اور تکبر سے تہا باوجود اسکے جو اہل سنت ہونیکا

وما بقي للنوكى مفرّ بعده

اور اسکے بعد نادانون کے لئے کوئی گریزگاہ باقی نہ رہا

واني اراهم كالاسير المقرّن

مین انکو اُس قیدی کی طرح دیکہتا ہون جو پابزنجیر ہون

وقد نبذوا التقوى وراء ظهورهم

اور اُنہون نے تقوے کو اپنی پیٹہہ کے پیچہے ڈالدیا

والهتهم الدنيا عن المولى الغني

اور دنیا نے اُن کو خدا تعالی سے غافل کردیا

ووالله ان اليوم يوم مبارك

اور بخدا یہ دن مبارک دن ہے

يذكّرنا ايام نصر المهيمن

جو ہمین خدا تعالی کی مدد کا زمانہ یاد دلاتا ہے

وهذا عطاء من قدیر مکون

اور یہہ اُس قادر کی عطا ہی جو نیست سی ہست کرنیوالا ہے

ففاضت دموع العین منی تاثرا

سو متاثر ہونیکی وجہ سے میرے آنسو جاری ہو گئے

فدانکسفت شمس الضحی لضیاءنا

سورج ہماری روشنی کیلئے کسوف پذیر ہوا

تری انوار الدین فی ظلمتها

تو اسکی تاریکی میں دین کے نور دیکھتا ہے

ولیس کسوفا ما تری مثل عندم

اور یہ کسوف نہیں جو دم الاخوین کیطرح تجھے نظر آتا ہے

وحمرتها غیظا تری فی خدها

اور اسکی سرخی ایک غصہ ہی جو اسکے رخساروں میں نمودار ہے

ظلام منیر ملاء العین قرة

ایک روشن کرنیوالا اندھیرا ہے جو آنکھہ کو ٹھنڈک کے سبب بھر

ولو قبل رؤیته اناب مخالفی

اور اگر اُس سے پہلے میرا مخالف حق کیطرف رجوع کرتا

ولکنه عادا وقفل قلبه

مگر اُسنے حق سے مخالفت کی اور اپنے دل کو مقفل کر دیا

رئیت ذوی الآراء لا یبکرونی

مینے اہل الرای لوگوں کو دیکھا کہ وہ تو میرا انکار نہیں کرتے

فان کنت تبغی الله فاطلب رضاءه

سو اگر تو خدا تعالی کی رضا چاہتا ہی تو اسکی رضا ڈہونڈ

یبقی مخاطب الدنیا الدنیة مالها

دنیا نابکار کا طالب دنیا کے مال کو بگڑ رکھتا ہے

وفضل من الله النصیر المهون

اور یہہ اس اللہ کا فضل ہے جو مددگار اور مشکلات کو آسان کرنیوالا ہے

اذا ما رئیت حنان رب محسن

جبکہ مینے خدائے محسن کی یہ بخشایش دیکھی

لیظهر ضوء ذکائنا عند معین

تا کہ ہمارے آفتاب کی روشنی ان لوگوں پر ظاہر ہو

ولمّا نها کانها ارض مخزن

اور ایسا ہی اُسکی اس حادثہ میں جو اُسپر پڑا ہی اور وہ ایسا دیرتی

بل احمر وجه الشمس غضبا علی الذی

بلکہ ایک کمینہ پر غصہ کرنیکی وجہ سے سورج کا چہرہ سرخ ہو گیا

علی جهلات القوم فانظروا معین

اور یہہ غصہ قوم کی بیہودگیوں پر ہی پس بکہا اور غور سے دیکھہ

ویسقی عطاش الحق کاس التیقن

اور حق کے طالبوں کو یقین کے پیالے پلاتا ہے

لیهدی الی الاسرار قبل التفکن

تو شرمندہ ہونیسے پہلے حقانی بہیدوں کو پالیتا

فقلنا اهلکن فی جهلك المتمکن

سو ہمنے کہا کہ اپنے مستحکم جہل میں مرجا

وذی لوثة یعوی لوجع التسکن

اور ایک غبی آدمی جو عقل کی لیت سے محروم ہی اسنی داری کی درد

وان کنت تبغی النحر فی الحج فامتن

اور اگر تو حج میں قربانی کرنا چاہتا ہے تو منا میں جا

ومن ازمع العقبی فلله یتقی

اور جو عاقبت کا قصد کرے وہ عاقبت کیلئے ذخیرہ اٹھا

وقد ظهر الحق الصريح ونوره | فلا تتبعوا جهلا عماية ضيزي
حق صریح اور اسکا نور ظاہر ہو چکا | دیدہ دانستہ جہالت سے دشمن کے باطل باتوں کی پیروی مت کرو

ايضاً في الخسوف والكسوف لدعوة الضالين والامر بالمعروف

ظهر الخسوف وفيه نور والهدى
خسوف ظاہر ہو گیا اور اسمیں نور اور ہدایت ہے

خير لنا ولخيرنا امر بدا
یہ ہمارے لئے بہتر ہے اور ہماری بھلائی کیلئے ایک امر ظاہر ہوا

هبت رياح النصر من محبوبنا
مدد کی ہوائیں ہمارے دوست کیطرف سے چلیں

مشمولة قد بردت حر العدا
یہ شمالی ہوائیں ہیں جنہوں نے دشمنوں کی گرمی کو ٹھنڈا کر دیا

في ليلة قدت ثياب غمامها
اس رات میں خسوف ہوا جسکے بادل کے کپڑے پھاڑے گئے

برق الرواعد كان فيها مرعدا
اور بادلوں کی چمک جو اس میں تھی وہ دلوں کو ہلا رہی تھی

قمر معين الصادقين مبارك
ایک ایسا چاند ہے جو سچوں کی مدد کرتا ہے۔

حكم مهين الكاذبين تهددا
حکم ہے اور ہمارے دشمنوں میں ثالث ہے جو جھوٹوں کو دھمکی دیکر رسوا کرنیوالا ہے

ردف الكسوف خسوفه من ربنا
خسوف کے بعد ایک ہی مہینہ میں کسوف آیا

ليهين فتانا شريرا مفسدا
تا کہ خدا تعالی مفسد شریر فتنہ گر کو رسوا کرے

شمس الضحى برزت بزعب مبارز
سورج ایک جنگ کی شکل میں سپاہی کی طرح ظاہر ہوا

افتلك ام سيف مبيد جردا
کیا یہ سورج ہے یا ایک تلوار ہے جو کھینچی گئی۔

سقطت على راس المخالف صخرة
مخالف کے سر پر ایک پتھر پڑا

كالسمهرية نخجة او كالمدى
جس نے نیزے کی طرح یا کارد کی طرح اسکے سر کو توڑ دیا

انا صفحنا عن تفاحش قوله
ہمنے اسکی بدگوئی سے اعراض کیا

قلنا جهول قد هذى متجلدا
ہمنے کہا کہ ایک بے وقوف ہے جو شتابکاری سے بکواس کرتا ہے

لكن مؤيدنا الذي هو ناظر
مگر وہ موید جو دیکھ رہا ہے

ماشاء ان يؤذي العبيد تمردا
اسنے نہ چاہا جو ایک بے ہودہ گو اسکی تائید یافتہ کو دکھ دے

نصر من الله القريب بفضله
یہ خدا تعالی کیطرف سے مدد ہے جو قریب ہے

ان المهيمن لا يؤخر موعدا
خدا تعالی اپنے وعدہ کو پس انداز نہیں کرتا۔

قضى النزاع وشاهدان تظاهرا

فیصلہ ہو گیا اور دو گواہوں نے گواہی دی جو ایکدوسرے کو قوت دیتے ہیں

ليبكت المولى الالد مسددا

تا خدا تعالی ایک بڑی جھگڑالو اور متکبر کو ملزم کرے

قمر كمثل حمامة بدلاله

چاند اپنے ناز میں کبوتر کی طرح ہے

شمس بتبشير تشابه هدهدا

آفتاب بشارت دینے میں ہدہد سے مشابہ ہے

قطعاتها تهدي القلوب كانها

اس کے ٹکڑے دلوں کو ہدایت کرتے ہیں گویا وہ

زبر تجد نقوش شمس مقتدا

کتابیں ہیں جو ہمارے آفتاب یعنے رسول اللہ صلعم کے نقشوں کو تازہ کرتی ہیں

او مثل واشمة اسف نؤرها

یا اس عورت نگار بند کیطرح جسکا نقش یہ کرنیکا دھواں

خد الجحود ودو وجها اغيدا

اس رخسار پر لگا گیا جو بوجہ نشان نقش داغدار خیال کیطرح ہو اور

يا ايها المتجرمون بجعلة

اے وے لوگو جو شتابکاری اور حسد سے باطل الزام لگاتے ہو

حسدا تجرم غيمكم وتقددا

تمہارا بادل نابود ہو گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا

كنا نرى اسفا تاجل بهملكم

ہم افسوس سے تمہارے سبز غالوں کی جماعتوں کو دیکھا کرتے تھے

فاليوم صف المفسدين تبددا

پس آج مفسدوں کی صفیں متفرق ہو گئیں

وقد استباح الغول جوهر عقله

اور ایک دیونے اپنے جوہر عقل کا استیصال کر لیا

حتى انثنى من امره مترددا

یہانتک کہ وہ اپنے مطلب کے بارے میں تردد میں پڑ گیا

ان السعيد يجيء ملتقط النهى

سعید آدمی عقل حاصل کرنیکے لئے آتا ہے

ولقيط الشيطن يزري ملحدا

اور شیطان کا پروردہ ملحدانہ طور پر عیب جوئی کرتا رہتا ہے

انا سلخنا شهر رمضان الذي

ہم اس رمضان کے اخیر تک پہنچ گئے

فيه الخسوف مع الكسوف تفردا

جسکا خسوف اور کسوف بے مثل ہے

القمر سارية ومثل عشية

رمضان کا چاند اس بادل کیطرح ہے جو شام آتا ہے اور نیز برسات کی بادل کیطرح

والشمس غاد مدجن قطر الندا

اور سورج اس بادل کیطرح ہے جو صبح آتا ہے اور محیط ہوتا ہے جو بخشش کا بادل ہے

هذا من الله المهيمن اية

یہ خداتعالے کیطرف سے ایک نشان ہے

ليبيد من ترك الهدى متعمدا

تاکہ اسکو ہلاک کرے جو عمداً ہدایت کو چھوڑتا ہے

فاسعوا زرافات ووحدانا له

پس ٹولے ٹولے اور اکیلے اکیلے اسکی طرف دوڑو

متندمين وبادرين الى الهدى

اور چاہیئے کہ تمہارا دوڑنا شرمندگی کیحالت میں ہو اور ہدایت کیطرف جلدی

ظهرت خطایاکم وصح صدقنا
تمہاری خطا ظاہر ہوگئی اور ہمارا سچ کھل گیا
صارت دیار الهند ارض ظهورها
ہند کی زمین اس نشان کے ظاہر ہونیکا مقام قرار پائے
فاذبنّا الاوهام قصّ جناحها
پس وہموں کے کھبیون کے پر کاٹ دئے
فتجافَ عن ایام فیج اعوج
پس ٹیڑھے گروہ کے زمانہ سے الگ ہو
کانت شریعتنا کزرع معجب
ہماری شریعت ایک تعجب انگیز کھیتی تھی

فابکوا لثکلی فی الزوایا سُهّدا
پس اس عورت کیطرح جسکا لڑکا مرجاتا ہے گوشوں میں بیدار ہو
لیُسکِت الرحمٰن غولاً مفندا
تاکہ خدا تعالی دروغ گو کو ملزم کرے
رحمًا علی قوم اطاعوا احمدا
اس قوم پر رحم کرکے جنہوں نے نبی صلعم کی فرمانبرداری اختیار کی
حجج خلون تغافلاً وتمرّدا
دہ برس ایسے ہیں جو تغافل اور سرکشی میں گذر گئے
فیها تعرّت مثل ازعر اربدا
مگران برسوں میں ایسی برہنگی اسکی ظاہر ہوئی جیسے وہ جانور جسکے بال نہ ہوں اور

العین باکیة علی اطلالها
آنکھ اسکی آثار عمارت پر رو رہی ہے
یا رب فاعمر خربها متوحدا
اے میرے رب اب توہی اسکو ویرانہ کو پھر آباد کر

واما تفصیل الکلام فی هذا المقام فاعلموا یا اهل الاسلام
اب ہم اس مقام میں اس کلام کی کچھ تفسیر کرنا چاہتے ہیں پس اے اہل اسلام اور رسول
واتباع خیر الانام ان الایة التی کنتم توعدون فی کتاب الله العلام
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنیوالو تمہیں معلوم ہو کہ وہ نشان جسکا قرآن کریم میں تم وعدہ دئے گئے تھے
وتبشرون من سیّد الرسل نور الله مزیل الظلام اعنی خسوف
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو سید الرسل اور اندھیرے کو روشن کرنیوالا ہے تمہیں بشارت ملی تھی یعنی رمضان
النیّرین فی شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن قد ظهر فی بلادنا
شریف میں آفتاب اور چاند گرہن ہونا وہ رمضان جسمیں قرآن نازل ہوا وہ نشان ہمارے ملک میں
بفضل الله المنان وقد انخسف القمر والشمس وظهرت الآیات
بفضلہ تعالی ظاہر ہوگیا اور چاند اور سورج کا گرہن ہوا اور دو نشان ظاہر ہوئے

فاشکروا الله وخرّوا له ساجدین۔

پس خداتعالیٰ کا شکر کرو اور اُسکے آگے سجدہ کرتے ہوئے گرو

وانکم قد عرفتم ان الله تعالیٰ قد اخبر عن هذا النبإ

اور تمہیں معلوم ہے کہ خداتعالیٰ نے اِس واقعہ عظیمہ کے بارے میں اپنی کتاب

العظیم فی کتابه الکریم وقال للتعلیم والتفهیم فاذا برق

کریم میں خبر دی ہے اور سمجھانے اور جتلانے کیلئے فرمایا ہے پس جسوقت آنکھیں پتھرا جائینگی

البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یقول

اور چاند گرہن ہوگا اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائینگے یعنی سورج کو بھی گرہن لگیگا

الانسان یومئذ این المفر فتفکروا فی هذه الآیة بقلب سلیم

تب اُس روز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے ۔ اِس نشان میں ایک سلیم اور پاک دل کے

واطهر۔ فانه من آثار القیمة لا من اخبار القیمة کما هو اجلی واظهر

ساتھ فکر کرو کیونکہ یہ خبر قیامت کے آثار میں سے ہی قیامت کے واقعات میں سے نہیں ہو سکتی جیساکہ عقلمندوں کے

عند العاقلین۔ فان القیمة عبارة عن فساد نظام هذا العالم

نزدیک نہایت صاف اور روشن ہے۔ وجہ یہ کہ قیامت اُس حال سے مراد ہے جبکہ اِس عالم اصغر کا نظام

الاصغر وخلق العالم الاکبر فکیف یقع فی حالة الفك الخسوف الذی تعرفون بالیقین لا بالشك

توڑ دیا جائے اور ایک عالم اکبر پیدا کیا جائے پس کیونکر فک نظام کیحالت میں وہ خسوف کسوف ہو سکتا ہے جس کے

علله واسبابه وتفهمون مواقعه وابوابه وکیف یظهر امر لازم

علل اور اسباب تمہیں معلوم ہیں اور اُسکے ظہور کے وقت اور ظہور کے دروازے تم نے سمجھے ہوئے ہیں اور وہ امر جو

للنظام بعد فك النظام والفساد التام فانکم تعلمون ان الخسوف

نظام عالم کا ایک لازمہ ذاتی ہے کیونکر بعد فک نظام اور فک تام کے ظہور پذیر ہو کیونکہ تم جانتے ہو کہ خسوف اور

والکسوف ینشاءان من اشکال نظامیة واوضاع مقررة منتظمة

کسوف اشکال نظامیہ سے پیدا ہوتے ہیں اور نیز ان کا پیدا ہونا اوضاع مقررہ منتظمہ پر

علی اوقات معینة وایّام معروفة مبیّنة فکیف یعزی وقوعهما الی ساعة

موقوف ہے جو ان اوقات معینہ اور مشہور دنوں پر موقوف ہی جو فن ہیئت میں بیان کئے گئے ہیں پس کیونکر ان کو اُس

لا انساب فیہا ولا اسباب ولا نظام ولا اِحکام فانظروا ان کنتم ناظرین

کہڑی کیطرف منسوب کیا جائے جسمین نہ نسب ہیں نہ اسباب نہ نظام نہ ترتیب نہ محکم کرنا سو تم سوچو اگر کچھ سوچ سکتے ہین

ثمّ من لوازم الکسوف والخسوف ان یرجع القمر والشمس الی وضعہما

پہر لوازم خسوف او کسوف مین سے ایک یہہ بہی ہے کہ سورج اور چاند اپنی اصلی وضع کیطرف رجوع کرین

المعروف ویعودا الی سیرتہما الاولیٰ وفی ہویتہما داخل ہذا المعنیٰ

اور اپنی پہلی سیرت کی طرف عود کر آوین اور خسوف کسوف کی تعریف مین یہ بات داخل ہے کہ اپنی پہلی

واما تکویر الشمس والقمر فی یوم القیٰمۃ فہی حقیقۃ اُخریٰ ولا یرد فیہما

مگر تکویر شمس وقمر جو قیامت مین ہوگی وہ اور حقیقت ہے اور تکویر کے وقت نور

نورہما الی حالۃ اولیٰ بل لا یکون وقوعہ الا بعد فك النظام والفساد

شمس وقمر اپنی پہلی حالت کیطرف نہین آئیگا بلکہ تکویر کا وقوع فک نظام اور فساد تام

التام وہدم ہذا المقام وما سماہ اللہ خسوفا وکسوفا بل سماہ تکویرا او کشط

اور انہدام کلی کے وقت ہوگا اور اسکا نام خدا تعالی نے خسوف کسوف نہین رکہا بلکہ اسکا نام تکویر اور کشط رکہا ہے

الاجرام کما انتم تقرؤن فی کلام اللہ العلام فثبت من ہذا الکلام عند

جیسا کہ تم خدا تعالی کے کلام میں پڑہتے ہو پس اس کلام سے خواص اور عوام پر ثابت

الخواص والعوام ان ما ذکر من الایۃ فی ہذہ الایۃ فہو یتعلق بالدنیا

ہو گیا کہ جو نشان خسوف کسوف قران شریف مین یعنے اس آیت مین لکہا ہے وہ دنیا سے تعلق رکہتا

لا بالاخرۃ وعزوہ الی القیٰمۃ بناءً علی الروایۃ خطأ فی الدرایۃ بل ہو

ہے نہ آخرت سے اور قیامت کیطرف اسکو منسوب کرنا اور کسی روایت کو پیش کرنا خطا فی الدرایت ہے بلکہ وہ آخر

خبر من اخبار اٰخر الزمان وقرب الساعۃ واقتراب الاوان کما لا یخفی علی

زمانہ اور قرب قیامت کی خبرون مین سے ایک خبر ہے جیسا کہ تدبر کرنیوالون پر

المتدبّرین ۔ ویؤیدہ ما جاء فی الدارقطنی عن محمد الباقر بن زین العابدین قال ان

پوشیدہ نہین اور اسکی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو دارقطنی نے امام محمد بن علی سے روایت کی ہے کہا

لمہدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض ینکسف القمر

ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہین وہ کبہی نہین ہوئے یعنی کبہی کسی دوسرے کیلئے نہین ہوئے جب سے کہ زمین آسمان پیدا کیا گیا

لاوّل ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في النصف منه واخرج مثله

کہ رمضان کی رات کے اول میں ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہوگا اور اسی مہینہ کے نصف باقی میں سورج گرہن ہوگا

البیہقی وغیرہ من المحدّثین - وقال صاحب الرسالة الحشریّة

اور اسی کی مانند بیہقی اپنی کتاب میں ایک حدیث لایا ہے اور ایسا ہی بعض دوسرے محدث ہیں - اور صاحب رسالہ حشریہ شاہ رفیع الدین

شاہ رفیع الدّین الدهلوی الذی هو جلیل الشان من علماء الملّة ان

صاحب دہلوی بھی جو علماء اسلام سے ایک جلیل الشان عالم ہے اُس نے کہا ہے کہ ایک

جماعة من اهل مكّة يعرفون المهدی بالتفرس التام وهو يطوف بين

جماعت اہل مکہ میں سے مہدی کو اپنی فراست سے پہچان لیگی اور وہ اُس وقت رکن اور مقام

الركن والمقام فيبايعونه وهو كاره من بيعت الانام وعلامة هذه القصة

میں طواف کرتا ہوگا تب اُس حالت میں اُسکی بیعت کرینگے اور وہ کراہت کرتا ہوگا کہ کوئی اس سے بیعت کرے

عند محدثی الملّة ان القمر والشمس ينكسفان في رمضان خلا قبل

اور اس قصہ کی علامت جیسا کہ محدثین ملت نے روایت کی ہے یہ ہے کہ چاند اور سورج کو اُس رمضان میں گرہن لگے گا جو اس

تلك الواقعة واما نحن فما اطلعنا علی مسانید تلك الاثار وطرق

واقعہ سے پہلے گزر چکا ہوگا مگر ہمنے ان روایتوں کے اسانید پر اطلاع نہیں پائی اور ان روایات کی توثیق

توثيق هذه الاخبار الا علی القدر المشترك الذی عرفناه بتواتر الرواية

کے طریقے ہمیں معلوم نہیں ہوئے صرف قدر مشترک کے تحقق اور ثبوت کا ہمیں علم ہے اور قدر مشترک وہی ہے

وحسن الدراية ومشاهدة الواقعة وقيام البرهان وقد وافقه نصوص

جسکو ہمنے تواتر روایت اور حسن درایت اور مشاہدہ واقعہ اور دلیل کے قایم ہونیسے دریافت کیا ہے اور نصوص

القراٰن ولو باجمال البيان ومع ذلك نرى هذه الاثار وقد ظهر في

قرآن کریم اُسکے موافق ہے اگرچہ اجمالی بیان میں ہی ہو اور باوجود اسکے ہم ان نشانوں کو دیکھہ رہے ہیں اور

اهل مكة غلی يصدّق هذه الاخبار وقرءت في مكتوب انهم ينتظرون

اہل مکہ میں ایک جوش پیدا ہوا ہے جو ان خبروں کی تصدیق کرتا ہے اور میںنے ایک خط میں پڑھا ہے کہ وہ خسوف

الخسوف والكسوف بالانتظار الشديد ويرقبونهما رقبة هلال العيد

کے سمت انتظار کر رہے ہیں اور اسکی ایسی انتظار کر رہے ہیں جیسا کہ ہلال عید کی انتظار ہوتی ہے -

وما بقی فیہا بیت الّا واھلہ ینامون ویستیقظون فی ھذہ الاذکار فھذا
اور مکہ مین کوئی ایسا گہر باقی نہین رہا جس گہر کے باشندے سوتے جاگتے یہی ذکر نہ کرتے ہون سو یہہ اُس خدا کی

تحریک من اللہ الذی اراد اشاعۃ ھذہ الانوار وانی اریٰ ان اھل مکۃ یدخلون
طرف سے تحریک ہی جس نے ان نورون کا پہیلنا ارادہ فرمایا ہے اور مین دیکہتا ہون کہ اہل مکہ خدائے قادر

افواجاً فی حزب اللہ القادر المختار وھذا من رب السّماء وعجیب فی اعین اھل
کے گروہ مین فوج در فوج داخل ہوجائینگی اور یہ آسمان کے خدا کیطرف سے ہے اور زمینی لوگون کی آنکہون مین عجیب۔

الارضین۔ وذکر بعض المتاخّرین انّ القمر ینخسف فی الثالث عشر من
اور بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ چاند گرہن رمضان کی تیرہ تاریخ مین

لیلۃ رمضان والشمس فی السابع والعشرین ولا منافات بینہ وبین ما روی
رات کو ہوگا اور ۲۷ رمضان کو سورج گرہن ہوگا اور باوجود اسکے یہ ایک ایسا بیان ہے کہ اسمین اور

الدارقطنی الا قلیلا عند المتفکرین فان عبارۃ الدارقطنی تدل بدلالۃ صریحۃ
دارقطنی کے بیان مین سوچنے والون کی نگاہ مین کچہہ زیادہ فرق نہین کیونکہ دارقطنی کی عبارت ایک صریح بیان

وقرینۃ واضحۃ صحیحۃ علیٰ ان خسوف القمر لا یکون فی اول لیلۃ رمضان
اور قرینہ واضحہ صحیحہ کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ چاند گرہن رمضان کی پہلی تاریخ مین ہرگز نہین ہوگا

اصلا ولا سبیل الیہ جزما وقطعا۔ فان عبارتہ مقیدۃ بلفظ القمر ولا یطلق
اور کوئی صورت نہین کہ پہلی رات واقع ہو کیونکہ اس عبارت مین قمر کا لفظ موجود ہے اور

اسم القمر علیٰ ھذا النیّر الّا بعد ثلث لیال الیٰ اٰخر الشھر وسمّی قمرًا فی تلک
اِس نیّر پر تین رات تک قمر کا لفظ بولا نہین جاتا بلکہ تین رات کے بعد اخیر مہینہ تک قمر بولا جاتا ہے

الایام لبیاضہ التّام وقبل الثلث ھلال ولیس فیہ مقال وھذا امر
اور قمر اسواسطے نام رکہا گیا کہ وہ خوب سفید ہوتا ہے اور تین رات سے پہلے ہلال کہلاتا ہے اور اسمین کسیکو کلام نہین اور یہ وہ امر ہے

اتفق علیہ العرب کلھم وجُلّھم الیٰ ھذا الزمان وما خالفہ احد من اھل اللسان
جسپر تمام اہل عرب کا اس زمانہ تک اتفاق ہے اور کوئی اہل زبان مین سے اسکا مخالف نہین اور

ولا ینکرہ الّا من فقدت بصیرتہ ومانت معرفتہ ولا یخرج کلمۃ خلاف ذلک
نہ انکاری مگر وہ شخص جسکی بصیرت گم ہو گئی ہے اور معرفت مر گئی اور ایسا کلمہ کسی مونہہ سے نہیں

ح قال صاحب تاج العروس یسمّی القمر للیلتین من اول الشھر ھلالا وفی الصحاح القمر بعد ثلاث الی اٰخر الشھر وقال البعض الھلال الی السبع وقال فی لسان العرب والذی عندی وما علیہ الاکثر ان یسمّی ھلالا ابن لیلتین فانہ فی الثالثۃ یتبین ضوءہ — منہ

من فم الا من فم غمر جاهل او ذی غمر متجاهل ولا تسمعها من افواه
بجز اسکے جو غبی جاہل ہو یا وہ جو کینہ ور اور دیدہ و دانستہ اپنے تئین جاہل بناتا ہو اور عقلمندون کے موہنہ سے
العاقلین - فان کنت فی شك فارجع الی القاموس وتاج العروس والصحاح
تو ایسا کلمہ نہین سُنیگا - اور اگر تجھے شک ہو تو قاموس اور تاج العروس اور صحاح
وکتاب ضخیم المسمی لسان العرب وجمیع کتب اللغة والادب واشعار
اور ایک بڑی کتاب مسمی لسان العرب اور ایسا ہی تمام کتب لغت اور ادب اور شاعرون کے
الشعراء وقصائد البلغاء ولك منا الف من الورق المروج انعاما ان
شعر اور قدماء کے قصیدے غور سے دیکھ اور ہم ہزار روپیہ انعام تجھکو دینگے اگر تو اسکے برخلاف
تثبت خلاف ذلك کلاما فلا تحرف کلام سید الانبیاء وامام البلغاء
ثابت کرکے پس تو سید الانبیاء کی کلام اور امام البلغاء کے کلمون کو انکے اصل
والفصحاء واتق الله یا مسکین ولا تجترء فی شان افصح العجم والعرب
معنون سے مت پھیر - اور اے مسکین خدا تعالی سے ڈر اور اس کامل کی شان مین دلیری مت کر
ومقبول الشرق والغرب ایفتی قلبك ویرضی سرك بان الاعرف الافصح
جو عجم اور عرب سے زیادہ فصیح اور شرق وغرب مین مقبول ہے کیا تیرا دل اسبات پر فتوی دیتا ہے کیا تیرا دل اس بات پر
الذی اعطی له الجوامع والکلام الجامع وجعلت کلماته کلها مملوة من
راضی ہے کہ وہ اعرف اور افصح جسکو کلمات جامعہ عطا ہوئے اور کلام جامع اسکو ملا اور تمام کلمات اسکی فصاحت
غرر الفصاحة ودرر البلاغة والنوادر العربیة واللطائف الادبیة واللبوب
اور بلاغت کے موتیون سے اور عربی کے نادر مضمونون سے اور لطائف ادبیہ سے اور لغت کے مغزون
اللغویة والحقائق الحکمیة هو یبتلی بهذا العثار ویترك جزل اللفظ ویختار
سے اور حقایق حکمیہ سے پر تھے وہی اس لغزش مین مبتلا ہو اور صحیح اور فصیح لفظ چھوڑکر ایک غیر محاورہ
رکیکا سقطا غلطا غیر المختار بل یخالف مسلمات القوم ومقبولات
اور ردی اور غلط لفظ استعمال کرے بلکہ مسلمات قوم کے مخالف بیان کرے اور بلغائے
بلغاء الدیار ویصیر ضحکة الضاحکین - ووالله ما یصدر هذا الخطاء المبین
زمانہ کے مقبول لفظون کو چھوڑ دے اور ہنسنے والون کیلئے ہنسی کی جگہ ہو جائے اور بخدا یہ خطاء مبین اور لغزش

والعثار المهين من فطنة خامدة وروية ناضبة فكيف يصدر من فارس
ذلیل کرنے والی کسی منجمد عقل اور سطحی رائے سے بھی صادر نہیں ہو سکتی پس کیونکر اس سے صادر ہو جو فصاحت
ذلك الميدان بل سيد الفرسان مالكم لا تنظرون عزة الله ورسوله يا معشر
کے میدان کا سوار ہے بلکہ سواروں کا سردار ہے تمہیں کیا ہو گیا جو تم اللہ اور رسول کی عزت کو نہیں دیکھتے اے
المجترئين انجلكم احب اليكم واعز لديكم من خاتم النبيين الا تعرفون ان هذا اللفظ
دلیری کرنیوالوں کے گروہ کیا تمہارا انجل تمہیں بہت پیارا اور عزیز ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ پیارا نہیں۔ کیا تم
في هذا المحل منكر مجهول لا يعرف استعماله في كلمات اهل اللسان وما اورده
نہیں پہچانتے کہ یہ لفظ اس محل میں خلاف محاورہ اور مجہول ہے اور اہل زبان کے کلمات میں اسکا استعمال ثابت نہیں
قط بليغ ولا غير بليغ في موارد البيان وما اخذه عند اضطرار غبي حاطب ليل
اور کسی بلیغ غیر بلیغ کی عبارت میں یہ لفظ پایا نہیں گیا اور کسی غبی رطب یابس جمع کرنے والے نے بھی
فكيف سلطان الفصاحة وسيد خيل وقد سبر بذلك غور عقلكم ومقدار
اضطرار کے وقت اس لفظ کو نہیں لکھا پس کس طرح اسکی زبان پر جاری ہوتا جو سلطان الفصاحت اور سپہ سالار ہے اور اس لفظ سے تمہاری
نقلكم ومبلغ علمكم وفضلكم وحقيقة ادبكم وحديقة حدبكم فانكم عزوتم
عقلیں آزمائی گئیں اور تمہاری نقل کا اندازہ ہو گیا اور تمہارا اندازہ علم اور فضل اور حقیقت ادب اور تمہاری ادبی زمین کے
الى سيد الانبياء ما لا تعزى الى جهول من الجهلاء تكاد السموات
باغ کی حقیقت سب کھل گئی کیونکہ تم نے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس چیز کو نسبت دی جو کسی جاہل سے جاہل کی طرف منسوب نہیں
تنشق من هذا الاجتراء فاتقوا الله ذا الكبرياء ولبوا دعوة الحق
کر سکتے قریب ہے جو اس شوخی اور جرأت کی شامت سے آسمان پھٹ جائیں سو تم خدای بزرگ سے ڈرو اور حق کی دعوت قبول کرو
تلبية اهل الاهتداء قد وقع واقع فلا تميلوا الى المراء واتبعوا قول النبي
جیسا کہ ہدایت یافتہ لوگ قبول کرتے ہیں جو نشان ظاہر ہونا تھا ہو چکا اب تم جھگڑے کی طرف مت جھکو اور اس نبی صلعم کی پیروی
الذي اشارته حكم وطاعته غنم ولا تكونوا من الاشقياء ولا يفرط وهمكم
کرو جسکی اشارت حکم ہے اور فرمانبرداری اسکی غنیمت ہے اور بدبختوں میں سے مت ہو اور چاہیے کہ تمہارا وہم
الى الالفاظ من غير دواعي كاشفة الخفاء بل فتشوا الحقيقة واعرفوا
الفاظ کی طرف جھک نہ جائیں اور ایسے امور سے دور نہ جا پڑیں جو پوشیدہ امور کو کھولتے ہیں اور نیک نیت

الطريقة بحسن النيات ولا تلاعبوا كالصبيان بالامور الدينيات واي

کے ساتھ راہ کو پہچان لو اور دینی امور سے بچوں کیطرح بازی مت کرو اور تم پر کون حرج وارد

حرج عليكم ان تقبلوا ما بان كالبديهيات وتتركوا طرق الاكاذيب و

ہوتا ہے اگر تم اس امر کو قبول کرلو جو کھل گیا ہے اور جھوٹ اور تلبیس کے راہ

التمويهات واني ناصح امين ويراني ربي عالم المخفيات عارف الصادقين

کو چھوڑ دو اور میں تمہارے لئے ناصح امین ہوں اور میرا رب عالم المخفیات مجھے دیکھ رہا ہے اور وہ سچوں

والكاذبين۔

اور کاذبوں کو پہچانتا ہے۔

على انني راض بان اظهر الهدى　　والحق بالدجال ظلما من العدى

اور ان سب باتوں کے ساتھ میں راضی ہوں کہ ہدایت کو ظاہر کروں　　اور دشمنوں کے ظلم سے دجال کو ساتھ ملایا جاؤں

فالتاويل الصحيح والمعنى الحق الصريح ان المراد من خسوف اول ليلة رمضان

پس تاویل صحیح اور معنی حق صریح یہ ہیں کہ یہ فقرہ کہ خسوف اول رات رمضان میں ہوگا اسکو

ان ينخسف القمر في ليلة اولى من ليال ثلث يكمل نور القمر فيها وتعرف ايام البيض

معنے یہ ہیں کہ ان تین راتوں میں سے جو چاندنی راتیں کہلاتی ہیں پہلی رات میں گرہن ہوگا اور ایام بیض

ولا حاجة الى البيان ومع ذلك اشارة الى ان القمر اذا خسف في الليلة

کو تو جانتا ہے حاجت بیان نہیں۔ اور ساتھ اسکے اس بات کیطرف بھی اشارت ہے کہ جب چاند گرہن پہلی چاند کی

القمراء الاولى فينخسف في اول وقتها لا بعد مرور زمان۔ كما هو الظاهر عند

رات میں ہوگا تو رات کے شروع ہوتے ہی ہوگا نہ یہ کہ کچھ وقت گذر کر ہو جیسا کہ ایک دانا صاحب معرفت

زكي ذي عرفان۔ وكذلك خسف القمر وراٰه كثير من اهل هذه

کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے اور اسی طرح چاند گرہن ہوا اور بہتوں نے اس ملک کے لوگوں میں سے دیکھا

البلدان وحسبك ما رئيت بل برؤيته صليت وتبين الحق المنير

اور جو تو نے آپ دیکھ لیا بلکہ دیکھ کر نماز بھی پڑھی وہ تیرے لئے کافی ہے

وتقطعت المعاذير فلا تكن من المرتابين۔

اور حق کھل گیا اور تمام عذر ٹوٹ گئے۔ پس اب تو تردد نہ کر

ح — جاء في بعض الروايات بعض قليل الدراية من بعض ان الشمس تنكسف في اول ليلة رمضان هذا امر يدل على البطلان تعجب نظرا الى البديهيات لكن لم ... ان كسوف الشمس لا يمكن ان يكون في الليل بل في النهار وانا علمت الشمس فاين الليل يا ذوي الابصار — منه

ایا من یدعی عقلًا و فهمًا
اے وہ آدمی جو عقل اور فہم کا دعوے کرتا ہے

الی ما تو ثرن وعثًا و وهمًا
کب تک تو وہم اور پتھریلی زمین کی جگہ کو اختیار کریگا

اتحسب نار غضب الله رزقًا
کیا تو خداتعالی کی غضب کے آگ کو ایک رزق خیال کرتا ہی

اتجعل سهم قهر الله سهمًا
کیا تو خداتعالی کے قہر کے تیر کو ایک حصہ خیال کرتا ہے

لا یقال ان الخسوف فی اوّل وقت لیلة رمضان ما ظهر الا فی البنجاب و ما یلیه
یہ کہنا درست نہیں ہے کہ رمضان کی اول رات میں گرہن صرف پنجاب اور اُسکے قرب وجوار کے ملکوں میں ظاہر
من البلدان و ما رُئی اثره فی غیر هٰذه الاماکن فما تمّ البرهان لانّا نقول
ہوا ہے اور اس کا نشان دوسرے ملکوں میں ظاہر نہیں ہوا پس دلیل ناقص رہی کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ اس
ان المقصد ایضًا محدود فی هٰذه البلدان فانها هی المظهر للمسیح الموعود
پیشگوئی کا مقصد بھی انہیں ملکوں میں محدود ہے اسلئے کہ یہی ملک مسیح موعود اور
والمهدی المسعود و اما الدیار الاُخرى فلا مهدی فیها و لا عیسٰی و لاجل ذٰلک
مہدی آخرالزمان کیلئے محدود ہے مگر دوسرے ولایتیں پس انہیں نہ مہدی ہے نہ عیسٰی اور اسی جہت
ما ظهر الخسوف و لا الکسوف فی دیار العرب و بلاد الشام لیزیل الله ظنون العوام
سے خسوف اور کسوف دیار عرب اور بلاد شام میں ظاہر نہیں ہوا تا کہ خداتعالی عوام کے ظنون کو دور
و یبطل خیالات المبطلین - والسرّ فی ذٰلک ان ملکنا البنجاب کان فی علم الله
کردے اور باطل پرستوں کے خیالات کو دور فرما دے اور اسمیں بھید یہ ہے کہ ہمارا پنجاب خداتعالی کے علم میں
مولدًا للمسیح الموعود والمهدی المسعود فاراد الله ان یهدی
مسیح موعود اور مہدی مسعود کا مولد تھا پس خداتعالی نے ارادہ فرمایا
الخلق الیه بتخصیص الامارات و تعیین العلامات لیعرفوا المدعی بالآیات
کہ نشانوں اور علامتوں کو خاص کرکے خلقت کو اُسکی طرف رہنمائی کرے تا کہ لوگ مسیحیت اور
والداعی بالکرامات و امّا اذا فرضنا ظهور آیات المهدی فی ملکنا هٰذا
اور مہدویت کے مدعی کو اسکے نشانوں اور کرامات سے شناخت کرلیں لیکن اگر ہم یہ فرض کرلیں کہ مہدی کا نشان
وظهور المهدی فی بلاد اُخرٰی فهٰذا لیس من المعقول و لیس له اثر فی المنقول
تو ہمارے ملک میں ظاہر ہوا اور مہدی کا ظہور کسی اور ملک میں ہوگا تو یہ خیال معقول نہیں ہے اور منقول میں

ومع ذلك لا یوجد فیها من ادعی انه مهدی الزمان ومرسل الرحمٰن فتعیّن

اس کا کچھ اثر نہیں پایا جاتا اور باوجود اسکے دوسرے ملکوں میں ایسے شخص کا پتہ نہیں ملتا جس نے مہدی الزمان اور مرسل

بدلیل الخلف صدقنا عند ذوی العرفان فیا متبع العثرات والمعائب امعن

الرحمان ہونیکا دعوی کیا ہو پس دلیل خلف کے رو سے اہل معرفت کے نزدیک ہمارا صدق ثابت ہوا پس اے لغزشوں اور عیبوں

فی ھذا بالفکر الصائب لعل الله یخلصك من شبکة الشیاطین ویسقیك

کے پیروی کرنیوالے اِس کلام میں اچھی طرح غور کر شاید خدا تعالی تجھے شیاطین کے جال سے خلاصی بخشے اور یقین

کاس الیقین ۔ ولا ترکن الی اخلاء دنیاك فانهم یعادونك اذا الله عاداك

کے پیالے پلاوے اور اپنے دنیا کے دوستوں کیطرف مت جھک کیونکہ جب خدا تعالی تجھے دشمن

فتبقی مخذولا مردودًا وتصیر من الملومین ۔ وکم من ندامی + اداروا الکئوسا

قرار دیگا تو وہ بھی تجھ سے دشمنی کرینگے تو پھر تو مخذول مردود رہجائیگا اور ملامت زدہ ہوگا ۔ اور بہت سے حریفان شراب ہیں جو

وفی اخر الامر شجوا الرؤسا + الی ما تداجی شریرا عموسا فدع واذکرن

اور آخر میں ایک دوسرے کے سر توڑے ۔ کہاں تک تو شریر ظالم سے مدارات کریگا سو چھوڑ اور اُس دن کو یاد کر

قمطریرا عبوسًا + ولا تخش قوما یبیدون جسما + وخف قهر رب یبید النفوسا

جو قمطریر اور عبوس ہے اور ان لوگوں سے مت ڈر جو جسم کو مارتے ہیں اور اس رب سے ڈر جو جانوں کو ہلاک کرتا ہے

فثبت من هذا التحقیق اللطیف انّ لفظ النصف الذی جاء فی حدیث الامام

سو اس تحقیق لطیف سے ثابت ہوا کہ جو لفظ نصف کا جو حدیث امام باقر میں آیا ہے

النقی العفیف لیس المراد منه کسوف الشمس فی نصف ذلك الشهر الشریف کما فهم بعض

اُس سے مراد یہ نہیں ہے کہ سورج گرہن اس مہینہ کے نصف میں ہوگا جیسا کہ بعض

من ذوی الرای الضعیف واصرّوا علیه کالغبی السخیف والمعاند العتریف وما فکروا

ضعیف الرائے آدمیوں نے سمجھا اور اس پر ایسا ہی اصرار کیا کہ جیسی ایک غبی کم عقل یا معاند گستاخ اصرار کرتا ہے

کالعاقلین المنصفین ۔ بل المراد من قوله وتنکسف الشمس فی النصف منه ان یظهر

اور عقلمندوں اور منصفوں کیطرح نہیں سوچا بلکہ اُسکا یہ قول کہ سورج گرہن اُسکے نصف میں ہوگا اس سے یہ مراد ہے کہ

کسوف الشمس منصّفا ایام الانکساف ولا یجاوز نصف النهار من یوم ثان فانه هو حد الانصاف

سورج گرہن ایسے طور سے ظاہر ہوگا کہ ایام کسوف کو نصفا نصف کر دے گا اور کسوف کے دنوں میں سے دوسرے دن

فکما قدر الله انخساف القمر فی اوّل لیلة من ایّام الخسوف کذالک قدّر انکساف الشمس فی
پس جیسا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کیا کہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں چاند گرہن ہو ایسا ہی یہ بھی مقدر
نصف من ایام الکسوف ووقع کما قدر کما اخبر خیر المخبرین۔ ولا یظهر علی غیبه احدًا
کیا کہ سورج گرہن کے دنوں میں سے جو وقت نصف میں واقع ہے اسی میں گرہن ہو سو مطابق خبر واقع ہوا اور خدا تعالیٰ بجز ایسے
الا من ارتضی من رسول وهذا انباء عظیم من انباء الغیب وارفع من مبلغ العقول فلا شک
پسندیدہ لوگوں کے جو وہ صلاح خلق کے لئے بھیجتا ہے کسی کو اپنے غیب پر اطلاع نہیں دیتا۔ پس شک نہیں
انه حدیث من خیر المرسلین۔ وله طرق اخری تشهد علی صحته وصدقه القرآن
کہ یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو خیر المرسلین ہے اور اس حدیث کے لئے اور بھی طریق ہیں جو اس کی صحت
فلا ینکره الا الملحد الفتان ولا یکذّب به الّا من کان من الظالمین۔ وقال المعاندون
پر دلالت کرتے ہیں اور قرآن نے اس کی تصدیق کی ہے پس بجز ملحد فتنہ انگیز کے اور کوئی انکار نہیں کریگا اور بجز ظالم کے کوئی تکذیب
والعلماء المتعصّبون ان هذا الحدیث لیس بصحیح بل هو قول کذّاب وقبیح وما لهم بذلك
اور متعصب معاند مولویوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ وہ کسی جھوٹے بے شرم کا قول ہے اور ان کو اس کے
من علم کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا وکذبوا اما اظهر الله صدقه وجلّی
پس اس تکذیب پر کوئی دلیل نہیں بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے سراسر جھوٹ کہتے ہیں اور انہوں نے
ما کان حدیثا یفتری ولکن عمیت علیهم وطبع علی قلوبهم طبعًا یا حسرة علیهم لم ینکرون
اس حدیث کی تکذیب کی جس کی خدا تعالیٰ نے سچائی ظاہر کر دی یہ حدیث ایسی نہیں جو انسان کا افترا ہو سکے
الحق معاندین۔ ما لهم لا یتقون یوم الدین ما لهم لا یفکرون فی انفسهم انه حدیث قد
لیکن ان کی بینائی جاتی رہی اور ان کے دلوں پر مہر لگ گئی ان پر حسرت ہے کیوں وہ معاند بنکر حق سے انکار کرتے ہیں کیوں جزا کے
انار صدقه ولا یصدق الله قول الکذّابین وما کان الله لیطلع علی غیبه کاذبا دجّالا عدو
کے دن سے نہیں ڈرتے کیوں نہیں سوچتے کہ یہ ایک حدیث ہے جس کی سچائی ظاہر ہو گئی اور خدا تعالیٰ جھوٹوں کے قول کو کبھی سچا نہیں کرتا
الصادقین وقد علمت ما جاء فی کتاب مبین وکیف یکذبونه وان ظهور صدقه بیّنة شهادة
اور خدا ایسا نہیں کہ جھوٹے دجال کو جو سچوں کا دشمن ہو اپنے غیب پر مطلع فرماوے اور اس بارے میں جو کچھ قرآن میں ہے تجھے معلوم ہے
واضحة انه کلام رسول صدوق امین۔ وکان الامام محمد الباقر من ائمة المهتدین
اور کیونکر انکار کرتے ہیں حالانکہ پیشگوئی کا سچا ہو جانا صاف گواہی دے رہا ہے کیونکہ حدیث رسول صادق امین کی ہے۔

کالتذکرین - منه
سو تعبیر کو دیکھو - منه

وفلذة الامام الكامل زين العابدين وفي سلسلة الحديث رجال من الصادقين الذين
اور امام محمد باقر ہدایت یافتہ المومنین سے اور امام زین العابدین کا گوشہ جگر تھا اور نیز حدیث کے سلسلہ مین سچے آدمی موجود ہین
كانوا يعرفون الكاذبين وكذبهم وما كانوا مستعجلين ۔ وما كان لهم ان يكتبوا حديثا
ایسے آدمی جو جہوٹہون اور انکے جہوٹ کو شناخت کرتے تہے اور جلد باز نہین تہے اور یہ انسے بعید تہا کہ وہ ایک حدیث کو اپنے
فی صحاحهم وهم يعلمون انه لا اصل له بل فی رواته رجل من الكذابين الدجالين خلطوا
صحاح مین داخل کرتے باوجود اس بات کے کہ وہ جانتے تہے کہ وہ حدیث بے اصل ہے اور اسکے بعض راوی کذاب دجال ہین
الخبيث بالطيب بعد ما كانوا على خبثه مستيقنين وان كان هذا هو الحق فما بال
کیا انہون نے خبیث کو طیب سے ملا دیا بعد اس بات کے کہ وہ خبیث کے خبث پر یقین رکہتے تہے اور اگر یہی سچ ہے تو ان لوگون کا
الذين خلطوا قذرا بالماء المعين متعمدين ۔ وهم كانوا اول عالم باحوال الرواة المفترين
کیا حال ہے جنہون نے پلیدی کو آب صاف کے ساتھ ملا دیا اور وہ مفتریون کے حالات سے خوب واقف تہے ۔
اهم صلحاء عندكم كلا بل هم اول الفاسقين ۔ ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا
کیا وہ تیرے نزدیک صالح ہین نہین بلکہ اول درجہ کے فاسق ہین اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا تعالی پر جہوٹ
او كان معين روايات الكاذبين افانت تشهد ان الدارقطنی وجميع رواة هذا
باندھتا ہے یا جہوٹون کی روایتون کا مددگار ہے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ دارقطنی اور تمام راوی اس حدیث
الحديث وناقلوه فی كتبهم وخالطوه فی الاحاديث من اول الزمان الى هذا الاوان
کے اور تمام وہ لوگ جنہون نے اپنی کتابون مین اس حدیث کو نقل کیا اور حدیثون مین ملایا اول زمانہ سے اس زمانہ تک
كانوا من المفسدين الفاسقين وما كانوا من الصالحين ۔ وانت تجد كتب القوم مملوة
مفسد اور فاسق ہی گذرے ہین اور صالح آدمی نہین تہے اور تو قوم کی کتابون کو اس حدیث
من الحديث الذي سميته موضوعا فی مقالك مع زيادة علمهم منك ومن امثالك
سے پر پائیگا جسکا نام تو موضوع رکہتا ہے باوجود اسکے جو ان کا علم تجھ سے اور تیرے ہم مثل لوگون سے
ومع زيادة اطلاعهم على حقيقة اشتبهت على خيالك فلا تتبع جذبات نفسك
زیادہ ہے اور پھر وہ تجھ سے زیادہ تر اصل حقیقت پر اطلاع رکہتے ہین پس تو اپنے نفس کے جذبات کا طالب نہ ہو
وفكر كالمتقين ۔ افانت تشك فی حديث صحت صحته وتبينت
اور نیک بخت بن جا کیا تو اس حدیث مین شک کرتا ہے جسکا صحیح ہونا کمل گیا

طهارته انه ضعيف في اعين القوم او هو مورد اللوم او في رواته احد من
اور جسکی پاکیزگی ظاہر ہوگئی ہے کہ وہ قوم کی نظر مین ضعیف ہے یا وہ ملامت کی جگہ ہے اور یا اسکے راویون مین سے
المطعونين أفذلك مقام الشك او كنت من المجنونين - وقد صدقه الله وانار الدليل
کون مطعون ہے کیا یہ مقام شک کا ہے یا تو دیوانون مین سے ہے اور خدا تعالی نے اس حدیث کی تصدیق کی
وبرّء الرواة مما قيل وارا نور صدقه اجلى واصفى فهل بقي شك بعد ما رأيتم علمي أتشكون
ہے اور راویوں کو الزامات سے بری کیا ہے اور اس حدیث کے سچائی کے نور کمال صفائی اور روشنی سے دکھائے ہین
في شمس الضحى اتجعلون النور كالدجى اتتعامون او كنتم من العمين - اتقبلون شهادة
پس کیا ایسے بڑے نشانون کے بعد شک باقی رہگیا کیا تم چاشت کے سورج مین شک کرتے ہو کیا تم نور کو اندھیرے
الانسان ولا تقبلون شهادة الرحمان وتسعون معتدين - أعنت تعتقد ان الله يظهر
کیطرح ٹھہراتے ہو کیا تم بتکلف نابینا بنتے ہو یا حقیقت مین اندھے ہو کیا تم انسان کی گواہی قبول کرتے ہو اور رحمان کی قبول نہین کرتے
على غيبه الكذابين المفترين المزورين اتشك في الاخبار بعد ظهور صدقها
اور حد سے بڑھکر دوڑتے ہو کیا تو اعتقاد رکھتا ہے کہ خدا تعالی اپنے غیب پر ایسے لوگون کو اطلاع دیتا ہے جو کذاب اور مفتری اور
واذا حصحص الصدق فلا يشك الا من كان من قوم عادين - وهذا امر لا يحتاج الى
مزور مین کیا تو ان خبرون مین شک کرتا ہے جسکا صدق ظاہر ہوگیا اور جب صدق ظاہر ہوگیا تو صرف وہی لوگ شک کرینگے جو حد سے بڑھتے ہین
التوضيع والتعريف ولا يخفى على الزكي الحنيف وعلى كل من امعن كالمتدبرين - ثم اعلم
اور یہ وہ امر ہے جو توضیع اور تعریف کا محتاج نہین اور زیرک مسلمان پر پوشیدہ نہین رہسکتا اور نہ اس شخص پر جو امعان نظر اور تدبر
يا ذا العينين ان لفظ النصف لفظ ذو معنيين فكما ان لفظ الاول يدل على اول
سے دیکھے - پھر اے دو آنکھون والے جان کہ نصف کا لفظ حدیث مین ذو معنیین ہے پس جیسا کہ لفظ اول جو حدیث مین ہے معنے
وقت الليلة بالمعنى المعروف ومع ذلك على ليلة اولى من ايام الخسوف فكذلك لفظ
معروف کے لحاظ سے اول وقت رات پر دلالت کرتا ہے اور ساتھ اس کے خسوف کی پہلی رات پر بھی دلالت کرتا ہے
النصف يدل على نصف ثان من نصفي الشهر الموصوف ومع ذلك على وقت منتصف لايام
سو اسی طرح حدیث مین نصف کا لفظ سے جو دوسری نصف پر مہینہ کے دو نصفون مین سے دلالت کرتا ہے اور ساتھ اسکے سورج
الكسوف وهو اول نصفي النهار في الثامن والعشرين - واما ايام الكسوف من موعلام
گرہن کے اسوقت منتصف پر دلالت کرتا ہے جسکو کسوف کے دنون کو اپنے وقوع سے نصفا نصف کردیا اور وہ رمضان کی اٹھائیسوین تاریخ دوپہر کا وقت تھی

فاعلم انها عند اهل النجوم ثلثة ايام وهي من السابع والعشرين من الشهر القمري الى التاسع

اور کسوف کے دنوں کی بابت اگر سوال ہو تو جاننا چاہیے کہ اہل نجوم کے نزدیک تین ہیں یعنی ستائیس سے انتیس تاریخ تک

والعشرين۔ وتنكسف الشمس في احد منها عند اقتران القمر على شكل خاص بعد تحقق اختصاص

اور کسوف یعنی سورج گرہن کسی تاریخ میں ان تاریخوں میں سے اسوقت ہوتا ہے کہ جب شکل خاص پر اقتران قمر ہو جیسا کہ

كما شهدت عليه تجارب المنجمين۔ فاخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الانام ان

نجومیوں کے تجارب اسپر گواہی دیتے ہیں پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ سورج گرہن

الشمس تنكسف عند ظهور المهدي في النصف من هذه الايام يعني الثامن والعشرين قبل

مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنے اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے اور

نصف النهار وكذلك ظهر كما لا يخفى على اولى الابصار فانظر كيف تمت كلمة نبينا صدقا

اور اسی طرح پر ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں پس دیکھہ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

وعدلا فاتق الله ولا تكن من الممترين۔ ومن ههنا بان ان الذي خالف هذا البيان وزعم

بات کیسی ٹھیک ٹھیک پوری ہوگئی پس خدا سے ڈر اور شک کرنیوالوں میں سے مت ہو اور اس جگہ سے یہ بات کھل گئی کہ جس

ان الشمس تنكسف في السابع والعشرين او في نصف رمضان فقد مان وما فهم قول رسول

شخص نے اسکے مخالف بیان کیا ہے اور ایسا سمجھا کہ حدیث کا یہ مطلب ہے کہ سورج گرہن ستائیسویں تاریخ میں ہوگا یا پندرہویں رمضان

الله صلعم وما مس العرفان بل اخطاء فيه من قلة البضاعة والعيلة كما اخطاء في الخسوف

میں ہو اس نے بڑی غلطی کہائی ہے اور جھوٹ بولا ہے اور آنحضرت صلعم کی حدیث کا مطلب نہیں سمجھا بلکہ اپنی کم بضاعتی کے سبب سے

في اول الليلة وما كان من المصيبين وما قلت من نفسي بل هذا الهام من رب العالمين

غلطی کی ہے جیسا کہ خسوف قمر کو چاند کی اول رات قرار دینے میں غلطی کی اور صواب پر قائم نہ رہا یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ خدا تعالے

وذلك عصر مجموع فيه الناس كما جمع القمر والشمس وقرب البأس فقوموا متنبهين ايها

اور یہ وہ زمانہ ہے جسمیں سب آدمی جمع کئے جائینگے جیسا کہ سورج اور چاند جمع کئے گئے اور سختی کا وقت نزدیک آگیا پس اے لوگو خبردار

الاناس ما لكم لا يتركم النعاس ومن كان من عند الله فما له الزوال فامكروا كل المكر لن تزول

ہوکر اٹھو کیا سبب کہ تمہیں نیند نہیں چھوڑتی اور جو شخص خدا تعالی کیطرف سے ہو تو اسکے لئے زوال نہیں ہے پس تم ہر ایک مکر کرلو

منكم الجبال ولن تعجزوا الله يا ابناء الضلال انه عزيز ذو الجلال جعل على قلوبكم الكنة

اور تمہارے مکروں سے پہاڑ دور نہیں ہو سکتے اور تم اے گمراہی کے بیٹو خدا تعالی کو عاجز نہیں کر سکتے وہ غالب و صاحب بزرگی ہے تمہارے دلوں پر

فلا تفقهون اسراره وكنتم قومًا محجوبين۔ انما استزلكم الشيطان ببعض ما كسبتم

اُس سے پردہ ڈالدیا اسلئے تم اُسکے بھیدوں کو سمجھ نہیں سکتے اور تم ایک ایسی قوم ہو گئے جنپر پردے پڑے ہوئے ہیں شیطان نے تمکو تمہارے

فما فهمتم الحق وارتبتم وطفقتم تتبعون بئس القرين۔ وان كنتم لا تقبلون ما ظهر

بعض گناہوں کی وجہ سے گرادیا سو تمنے حق کو نہ سمجھا اور شک میں پڑ گئے اور شیطان کی پیروی کرنے لگے اور جو امر ثابت ہو اور ظاہر ہو گیا

كمنكر وقيح وتظنون انه حديث غير صحيح وانه ليس من خير المرسلين فأتوا

تم اسکو ایک بیجا کیطرح قبول نہیں کرتے اور خیال کرتے ہو کہ وہ حدیث صحیح نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے

بنظيره من مثله في حجج خلون من قبل زماننا الى اواننا ان كنتم صادقين۔ وارونا

پس تم گذشتہ زمانوں میں سے اسکی نظیر لاؤ اگر تم سچے ہو اور ہمکو کوئی ایسی

كتابا فيه ذكر رجل ادعى انه من الله الرحمان وانه المهدى المسعود القائم

کتاب دکھلاؤ جسمیں ایسے آدمی کا ذکر ہو جو اُسنے دعوے کیا ہو جو میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہوں

من المحسن المنّان وانه المسيح الموعود لاطفاء نائرة اهل العدوان۔۔ وانه ارسل لاصلاح

اور میں ہی مسیح موعود اور مہدی ہوں اور اہل ظلم کا شعلہ دور کرنیکے لئے آیا ہوں اور میں خدا تعالیٰ کیطرف سے

الزمان ليجدد الدين ويعلّم طرق الايمان ثم كان دعواه مقارن هذه الاية من الحكيم

بھیجا گیا ہوں تا دین کو زندہ کردوں اور ایمانی طریقے سکھلاؤں پھر اسکا دعوے اس نشان کے ساتھ مقارن ہوتا ہے اور

الحنّان وجمع الله في ايام ادعائه الخسوفين في رمضان صادقا كان او من الكاذبين

خدا تعالیٰ اسکے زمانہ میں سورج گرہن کردے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا۔

وان لم تاتوا بمثله ولن تاتوا ابدًا ولا تملكون الا زبدا فاعلموا انه اٰية لي من الله

اور اگر تم اسکی مثل پیش نہ کرسکو اور ہرگز نہ پیش کرسکو گے اور بجز جھاگ کے اور تمہارے پاس کچھ نہیں ہوگا پس جانو کہ وہ

الولي هو ربّي ايّدني من عنده وعلّمني من لدنه وتولّاني وفتح عليّ ابواب علوم

میرے لئے خدا سے تو ہے ایک نشان ہے وہ مبارک ہے اُس نے اپنے پاس سے میری مدد کی اور مجھے دوست پکڑا اور ان لوگوں کے

الذين خلوا من قبل وجعلني من الوارثين۔

مجھپر ان رہنماؤں کے علوم کھولدیے جو پہلے گذری ہیں اور مجھے وارثوں میں سے کیا

ها انتم كذبتم باٰية الله وما استطعتم ان تاتوا بمثلها ومنكم

خبردار تمنے خدا تعالیٰ کی آیتوں کو تو جھٹلایا اور تکذیب بھی کی مگر اس نشان کی نظیر پیش نہ کرسکے

قوم صدّقوا بعد ما امعنوا وحدّقوا فایّ الفریقین احقّ بالامن یا معشر

بعض تم میں سے وہ ہیں جنہوں نے غور کرنیکے بعد تصدیق کی پس اے جلدبازو سوچو اور غور کرو کہ ان دونوں گروہوں میں سے

المستعجلین۔ الاتخافون انکم کذّبتم حدیث المصطفٰی وقد ظہر صدقہ

تریب تر یامن کونسا گروہ ہے کیا تم ڈرتے نہیں کہ تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو جھٹلایا حالانکہ اسکا صدق جاشت گاہ

کشمس الضحٰی انستطیعون ان تخرجوا لنا مثلہ فی قرون اُولی القرون فی

کے آفتاب کیطرح ظاہر ہوگیا کیا تم اسکی نظیر پہلے زمانوں میں سے کسی زمانہ میں پیش کر سکتے ہو کیا تم کسی کتاب میں پڑھتے

کتاب اسم رجل ادّعٰی وقال انی من اللہ الاعلٰی وانخسف فی عصرہ القمر

ہو کہ کسی شخص نے دعوے کیا کہ میں خداتعالی کیطرف سے ہوں اور پھر اسکے زمانہ میں رمضان میں چاند اور

والشمس فی رمضان کما رئیتم الاٰن فان کنتم تعرفونہ فبیّنوا یا معشر المنکرین

سورج کا گرہن ہوا جیسا کہ اب تمنے دیکھا پس اگر پہچانتے ہو تو بیان کرو اور تمہیں

ولکم الف روبیۃ من الورق المروج انعامًا منی فخذوا ان تثبتوا واشہد اللہ علٰی

ہزار روپیہ انعام ملیگا اگر ایسا کر دکھاؤ پس ثابت کرو اور انعام لے لو اور میں خدا تعالی کو اپنے اس

عہدی ھذا واشہد وا وھو خیر الشاھدین۔ وان لم تثبتوا ولن تثبتوا فاتقوا

عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے اور اگر تم ثابت نہ کرسکو اور ہرگز ثابت نہ کرسکوگے

النار التی اُعدّت للمفسدین۔

تو اُس آگ سے ڈرو جو مفسدوں کے لئے طیار کیگئی ہے۔

قضی بیننا المولٰی فلا تقص قاضیا

خداتعالی نے ہم میں فیصلہ کر دیا پس فیصلہ کرنیوالی کی نافرمانی مت کر

وودّع وجود الظالمین وجودھم

اور ظالموں کی وجود اور انکی بخشش کو رخصت کر دے یعنے چھوڑ دے

وغادر ذرا اھل الھوا ورضاءھم

اور اہل ہوا کی پناہ اور رضامندی کو چھوڑ دے

ولا تشطّین مثل الشذا او ضالع

اور چلنے سے مت عاری ہو جیسے کتے کی مکھی اور وہ لنگڑا جو پیر میں لنگ رکھتا ہو

واطفأ لظی الطغوی وفارق خاضیا

اور زیادتی کے شعلہ کو بجھا اور جو لڑائی کی آگ بھڑکانیوالا ہو اُس سے جدا ہوجا

ولا تذکرن یسرا وعسرا ماضیا

اور گذشتہ تنگی فراخی کو یاد مت کر

وبادر الی الرحمان واطلب ترا ضیا

اور رحمان کیطرف جلد قدم اٹھا اور کوشش کر کہ وہ تجھ سے راضی ہو

ولن فی شوارعہ ضلیعًا ناضیا

اور خداتعالی کی راہوں میں ایک مضبوط گھوڑا اور سب سے آگے نکلنے والا بنجا

وان لعنك السفهاء من طلب الهدیٰ

اور اگر سفیہ لوگ بوجہ طلب ہدایت تیرے پر لعنت کریں

فکن فی مراضی الله باللعن راضیا

سو خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنیکے لئے لعنت پر راضی ہو جا

ثم اذا كانت حقيقة الكسوف بالتعريف المعروف انه

پھر جب کہ سورج گرہن کی حقیقت مشہور تعریف کی رو سے یہ ہوئی کہ وہ اس

هيئة حاصلة من حول القمر بين الشمس والارض فی اواخر ايام

ہیئت حاصلہ کا نام ہے کہ جب سورج اور زمین مین چاند حایل ہو جائے اور یہ حایل ہو جانا

الشهر فكيف يمكن ان يتكلم افصح العجم والعرب بلفظ يخالف محاورات

مہینہ کے آخر ایام مین ہو پس کیونکر ممکن ہے کہ وہ جو عجم اور عرب کے تمام لوگون سے زیادہ تر فصیح ہے

القوم واللغة والادب وكيف يجوز ان يتلفظ بلفظ وضع لمعنى عند اهل

اور وہ ایسا لفظ بولے جو محاورات قوم اور لغت اور ادب سے بالکل مخالف ہو اور جایز ہے کہ ایسا لفظ بولا جائے جو اہل زبان کے

اللسان ثم يصرفه عن ذلك المعنى من غير اقامة القرينة وتفصيل البيان

نزدیک ایک خاص معنون کے لئے موضوع ہے پھر اسکو بغیر اقامت کسی قرینہ کے اس معنے سے پھیرا جائے

فان صرف اللفظ عن المحاورة ومعانيه المرادة عند اهل الفن واهل اللغة

کیونکہ کسی لفظ کا محاورہ اور معنی مراد و مستعملہ سے پھیرنا اہل فن اور اہل لغت کے نزدیک جائز نہین مگر اس حالت مین

لا يجوز لاحد الا باقامة قرينة موصلة الى الجزم واليقين۔ وقد ذكرنا ان القرآن

کہ کوئی قرینہ یقینی قایم کیا جاوے اور ہم ذکر کر چکے ہین کہ قران اس بیان کی تصدیق

يصدق هذا البيان ولو كان الخسوف والكسوف فی ايام غير الايام

کرتا ہے اور اگر کسوف خسوف ایسے ایام مین ہوتا جو اسکے لئے سنت قدیمہ مین

المعتادة بالتقليل او الزيادة لما سماه القرآن خسوفا ولا كسوفا بل ذكره

نہین ہے تو قران اس کا نام خسوف کسوف نہ رکھتا بلکہ دوسرے لفظ

بلفظ آخر وبينه ببيان اظهر ولكن القرآن ما فعل كذا كما انت ترى بل سماه

سے بیان کرتا لیکن قران نے ایسا نہین کیا جیسا کہ تو دیکھتا ہے بلکہ اسکا نام

الخسوف خسوفا لیفہم الناس امرًا معروفًا ثم ما ذکر الکسوف باسم الکسوف

خسوف ہی رکھا تا کہ لوگون کو سمجھاوے کہ یہ خسوف معروف ہی کوئی اور چیز نہین تا ن قران نے کسوف کو کسوف کے

لیشیر الی امر زائد علی المعتاد المعروف فان ہذا الکسوف الذی ظہر بعد

لفظ سے بیان نہیں کیا تا ایک امر زائد کیطرف اشارہ کرے کیونکہ یہ سورج گرہن جو بعد چاند گرہن

خسوف القمر کان غریبًا و نادرۃ الصور وان کنت تطلب علی ہذا شاہدًا

کے ہوا یہ ایک غیر معمولی اور نادرۃ الصور تھا اور اگر تو اسپر کوئی گواہ طلب کرتا ہے

او تبغی مشاہدًا فقد شاہدت صورہ الغریبۃ واشکالہ العجیبۃ ان کنت

یا مشاہدہ کرنے والون کو چاہتا ہے پس اس سورج گرہن کی صور غریبہ اور اشکال عجیبہ مشاہدہ کر چکا ہی

من ذوی العینین ثم کفاک فی شہادتہ ما طبع فی الجریدتین المشہورتین

پھر تجھے اس بارہ مین وہ خبر کفایت کرتی ہے جو دو مشہور اور مقبول اخبار

المقبولتین اعنی الجریدۃ الانکلیزیہ پائنیر و سول ملتری گزٹ المشاعتین

یعنے پائنیر اور سول ملٹری گزٹ میں لکھے گئے ہے اور وہ دونو

فی مارچ سنہ ١٨٩٤ والمشتہرتین - واما تفصیل الشہادتین فہو ان

پرچے مارچ ١٨٩٤ء کے مہینہ مین شائع ہوئے ہین - اور ان کی گواہیون کی تفصیل یہ ہے کہ ان دونو

ہذا الکسوف الواقع فی ٦-ابریل سنہ ١٨٩٤ منفرد بطرائفہ ولم یر مثلہ

پرچوں میں لکھا ہے کہ یہ کسوف اپنے عجائبات میں منفرد اور غیر معمولی ہے یعنے وہ ایک ایسا کسوف ہے

من قبل فی کوائفہ واشکالہ عجیبۃ واوضاعہ غریبۃ وہو خارق للعادۃ ومخالف للمعمول

جو اسکی نظیر پہلے نہین دیکھی گئی اور اسکی شکلین عجیب ہین اور اسکی وضعین غریب ہین اور وہ خارق عادت اور مخالف معمول اور سنت ہے

والسنۃ فثبت ما جاء فی القرآن وحدیث خاتم النبیین ولا شک ان اجتماع الخسوف والکسوف فی شہر رمضان

پس اس سے وہ غیر معمولی ہونا ثابت ہوا جسکا بیان قران کریم اور حدیث خاتم الانبیا مین موجود ہی اور کچھ شک نہین کہ کسوف خسوف اس مہینہ

مع ہذہ الغرابۃ امر خارق للعادۃ واذا نظرت معہ رجلًا یقول انی انا المسیح الموعود والمہدی المسعود

رمضان مین اس غیر معمولی حالت کے ساتھ جمع ہونا ایک امر خارق عادت ہی اور جبکہ اسکے ساتھ تو نے ایک آدمی کو دیکھا جو کہتا ہی کہ مین مسیح موعود

والملہم المرسل من الحضرت وکان ظہورہ مقارنًا بہذہ الآیۃ فلا شک انہا امور ما سمع اجتماعہا فی

اور مہدی ہون اور خسوف کسوف کے ساتھ اسکا ظہور مقارن ہی پس کچھ شک نہین کہ یہ تمام امور ایسے ہین جو پہلی کسی زمانہ مین جمع نہین ہوئی جو انکار کرے

[illegible]

وقوعه فی حین من الاحیان۔ ثم لما ظهرت هذه الاٰیة فی هذه الدیار وهذا
کہ کسی وقت پہلے اس سے یہ کسوف خسوف معہ مدعی مہدویت کے وقوع مین آچکا ہے پھر جبکہ یہ نشان اسی ملک اور اسی مقام
المقام ولم یظهر اثر منها فی بلاد العرب والشام فهذه شهادة من الله العلّام لصدق
مین ظاہر ہوا اور بلاد عرب اور شام مین کچھ اسکا نشان نہ پایا گیا سو یہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ہمارے
دعوانا یا اهل الاسلام فقوموا فرادیٰ فرادیٰ واترکوا من بخل وعاد
صدق دعوی پر ایک نشان ہے پس تم ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص بخیل اور دشمن ہو اسکو چھوڑ دو
ثم تفکّروا ودعوا عنادا ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة ولا تفسدوا افسادا ولا تعرضوا
پھر فکر کرو اور عناد کو چھوڑ دو اور اپنے ہاتھوں سے اپنے تئین ہلاک مت کرو اور جلدی سے
مستعجلین۔ یا عباد الله رحمکم الله اتقوا الله ولا تتکبّروا وفکّروا وتدبّروا
کنارہ کش مت ہو جاؤ۔ اے بندگان خدا فکر کرو اور سوچو کیا تمہارے نزدیک
ایجوز عندکم ان یکون المهدی فی بلاد العرب او الشام وآیته تظهر
جائز ہے کہ مہدی تو بلاد عرب اور شام مین پیدا ہو اور اسکا نشان ہمارے
فی هذا المقام وانتم تعلمون ان الحکمة الالٰهیة لا تبعد الاٰیات من اهلها
ملک مین ظاہر ہو اور تم جانتے ہو کہ حکمت الٰہیہ نشان کو اُسکے اہل سے جدا نہین کرتی
وصاحبها ومحلّها فکیف یمکن ان یکون المهدی فی مغرب الارض وآیته
پس کیونکر ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب مین ہو اور اسکا نشان
تظهر فی مشرقها فکفاکم هذا ان کنتم من الطالبین۔
مشرق مین ظاہر ہو اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے اگر تم طالب حق ہو۔

ثم مع ذلک لا یخفی علیکم انّ بلاد العرب والشام خالیة عن
پھر یہہ بھی تم پر پوشیدہ نہین کہ بلاد عرب اور شام ایسے مدعی کے وجود
اهل هذه الادعاء ولن تسمع اثراً منه فی تلک الارجاء ولکنکم تعلمون انی
سے خالی ہین اور اُن اطراف مین ایسے مدعی کا نشان نہین پایا جاتا مگر تم جانتے ہو کہ مین
اقول من بضع سنین بامر رب العالمین انی انا المسیح الموعود والمهدی
کئی برس سے بامر رب العالمین کہہ رہا ہون کہ مین مسیح موعود اور مہدی

المسعود وانتم تکفروننی وتلعنوننی وتکذبوننی وجاءتکم البیّنات وازیلت

مسعود ہون اور تم مجھے کافر ٹھہراتے اور لعنت کرتے اور جھٹلاتے ہو اور کھلی کھلی نشانیان تمہارے پاس

الشبہات ثم کنتم علی التکفیر مصرین ۔ اعجبتم ان جاءکم منذر منکم

پہنچین اور تمہاری شبہات دور کئے گئے اور پہر تم کافر ٹھہرانے پر اصرار کرتے رہے کیا تمنے تعجب کیا کہ تم مین سے ایک ڈرانے

علی راس المائة فی وقت نزول المصائب علی الملّة واشتداد العلّة وکنتم

والا صدی کے سر پر آیا اور اُسوقت آیا کہ جب دین اسلام پر مصیبتین اُتر رہی تہین اور بیماری بہت شدت کر گئی تہی

تنتظرون من قبل کانتظار الاهلة وقد جاءکم فی ایام احاطة الضلالات

اور تم اِس سے پہلے ایسی انتظار کرتے تہے کہ جیسی چاند کی انتظاری کیجاتی تہی اور آنیوالا اس وقت تمہارے پاس آیا کہ جب

وتغیر الحالات بعد ماترک الناس الحقیقة وفارقوا الطریقة الا تنظرون او صرتم

گمراہیین محیط ہو چکی تہین اور حالات بدل چکے تہے اُسوقت کے بعد کہ لوگون نے حقیقت کو چہوڑ دیا اور طریقت سے دور

کالعمین الا تذکرون ماقال عالم الغیب وهو اصدق القائلین وبشرکم

جا پڑے کیا تم دیکہتے نہین یا تم اندہون کیطرح ہو گئے کیا تم وہ باتین یاد نہین کرتے جو عالم الغیب نے کہین اور اُس نے تمہین ایک

بامام اٰتٍ فی کتابه المبین وقال ثلة من الاولین

آنیوالے امام کی قرآن کریم مین خبر دی ہے اور کہا کہ ایک گروہ پہلون مین سے اور ایک

وثلة من الاخرین ولکلّ ثلة امام فانظروا هل فیه کلام فاین تفرون

گروہ پچھلون مین سے ہوگا اور ہر ایک گروہ کے لئے ایک امام ہوتا ہے سو سوچو کیا اسمین کوی کلام ہے سو تم

من امام الاخرین ۔

امام الآخرین سے کہان بہاگتے ہو ۔

القصیدہ

بُشریٰ لکم یا معشر الاخوان

تمہین اے جماعت برادران بشارت ہو

طوبیٰ لکم یا مجمع الخلّان

تمہین اے جماعت دوستان مبارک ہو

ظهرت بروق عنایة الحنّان

خدا تعالیٰ کی عنایت کی چمک ظاہر ہو گئی

وبدا الصراط لمن له العینان

اور جو شخص دو آنکھین رکہتا ہے اسکے لئے راہ کھل گیا

النیّران بهذه البلدان
سورج اور چاند کو ان ملکون مین

خسفا باذن الله فی رمضان
باذن الله رمضان مین گرہن لگ گیا

وبشارة من سیّد خیر الوریٰ
اور ایک بشارت رسول الله صلی الله علیه وسلم کی

ظهرت مطهرة من الادران
ایسے پاک طور پر ظاہر ہوگئی کہ کوئی میل اُسکے ساتھ نہین

ولها کصاعقة السماء مهابة
اور انہین صاعقہ کی طرح ایک ہیبت ہے

وتنشذر کتشذر الفرسان
اور سوارون کیطرح ایک رعبناک گردن کشی ہے

الیوم یوم فیه حصحص صدقنا
آج وہ دن ہے جسمین ہمارا صدق ظاہر ہوگیا

قد مات کل مکذّب فتّان
اور ہر ایک مکذب فتنہ انگیز مرگیا

الیوم یبکی کلّ اهل بصیرة
آج ہریک اہل بصیرت رو رہا ہے

متذکرا لمراحم الرحمان
اور رونے کا سبب خدا تعالیٰ کی رحمتون کو یاد کرنا ہے

ومصدقا انوار نبأ نبیّنا
اور دوسرے یہ سبب کہ رونیوالے آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کی تصدیق کرتے ہین

ومعظّما لمواهب المنّان
اور بخشایش محسن حقیقی کی عظمت کا تصور کر رہے ہین

الیوم کل مبایع ذی فطنة
آج ہریک دانا بیعت کرنے والا

ازداد ایمانا علی ایمان
اپنے ایمان مین ایسا زیادہ ہوگیا کہ گویا نیا ایمان پایا

الیوم من عادا رأی خسرانه
آج ہریک دشمن نے اپنا نقصان دیکھ لیا

والتاح مقعده من النیران
اور اُس کا آگ مین ٹھکانا ہونا ظاہر ہوگیا

الیوم کل موافق ذی قربة
آج ہریک موافق ذی قربت نے

قد شد ربط جنانه بجنانی
اپنے دل کا ربط میرے دل سے زیادہ کرلیا

ظهرت کمثل الشمس حجّة صدقنا
آفتاب کیطرح ہمارے صدق کی حجت ظاہر ہوگئی

او کالخیول الصافنات بشان
یا اپنی شان مین ان گھوڑون کیطرح جو قدم کے مقابل پر اٹکا

مات العدا بتفکّن وتندّم
دشمن شرمندگی اور ندامت سے مرگئے

والحق بان کصارم عریان
اور حق ایسا کھل گیا جیسا کہ ننگی تلوار

الله اکبر کیف ابدا آیة
کیا ہی بزرگ خدا ہے کیونکر اُس نے نشان کو ظاہر کیا

کشف الغطا بانارة البرهان
برہان کو روشن کرکے پردہ کو کھولدیا

هل كان هذا فعل رب قادر

کیا یہہ خدا تعالی کا فعل ہے

ام هل تراه مكائد الانسان

یا تو اسکو انسان کا فریب سمجھتا ہے

هذا نجوم او من الجفر الذي

کیا یہہ نجوم ہے یا وہ جفر ہے

فكّرت فيه كمفتر فتان

جسمین تو نے مفترون فتنہ انگیزون کیطرح فکر سے کام لیا ہے

فارجع الى الحق الذي اخزى العدا

سو اُس خدا کی طرف رجوع کر جسنی دشمنون کو رسوا کیا

واهان كل مكفّر لعّان

اور ہر ایک کافر ٹہرانیوالے لعنت کرنیوالیکو بیعزت کر دیا

اليوم بعد مرور شهر صيامنا

آج رمضان کے گذرنے کے بعد

عيد لاقوام لنا عيدان

اور لوگون کے لئے ایک عید ہے اور ہماری لئے دو عیدین

اليوم يوم طيّب ومبارك

آج دن پاک اور مبارک ہے

يخزي بآيته ذوي الطغيان

اپنے نشانون کے ساتھ رسوا کر رہا

من حارب المقبول حارب ربه

جس نے مقبول سے جنگ کیا اُسنے اپنی رب سے جنگ کیا

فهوى شقا في هوّة الخسران

سو وہ بدبختی سے زیان کاری کی گڑھے مین گرا

من كان في حفظ الاله وعونه

جو شخص خدا تعالی کی حفاظت اور مدد مین ہو

من يهلكنه وان سعى الثقلان

اسکو کون ہلاک کرسکتا ہے اگرچہ جن وانس کوشش کرین

كيدوا جميعا كلكم لاهانتي

تم سب ملکر میری اہانت کے لئے کوشش کرو

ثم انظروا اكرام من صافاني

پھر دیکھو کہ کیونکر مجھے وہ بزرگی دیتا ہے جسنے مجھو اپنی دوستی کیلئے

قوموا لتحقيري بعزم واحد

تم میرے تحقیر کرنیکے لئے ایک ہی قصد کے ساتھہ اٹھہ کھڑے ہو

ثم انظروا اعظام من والاني

پھر دیکھو کہ کیونکر وہ مجھے عزت بخشتا ہے جسنے مجھے دوست پکڑا ہے

كونوا كذئب ثم صولوا بالمدى

تم بھیڑئے ہو جاؤ پھر کاردون کے ساتھ حملہ کرو

ثم انظروا اقدام من نلجاني

پھر دیکھو کہ کیونکر وہ میدان مین آتا ہے جو میرا ہمراز ہے

هل يستوي اهل السعادة والشقا

کیا سعید اور بدبخت برابر ہو سکتا ہے

افانت اعمى او اخ الشيطان

کیا تو اندھا ہے یا شیطان کا بھائی

الوقت يدعو مصلحا ومجددا

وقت ایک مصلح اور مجدد کو بلا رہا ہے

فارنوا بنظر طاهر وجنان

سو تم ایک نظر اور پاک دل کے ساتھ دیکھو

اتظن ان اللّٰہ یخلف وعدہ
کیا تو گمان کرتا ہے کہ خداتعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا نہیں کریگا

افانت تنکر موعد الفرقان
کیا تو فرقان کے وعدہ سے انکار کرتا ہے

یا ایہا الناس اترکوا طرق الابا
اے لوگو سرکشی کی راہوں کو چھوڑ دو

کونوا لوجہ اللّٰہ من اعوانی
اور خالصاً للہ میرے انصار میں سے بنجاؤ

یا ایہا العادون فی جہلاتہم
اے وے لوگوں جو باطل باتوں میں حد سے گزر گئے ہو

توبوا من الافساد والطغیان
فساد اور بے اعتدائی سے توبہ کرو

لا تغضبوا المولیٰ وتوبوا واتقوا
اپنے مولیٰ کو غصہ مت دلاؤ اور توبہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو

وکخائف خرّوا علی الاذقان
اور ڈرنے والوں کیطرح اپنی ٹھوڑیوں پر گرو

القمر یہدیکم الی نور الہدیٰ
چاند تمہیں ہدایت کیطرف رہنمائی کرتا ہے

والشمس تدعوکم الی الایمان
اور سورج تمہیں ایمان کیطرف بلا رہا ہے

ظہرت لکم آیات خلاق الوریٰ
تمہارے فائدہ کیلئے خداتعالیٰ کیطرف سے نشان ظاہر ہو گئے

فی ملککم لمؤید سبحانی
وہ تمہارے ہی ملک میں مؤید سبحانی کیلئے ظاہر ہوئے

ہل ہذہ من قسم عمل منجم
کیا یہ کسی نجومی کا کام ہے

او آیۃ عظمیٰ عظیم الشان
یا خداتعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے

ہذا حدیث من نبی مصطفیٰ
یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے

کہف الانام وسید الشجعان
پناہ خلقت کی اور سردار بہادروں کے

جلت الفتوح وبان صدق کلامنا
فتوح ظاہر ہوگئی اور ہماری کلام کا صدق کھل گیا

وتبینت طرق الہدیٰ ومکانی
اور ہدایت کے رستے اور میرا مرتبہ نمودار ہو گیا

افبعد ما انکشف الغطا بقی الابا
کیا پردہ کھلنے کے بعد پھر سرکشی باقی رہ گئی

ویل لمجترء مصرّ جانی
اس شخص پر واویلا ہے جو گستاخ اصرار کرنیوالا گنہگار رہو

ما کان قط ولا یکون کمثلہ
اس مہینہ کیطرح نہ ہوا اور نہ کبھی ہوگا

شہر بہذا الوصف فی الازمان
اس صفت کا مہینہ کسی زمانہ میں نہیں پایا جاتا

شہدت ید المولیٰ فہل منکم فتیٰ
خداتعالیٰ کے ہاتھ نے گواہی دیدی پس کیا کوئی مرد ہے

یبدی المحبۃ بعد ما عادانی
جو عداوت کے بعد محبت کو ظاہر کرے

واراد ربّی ان یُری آیاته
اور میرے رب نے ارادہ فرمایا ہے جو اپنے نشانوں کو ظاہر کرے
ویمزّق الدجّال ذا الهذیان
اور دجّال فضول گو کو ٹکڑے ٹکڑے کرے

انّی اری کالمیت من آذانی
جس نے مجھے دُکھ دیا میں اسکو مُردے کیطرح دیکھتا ہوں
لا تسمعن اصواته آذانی
اور میرے کان اُسکی آواز نہیں سُنتے

هذا زمان قد سمعتم ذکره
یہہ وہ زمانہ ہے جس کا تم ذکر سُن چکے ہو
من خیر خلق الله والقرآن
کس سے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قرآن سے

من فاته هذا الزمان فقد هوی
جسکو یہ زمانہ فوت ہو گیا پس وہ نیچے گرا
واختار جهلا وادی الخذلان
اور اپنی جہالت سے وادئی خذلان کو اُسنے پسند کر لیا

کم من عدو یشتمون تعصّبا
بہت ایسے دشمن ہیں کہ محض تعصب سے گالیاں نکالتے ہیں
ویرون آیاتی ونور بیانی
اور میرے نشان اور میرے بیان کا نور دیکھتے ہیں

وخیالهم یطفو کحوت میّت
اور اُن کا خیال مُردہ مچھلی کیطرح تیرتا ہے
لا ینظرون مواقع الامعان
غور کے موقعوں کو وہ نہیں دیکھتے

شهدت لهم شمس السماء ومثلها
اُنکے لئے آسمان کے سورج نے گواہی دی
قمر فیرتابون بعد عیان
اور ایسا ہی چاند نے پس بعد مشاہدہ کے شک کرتے ہیں

خرجوا من التقوی وترکوا طرقه
تقوے سے خارج ہو گئے اور تقوی کی راہ چھوڑ دی
بوساوس دخلت من الشیطان
باعث اُن وسوسوں کے جو شیطان کیطرف سے اُنمیں داخل ہوئے

یا مُکفری اهل السعادة والهدی
اے وے لوگو جو اہل سعادت کو کافر ٹھہراتے ہو
الیوم انزلتم بدار هوان
آج تم ذلت کے گھر میں اتارے گئے

توبوا من الهفوات یغفر ذنبکم
اپنی لغزشوں سے توبہ کرو تا تمہارے گناہ بخشے جاویں
والله برّ واسع الغفران
اور خدا تعالی نیکوکار وسیع المغفرت ہے

قد جاء مهدیکم وظهرت آیة
تمہارا مہدی آگیا اور نشان ظاہر ہو گیا
فاسعوا بصدق القلب یا فتیانی
دوڑو اے میرے جوانوں دلی صدق سے کوشش کرو

عندی شهادات فهل من مؤمن
میرے پاس گواہیاں ہیں پس کوئی ایمان لانیوالا ہے
نور یری الدانی فهل من دانی
ایک نور ہے جو نزدیک آنیوالا اسکو دیکھتا ہے پس کیا کوئی نزدیک آنیوالا ہے

ظهرت شهادات فبعد ظهورها

گواہیاں ظاہر ہو گئیں سو اُنکے ظہور کے بعد

هذا أوان النصر من رب السما

یہہ رب السماء کیطرف سے مدد کا وقت ہے

نزلت ملائكة السماء لنصرنا

ہماری مدد کے لئے آسمان سے فرشتہ اُتر آئے

دخلت بروق الدّين في أرض العدا

دین کی روشنی دشمنوں کے زمین میں داخل ہو گئی

أفترقبون كظالمين جهالة

کیا تم ظالموں کیطرح محض اپنے جہالت سے

لستم بأهل للمعارف والهدى

تم اس بات کے اہل نہیں ہو جو معارف اور ہدایت تمہیں معلوم ہو

لا تعرفون نكات صحف إلهنا

تم ہمارے خدا کے صحیفوں میں جو معارف ہیں انکو پہچانتے نہیں

قد جئتكم مثل ابن مريم غربة

میں ابن مریم کیطرح غریب ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں

السيف أنفاسي ورمحي كلمتي

میرے انفاس میرے تلوار ہیں اور میری کلمات میری نیزہ ہیں

حق فلا يسع الورى إنكاره

یہی سچ ہے پس انکار پیش نہیں جا سکتا

يا طالب الرحمان ذي الإحسان

اے خدا ذوالاحسان کے طلب کرنیوالے

بادر إليّ سأخبرنك مشفقا

میری طرف دوڑ کہ میں تجھ شفقت کی راہ سے خبر دونگا

ما عذركم في حضرة السلطان

اللہ تعالی کی جناب میں کیا عذر کرو گے

ذي مصميات موبق الفتّان

جسکے تیر خطا نہیں کرتے اور فتنہ انگیز کو ہلاک کرتا ہے

رعب العدا من عسكر روحاني

لشکر روحانی سے دشمن ڈر گئے

وبدا الهدى كالدّرر في اللمعان

اور ہدایت چمکنے والے موتیوں کیطرح ظاہر ہو گئی -

رجلا حريص السفك والإثخان

ایسے آدمی کی انتظار کرتے ہو جو خون ریزی کا حریص اور

فتلاعبوا بالدّين كالصّبيان

سو بچوں کیطرح دین کے ساتھہ کھیلتے رہو

تتلون ألفاظا بغير معاني

اور الفاظ کو بغیر معانی کے پڑھتے ہو

حق وربّي يسمعن ويراني

یہ حق ہے اور میرا رب سنتا ہے اور دیکھہ رہا ہے

ما جئتكم كمحارب بسنان

اور میں جنگجو کی طرح نیزہ کے ساتھہ نہیں آیا

فاترك مراء الجهل والكفران

سو جہالت اور ناسپاسی کی لڑائی کو چھوڑ دے

قم والهاً واطلبه كالظمآن

شیفتہ کیطرح اُٹھہ اور پیاسے کیطرح اسکو ڈھونڈ

عن ذالك الوجه الذي صباني

اُس منہ سے جسنے مجھے اپنی طرف کھینچا

احرق قراطيس البغاوة والابا
بغاوت اور سرکشی کے کاغذات جلادے
وا ركن الى الايقان والاذعان
اور یقین کیطرف جھک جا

اعطيت نورًا من ذكاء مهيمنى
مجھے اپنے خدا کے آفتاب سے ایک نور ملا ہے
لأنير وجه البرّ والعمران
تاکہ مین جنگلون اور آبادیون کو روشن کرون

بارزت لله المهيمن غيرة
مین اللہ تعالیٰ کیلئے غیرت کی راہ سے میدان مین نکلا ہون
ادعو عدوّ الدين فى الميدان
اور دشمن دین کو میدان مین بلاتا ہون

والله انّى اوّل الشجعان
اور بخدا مین سب بہادرون سے پہلے ہون
وستعرفنّ اذا التقا الجمعان
اور عنقریب تجھے معلوم ہوگا جب دونون لشکر ملین گے

من كان خصمى كان ربّى خصمه
جو شخص میرا دشمن ہو خدا تعالیٰ اُسکا دشمن ہوگا
قد بارز المولى لمن بارانى
خدا اُسکے مقابلہ پر نکلا جس نے میرا مقابلہ کیا

انّى رئيت يد المهيمن حافظى
مینے خدا کا ہاتھ اپنا محافظ دیکھا
ومؤيّدى فى سائر الاحيان
اور ہر ایک وقت مین اپنا مؤید پایا

من فضله انى كتبت معارفا
یہ اُسکے فضل سے ہے جو مینے معارف لکھے
ادخلت بحر العلم فى الكيزان
اور علم کا دریا کوزہ مین داخل کر دیا

يا قوم فى رمضان ظهرت آيتى
اے میری قوم میرا نشان رمضان مین ظاہر ہوا
من ربّنا الرحمان والديّان
خدائے رحمان اور جزائے دہندہ سے

فاقرء اذا ما شئت اية ربّنا
پس اگر تو چاہے تو ہماری رب کی آیت کو پڑھ
خسف القمر وتجاف عن عدوان
اور وہ آیت یہ ہے کہ خسف القمر اور ظلم سے الگ ہو جا

ثمّ الحديث حديث آل محمّد
پھر حدیث حدیث آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
شرح لما يتلى من الفرقان
قرآن شریف کی آیات کے شرح مین

هذا كلام نبيّنا وحبيبنا
یہ ہمارے نبی اور حبیب کا کلام ہے
فافرغ اليه وخل ذكر ادانى
پس اسکی طرف متوجہ ہو اور ادنیٰ لوگون کا ذکر چھوڑ دے

هذا اشدّ على العدا وجموعهم
یہ پیشگوئی دشمنون پر بہت سخت ہے
من وقع سيف قاطع وسنان
تلوار اور نیزہ سے بھی زیادہ سخت

والحر بعد ثبوت امر قاطع
اور ایک آزاد آدمی ثبوت قطعی کے بعد
يهدى ولا يصغى الى بهتان
ہدایت دیا جاتا ہے اور بہتان کیطرف کان نہیں دہرتا

لا تعرضوا عنّى وكيف صدودكم
تم مجھ سے اعراض مت کرو اور کیونکر تم ایسے پیچھے ہوئے
عن مرسل يهدى الى الفرقان
کنارہ کش ہوتے ہو جو فرقان کی طرف ہدایت دیتا ہے

ما جاءنى قومى شقا وتباعدوا
میری قوم بوجہ بدبختی کے میرے پاس نہیں آئی اور دور ہو گئی
فتركتهم مع لوعة الهجران
پس میں نے باوجود سوزش جدائی انہیں چھوڑ دیا

انى رئيت بهجر قوم فارقوا
میں نے اس قوم کی جدائی میں جو جدا ہو گئی
حالا كحالات مرسل كنعانى
وہ حالت دیکھی جو یعقوب علیہ السلام کی حالت سے مشابہ ہے

وسالت ربى فاستجاب لى الدعا
اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اس نے میری دعا قبول کی
فرجعت مجلوا من الاحزان
پس میں غموں سے نجات یافتہ ہو گیا

ان العدا لا يفهمون معارفى
دشمن میرے معارف کو نہیں سمجھتے
ويكذبون الحق كالنشوان
اور مستوں کیطرح حق کی تکذیب کر رہے ہیں

لا ينظرون تدبرا وتفكرا
اور تدبر اور تفکر سے نہیں سوچتے
وتابطوا الاوهام كالاوثان
اور وہموں کو بتوں کیطرح اپنی بغل میں رکھتے ہیں

ان العقول على النقول شواهد
عقلیں نقلوں پر گواہ ہیں
تحتاج انتقال الى ميزان
بوجہ میزان کے محتاج ہوتی ہیں

ان النهى ملكت يداه قلوبنا
عقل کے دونوں ہاتھ ہمارے دلوں کے مالک ہیں
ونرى بريق الحق بالبرهان
اور حق کی روشنی ہم برہان سے ہی دیکھتے ہیں

ان العدا يئسوا اذ انكشف الهدى
دشمن نومید ہو گئے جبکہ ہدایت کھل گئی
فاليوم ليس لهم بذلك يدان
پس آج انکو اسکے ساتھ مقابلہ کے ہاتھ نہیں

يا لاعنى خف قهر رب قادر
اے میری لعنت کرنیوالے خدا تعالیٰ کے قہر سے ڈر
والله انى مسلم ذو شان
اور بخدا میں ایک مسلمان ذی شان ہوں

والله انى صادق لا كاذب
اور بخدا میں صادق ہوں نہ کاذب
شهدت سماء الله والملوان
آسمان اور رات دن نے گواہی دیدی

ودعت اهوائي لحب مهيمني

حرص و ہوا کو میں نے خدا تعالیٰ کیلئے رخصت کر دیا

وتركت دنيا كم للطف عناني

اور تمہاری دنیا کو چھوڑا اور اس سے منہ پھیر لیا

وتعلقت نفسي بحضرت ملجائي

اور میرا نفس حضرت پروردگار سے تعلق پکڑ گیا

وتبرّئت من كل نشب فاني

اور ہر یک مال فانی سے بیزار ہو گیا

لا تعجلوا وتفكروا وتدبّروا

مت جلدی کرو اور فکر کرو اور سوچو

والعقل كل العقل في الامعان

اور تمام عقل غور کرنے میں ہے

ان كنت لا تبغي الهدى وتكذب

اور اگر تو ہدایت کو قبول نہیں کرتا اور تکذیب کرتا ہے

فاضرّني بجوارح ولسان

سو مجھے اپنے ہاتھ پیر اور زبان سے دکھ پہنچا

والعن ولعن الصادقين وسبّهم

اور لعنت کرتا رہ اور سچوں کو لعنت کرنا

متوارث من قادم الازمان

قدیم زمانہ سے لوگوں کی ورثہ چلی آئی ہے

لن تعجزوا بمكائد رب السما

تم ہرگز اپنے فریبوں سے خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے

لله سلطان على السلطان

خدا تعالیٰ کا تسلط ہر یک تسلط پر غالب ہے

انظر ذكاء ثم قمرا منصفا

سورج اور چاند کو منصف ہونے کی حالت میں دیکھ

هذان للكذّاب ينخسفان

کیا ان دونوں کو ایک کذاب کے لئے گرہن لگا

يا لاعني خف قهر ربّ شاهد

اے میرے لعنت کرنیوالے خدا تعالیٰ سے جو گواہ ہے خوف کر

ويريك آيات من الاحسان

اور وہ تجھے اپنے نشان دکھاتا ہے

قمر القدير وشمسه بقضاءه

چاند اور سورج کو گرہن لگا

خسفا وانت تصول كالسرحان

اور تو ابھی بھیڑئے کی طرح حملہ کر رہا ہے

لله آيات يريها بعدها

ان دونوں کسوفوں کے بعد خدا تعالیٰ کے اور بھی نشان ہیں

هذان قد جاءاك كالعنوان

یہ دونوں عنوان کی طرح ظاہر ہوئے ہیں

هذا من الله الكريم المحسن

یہ خدائے کریم محسن کیطرف سے ہے

فاستيقظوا من رقدة العصيان

سو تم نافرمانی کی نیند سے بیدار ہو جاؤ

من كان في بئر الشقا منهما فنا

جو شخص بدبختی کے کنوئیں میں گرنے والا ہو

لا ينصرن بل يهلكن كالعاني

اسکو مدد نہیں دی جاویگی بلکہ وہ قیدی کیطرح مر جائیگا

لا تحسبوا برّ الفساد حدیقة — عذب الموارد مثمر الاغصان

تم ایسے باغ کو فساد کا جنگل مت خیال کرو — جس کا میٹھا پانی اور شاخین پھلدار ہین

لا تظلموا لا تعتدوا لا تجرءوا — وتباعدوا عن ذالك اللھبان

ظلم مت کرو تجاوز مت کرو دلیری مت کرو — اور اُس لہبان سے دور رہو

لا تکفروا یا قوم ناصر دینکم — واخشوا الملیك وساعة اللقیان

اے میری قوم دین کے حامی کو کافر مت ٹھہراؤ — اور اُس حقیقی بادشاہ سے ڈرو اور نیز ملاقات کے دن سے

قد جئتکم یا قوم من ربّ الوریٰ — بُشری لتوّاب اذا الاقانی

اے میری قوم مین تمہاری طرف خدا تعالیٰ کیطرف سے آیا ہون — اس توبہ کرنے والیکو خوشخبری ہو جب وہ مجھ سے ملے

ارسلت من ربّ الانام فجئتکم — فاسعوا الیٰ بستانه الریّان

مین خدا تعالیٰ کیطرف بھیجا گیا پس تمہاری طرف آیا — پس خدا تعالیٰ کے تر و تازہ باغ کیطرف دوڑو

ھذا مقام الشکر ان مغیثکم — قد خصّکم بعنایة وحنان

یہ شکر کا مقام ہے جو تمہارے فریادرس نے — تم کو عنایت اور مہربانی کے ساتھ خاص کر دیا

یا قوم قوموا طاعة لامامکم — وتباعدوا من معتد لعّان

اے میری قوم اپنے امام کے لئے فرمانبردار بنکر کھڑے ہو جاؤ — اور اُس شخص سے دور رہو جو حد سے تجاوز کرنیوالا اور لعنت کرنیوالا ہے

قد جاء یوم الله فارنوا واتقوا — وتستّروا بملاحف الایمان

خدا کا دن آیا ہے سو سوچو اور ڈرو — اور ایمان کی چادرون سے اپنی پردہ پوشی کر لو

لا یُلھکم غول دنی مفسد — عن ربّکم یا معشر الحدثان

تمہین کوئی مفسد کمینہ اپنے رب سے مت روکے — اے نو عمر لوگو

قد قلتُ مرتجلا فجاءت ھذه — کالدرّ او کسبیکة العقیان

مینے یہ قصیدہ جلدی سے کہا ہے اور یہ قصیدہ — موتی کیطرح ہے یا اس سونے کی طرح جو کٹھالی سے نکلتا ہے

ما قلتھا من قوتی لکنّھا — درر من المولیٰ ونظم بنانی

مین اسکو اپنی قوت سے نہین کہا مگر وہ — موتی خدا تعالیٰ سے ہین اور میری ہاتھوں نے پروئے ہین

یارب بارکھا بوجه محمد — ربّ الکرام ونخبة الاعیان

اے خدا محمد صلعم کے منہ کیلئے اسمین برکت ڈال — جو سب کریمون سے افضل اور برگزیدون سے برگزیدہ ہے

ثم اعلم ان اللّٰہ نفث فی روعی ان ہذا الخسوف والکسوف فی رمضان آیتان مخوّفتان لقوم اتبعوا

پھر جان کہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک نشان ہیں جو انکو ڈرانے کے

الشیطان وآثروا الظلم والطغیان وہیّجوا الفتن واحبّوا الافتنان وما کانوا منتہین فخوّفہم

لئے ظاہر ہوئے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو اختیار کر لیا سو خدا تعالیٰ ان دونوں نشانوں کے ساتھ انکو ڈراتا ہے

اللّٰہ بہما وکلّ من تبع ہواہ وخان وترک الصدق والمان وعصی اللّٰہ الرحمان فینادی اللّٰہ لئن استغفروا لیغفرن

اور ہر ایک ایسے شخص کو ڈراتا ہے جو حرص و ہوا کا پیرو ہوا اور سچ کو چھوڑا اور جھوٹ بولا اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی پس خدا تعالیٰ پکارتا ہے کہ اگر وہ گناہ کی

لہم ویری المنّ والاحسان ولئن ابوا فان العذاب قد حان وفیہما انذار للذین اختصموا من غیر الحق

معافی چاہیں تو انکی گناہ بخشی جائیگی اور فضل اور احسان کو دیکھیں گے اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا وقت تو آ گیا اور ان میں ان لوگوں کو ڈرانا بھی مقصود

وما اتقوا الرب الدیّان وتہدید للذی ابی واستکبر وما ترک الحران فاتقوا اللّٰہ ولا تعثوا فی الارض

ہے جو بغیر حق کے جھگڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور ایسے شخص کے لئے تہدید ہے جو نافرمانی اور تکبر اختیار کرتا ہے اور سرکشی کو نہیں چھوڑتا

مفسدین ۔ وما لکم لا تخافونہ وقد ظہرت آیۃ التخویف من رب العالمین ۔ وقد ثبت فی الصحیحین

سو اس سے ڈرو اور زمین پر فساد کرتے مت پھرو ۔ اور تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اس سے ڈرتے نہیں حالانکہ ڈرانے کی نشان ظاہر ہو گئے اور صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت

عن نبی الثقلین وامام الکونین صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الدارین انہ قال لتفہیم اہل الایمان ان

ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا

الشمس والقمر آیتان من آیات اللّٰہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنہما آیتان من آیاتہ یخوّف

کہ شمس اور قمر دو نشان خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ہیں اور کسی کے مرنے یا جینے کیلئے انکو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ خدا تعالیٰ

اللّٰہ بہما عبادہ فاذا رأیتموہا فافزعوا الی الصلوٰۃ فانظر کیف وصّی بسید السادات وخاتم

کے دو نشان ہیں خدا تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم انکو دیکھو تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ پس دیکھ کہ کیونکر آنحضرت

النبیین ۔ وفی الحدیث اشارۃ الی ان تلک الآیتین من الرحمان مخصوصتان لتخویف عصاۃ

صلعم نے خسوف کسوف سے ڈرایا اور حدیث میں اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں نشان گنہ گاروں کو ڈرانے کیلئے ہیں اور اسوقت ظاہر ہوتے

الزمان ولا یظہران الا عند کثرۃ المعاصی وغلو الخلق فی العصیان وکثرت الخبیثات والخبیثین

ہیں کہ جب دنیا میں گناہ بہت ہوں اور خلقت میں بدکاریاں پھیل جائیں اور پلید بہت ہو جائیں

ولاجل ذلک امر صلعم عند رؤیتہما لفعل الخیرات والمبادرۃ الی الصالحات من الصلوات

اور اسی غرض سے رسول اللہ صلعم نے گرہن کے وقت میں فرمایا کہ بہت نیکیاں کریں اور نیک کاموں کیطرف جلدی کریں

والصدقات بامحاض النیات والدعاء والبکاء کالقانتین والقانتات والرجوع الی اللہ والذکر

جیسی خالص نیت کے ساتھ نماز اور روزہ اور دعا کرنا اور رونا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ذکر اور تضرع اور قیام

والتضرعات والقیام والرکوع والسجدات والتوبۃ والانابۃ والاستغفار وطلب المغفرۃ من الغفار والخشوع

اور رکوع اور سجدہ اور توبہ اور انابت اور استغفار اور خشوع اور ابتہال اور انکسار اور ایسا ہی

والابتہال والانکسار ومثل ذلک علی حسب الطاقۃ من الاحسان وفک الرقبۃ والعتاقۃ ومواسات الیتمٰی

حسب طاقت احسان اور غلام آزاد کرنا اور کسی کو سبکدوش کرنا اور یتیمون کی غمخواری

والغرباء والتذلل کل التذلل فی حضرۃ الکبریاء رب السمٰوات والارضین۔ فکان السر فی

اور جناب آلہی مین تذلل پس گویا کہ ان اعمال کی بجاآوری مین جو نماز اور خشوع اور ابتہال ہے یہی بھید

ھذہ الاعمال والخشوع والابتہال ان الشمس والقمر لا تنکسفان الا عند آفۃ نازلۃ وداھیۃ منزلۃ

ہے کہ چاند اور سورج کا اسی حالت مین گرہن ہوتا ہے کہ جب کوئی آفت نازل ہونیوالی ہو اور کسی مصیبت

وعند قرب ایام الباس وانعقاد اسباب الشر الذی ھی مخفیۃ عن اعین الناس ویعلمھا رب العٰلمین

کا زمانہ قریب ہو اور آسمان پر ایسی اسباب شر کے جمع ہو گئے ہون جو لوگون کی آنکھون سے پوشیدہ ہین اور صرف انکو خدا تعالیٰ جانتا ہے

فیقتضی رحمۃ اللہ تعالیٰ وحکمتہ التی تری اللطف والجمال ان یعلم الناس عند کسوف طرقا ھی تدفع

پس خدا تعالیٰ کی رحمت اور اسکی پر لطف حکمت تقاضا کرتی ہے جو کسی کسوف کیوقت لوگون کو وہ طریقے سکھلادے جو کسوف

موجباتہ وتزیل سیاتہ فعلمھم ھذہ الطرق علی لسان خیر المرسلین۔ ولا شک ان الحسنات

کے موجبات کو دور کردین اور اسکی بدیون کو ہٹادین پس اسنے اپنے نبی کی زبان پر یہ تمام طریق سکھلادئے اور کچھ شک نہین کہ نیکیان

یذھبن السیات وتطفی نیرانا دموع المستغفرین۔ واذا عمل عبد عملا صالحا بامحاض النیۃ

نیکیون سے دور ہوتی ہین اور گناہ کی معافی چاہنے والون کے آنسو آگ کو بجھادیتے ہین اور جسوقت کوئی بندہ کوئی نیک عمل کرتا ہے

وکمال الطاعۃ وارضی بہ ربہ بتحمل الاذیۃ فیعارض ھذا العمل الذی کسبہ الشر الذی انعقد سببہ

اور خدا تعالیٰ کو اس سے راضی کر دیتا ہے پس وہ نیک عمل اسکی بدی کا مقابلہ کرتا ہے جسکے اسباب مہیا ہو گئے ہین پس خدا تعالیٰ اس

فیجعلہ اللہ من المحفوظین۔ وھذا من سنۃ اللہ ان الدعاء یرد البلاء ولا یلتقی دعاء وبلاء الا وان

عامل کو اس بدی سے بچا لیتا ہے اور یہہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ دعا کے ساتھ بلا کو رد کرتا ہے اور دعا اور بلا کبھی دونو

الدعاء یغلب باذن اللہ اذا ما خرج من شفتی الاوابین فطوبیٰ للداعین۔

جمع نہیں ہوتین مگر دعا باذن الٰہی بلا پر غالب آتی ہے جب ایسے لبوں سے نکلتی ہے جو خدا تعالیٰ کیطرف رجوع کرنیوالے ہین پس دعا کرنیوالوں کو خوشخبری ہو

واذا كان كسوف واحد من الشمس والقمر دالاً على آفات الزمان وموجب انواع البلايا

اورجبکہ ایک گرہن ہی اس قدر آفتون پر دلالت کرتا ہے تو اس زمانہ کا کیا حال جسمین دونون گرہن

والخسران فما بال زمان اجتمع فيه كسوفان فاتقوا الله يا معشر الاخوان ولا تكونوا من

جمع ہوگئے ہون سو خدا تعالی سے ڈرو اور غافل مت ہو

الغافلين - لا يقال ان النيرين ينكسفان من اسباب اثبتت بالبرهان وفصلت فى

یہ کہنا بیجا ہے کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ان اسباب سے ہوتا ہے جو کتابون مین

الكتب بتفصيل البيان فما لها وللآفات تتوجه الى نوع الانسان عند كثرة العصيان لان

درج ہین پس انکو ان آفات سے کیا تعلق ہے جو انسان پر گناہون کی شامت سے آتی ہین

الامر الذي مثبت عند اولى العرفان هو ان الله خلق الانسان ليدخله فى المحبوبين

کیونکہ عارفون کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ خدا تعالی نے انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ اسکو محبوبون

المقبولين او المردودين المطرودين - وجعل تغيرات العالم دالة على خيره وشره ونفعه

مین یا مردودون مین داخل کرے اور اللہ تعالی نے تمام تغیر عالم کے انسان کی خیر اور شر اور نفع

وضره وجعل العالم له كمثل المبشرين والمنذرين - وكلما اراد الله من عذاب

اور ضرر پر دلالت کرنیوالے پیدا کئے ہین اور اسکی لئے تمام عالم کو مبشر اور منذر کیطرح بنا دیا ہے اور ہر ایک وہ عذاب

وتعذيب اهل الزمان فلا ينزل الا بعد ما اذنبت ايدى الانسان واصر عليه كاصرار اهل

جو خدا تعالی نے انسانونکی سزا دہی کیلئے مقرر کیا ہے وہ قبل اسکے جو انسان گناہ کرے اور گناہ پر اصرار کرے اور حد سے

الطغيان واعتدى كالمجترئين - وقد جعل لكل شئ سببا فى العالمين - وجعل كل آية

گذر جائے نازل نہین ہوتا اور خدا تعالی نے عالم مین ہر ایک شے کیلئے ایک سبب بنایا ہے اور ہر ایک ڈرانیوالا

مخوفة فى الزمان تنبيها لاهل الشقاوة والخسران وانذارا للمسرفين - ومبشرة

نشان بدبختون اور زیادتی کرنیوالون کیلئے مقرر کیا ہے اور وہ نشان ان کے لئے

للذين نزلوا بحضرة الوفاء وحلوا محل الصفاء والاصطفاء منقطعين - وهذه سنة

مبشر ہے جو وفا کے آستانہ پر اتر آئے اور صفا اور اصطفاء مین منقطع ہوکر نازل ہوئے اور یہہ ایک سنت

مستمرة وعادة قديمة نجد آثارها فى قرون خالية من حضرة متعالية وكذلك جاء

قدیمہ ہے جس کے آثار تو پہلے زمانہ مین خدا تعالی کیطرف سے پائیگا۔ اور اسی طرح

فی کتب الاوّلین۔ وان کنت فی شک فانظر الاصحاح الثانی من صحف یوئیل والثانی

پہلی کتابوں میں آیا ہے اور اگر تجھے شک ہے پس تو دوسرا باب یوئیل نبی کی کتاب کا اور

والثلاثین من حزقیل واتق اللہ ولا تتبع سبل المجرمین۔

بتیس ۳۲ باب حزقیل نبی کی کتاب کا دیکھ اور خدا سے ڈر اور مجرموں کی راہ کی پیروی مت کر۔

وحاصل الکلام ان الخسوف والکسوف آیتان مخوفتان واذا اجتمعا فہو

اور حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دو ڈرانیوالے نشان ہیں اور جب یہ دونوں

تہدید شدید من الرحمان واشارۃ الی ان العذاب قد تقرّر واکّد من اللہ لاہل

جمع ہو جائیں تو وہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک سخت طور کا ڈرانا ہے اور اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ظالموں کے لئے

العدوان ومع ذالک من خواصہما انہما اذا ظہرا فی زمان وتجلیا لبلدان فینصر اللہ

بہت نزدیک عذاب قرار پا چکا ہے اور باوجود اسکے انکے خواص میں سے ایک یہ ہے کہ جب وہ دونو ملکر کسی زمانہ میں ظاہر ہوں اور کسی ملک پر انکا

اہلہا المظلومین۔ ویقوی المستضعفین المغلوبین ویرحم قوما اوذوا وکفّروا

ظہور ہو سو اس ملک میں جو لوگ مظلوم ہیں انکی خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے اور ضعیفوں اور مغلوبوں کو قوت بخشتا ہے اور اس قوم پر رحم کرتا ہے جو دکھ دیئے

ولعنوا من غیر حق فینزل لہم آیات من السماء وحمایات من حضرۃ الکبریاء ویخزی

گئے اور کافر ٹھہرائے گئے اور ناحق لعنت کئے گئے سو انکی تائید کیلئے آسمان سے نشان اُترتے ہیں اور حمایت الٰہی نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ منکروں

المنکرین المعادین ویحکم بالحق وہو احکم الحاکمین۔ ویقضی بین المتشاجرین

اور دشمنوں کو رسوا کرتا ہے سچا فیصلہ کر دیتا ہے اور وہ احکم الحاکمین ہے اور نزاعوں کا تصفیہ کرکے تجاوز کرنیوالوں

ویقطع دابر المعتدین۔ فتصیبہم خجالۃ واجحام وتندم وانہزام وکذالک یجزی

کی بیخکنی کر دیتا ہے سو انکو ایک شرمندگی اور زد اور ندامت اور شکست پہنچتی ہے اور اسی طرح خدا تعالیٰ

الکاذبین یحبّ الضعفاء الاتقیاء ویجیح اصل المفسدین الذین یترکون

جھوٹوں کو سزا دیتا ہے کمزوروں اور پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے اور مفسدوں کی بیخکنی کرتا ہے وہ مفسد جو سچی نصائح

وصایا الحق ومواقعہا ویقفون ما لیس لہم بہ علم ویقولون اٰمنّا بالقراٰن

اور اُن کے موقع چھوڑ دیتے ہیں اور ان باتوں کی پیروی کرتے ہیں جنکا انہیں علم نہیں اور کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر ایمان لائے

وما ہم بمؤمنین یصرّون علی امور لا یعلمون حقیقتہا وامروا بالتزام طرق التقوی

حالانکہ نہیں ایمان لائے اُن امور پر اصرار کرتے ہیں جنکی حقیقت کی انہیں خبر نہیں اور حکم تھا کہ تقوی کے طریقوں کو لازم پکڑو

فترکوھا وکفروا اخوانہم للمومنین - اولئک یئسوا من ایام اللہ وبشاراتہا

سو انہوں نے ان راہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے بعض بہائیوں کو کافر ٹھیرایا - یہ لوگ خدا تعالیٰ کے دلوں اور انکی بشارتوں سے نا امید ہو گئے

ونبذوھا وراءھا بعد المبعدین - وسیعلمون کیف یکون مآل المفتتنین الخائنین -

اور ان کو بہت دور ڈالدیا پس عنقریب جان لینگے کہ فتنہ پردازوں اور خیانت پیشوں کا انجام کیا ہے

ومن خواص ھذین الکسوفین انہما اذا اجتمعا

اور اس خسوف کسوف کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ

فی رمضان الذی انزل اللہ فیہ القرآن - فیشیع اللہ بعدھا العلوم

رمضان میں جمع ہوں وہ رمضان جسمیں قرآن نازل ہوا سو انکے بعد خدا تعالیٰ علوم صحیحہ کو پھیلا دے گا

الصادقۃ الصحیحۃ ویبطل البدعات الباطلۃ القبیحۃ ویھوی الناس الیٰ

اور بدعات باطلہ کو دور کرے گا اور خدا تعالیٰ امام زمان کے لئے ایک عظیم الشان

امامہم باستعدادات شتّی ویجری من العلوم الحقۃ انہارًا عظمیٰ ویتوجّہ

تجلی دکھلائے گا وہ نہایت مہربانی کی تجلی ہوگی اور زمین میں اسکی مثل نہ پائی جائیگی اور لوگ اپنے امام کیطرف مختلف استعدادوں کے

الخلق من القشر الی اللُّب ومن البغض الی الحبّ ومن المجاز الی الحقیقۃ ومن

ساتھ آئیں گے اور علوم حقہ سے نہریں جاری ہونگی اور لوگ چھلکے سے مغز کیطرف توجہ کرینگے اور بغض سے حب کیطرف پھرینگے اور مجاز

التیہ الی الطریقۃ ویتنبہ الذین اخطأوا مشربہم من الحق والصواب

سے حقیقت کیطرف آئینگے اور آوارہ گردی سے راہ راست کیطرف رخ کرینگے اور جنہوں نے اپنے مشرب حق میں خطا کی وہ متنبہ ہو جائینگے

ویرجع الذین سرحوا افکارھم فی مرعی التباب ویندم الذین ضاع من ایدیہم

اور جو ہلاکت کیطرف گئے تھے وہ پھر رجوع کرینگے اور جن کے ہاتھوں سے امام کی تعظیم ضایع ہوگئی وہ شرمندہ ہونگے اور جنہوں نے

تعظیم الامام ویتطہّر الذین تلطخوا من انواع الآثام ویھیج تلک التاثیرات

ان دونوں کا قدر نہیں کیا وہ ندامت اٹھاوینگے اور جو لوگ گناہ میں آلودہ تھے وہ پاک ہو جائیں گے اور یہ تاثیریں افلاک کے

فی قوی الافلاک بحکم مالک الاحیاء والاھلاک فیمتلأ العالم من التوحید

قوی میں جوش میں آئینگی اس مالک کے حکم سے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے پس یہ عالم توحید اور معرفت کے

وانوار العرفان ویخزی اللہ حماۃ الشرک والکذب والعدوان وتاتی ایام جذبات اللہ

نور سے بھر جائیگا اور خدا تعالیٰ شرک اور جھوٹھ اور ظلم کے حامیوں کو رسوا کریگا اور بعد گمراہی کے جذبات الٰہی

بعد ایّام الضلال وتجد کل نفس ما تلیق بها من الکمال فمن کان حریًّا بمعارف

کے دن آئیں گے اور ہر یک نفس اُس کمال کو پالے گا جو اسکی شان کے لائق ہے پس جو شخص توحید کے معارف

التوحید یعطی له غضٌّ طریٌّ من حقائق الکتاب المجید ومن کان مستعدًّا للعبادات

کے لائق ہوگا اُسکو تازہ بتازہ حقائق قرآن شریف عطا ہونگے اور جو شخص عبادات کے لئے مستعد ہوگا

یُعطی له توفیق الحسنات والطاعات ویجعل الله مقام المجدد مرکز البلاد ومرجع

اُسکو حسنات کی توفیق دی جائیگی اور خدا تعالیٰ مجدد کے مقام کو مرکز بلاد کریگا اور مرجع عباد

العباد ویبلغ اثره الی اقصی الارضین۔

ٹھہرائیگا اور زمین کے کناروں تک اُسکا اثر پہنچا دے گا۔

فالحاصل ان من خواص هذا الاجتماع رجوع الخلق الی الله المطاع

پس خلاصہ کلام یہ کہ اِس خسوف کسوف کے اجتماع کے خواص میں سے ایک یہ خاصہ ہے کہ خدا تعالیٰ کیطرف

وعسر المتکبرین ویسر المنکسرین لله فیهما تجلیات جمالیة وجلالیة فلا تعجب فان الحضرة

لوگوں کا رجوع ہوگا اور متکبر تنگ ہونگے اور شکستہ دل راحت پائینگے اور خدا تعالیٰ کو اس کسوف خسوف میں تجلیات جمالی اور جلالی ہیں

متعالیة فتقدیم القمر علی الشمس اشارة الی تقدیم التجلی الجمالی وانکساف الشمس بعده اشارة

پس قمر کا شمس پر مقدم کرنا جمالی تجلی کیطرف اشارہ ہے اور پھر اُسکے بعد سورج گرہن ہونا جلالی تجلی کیطرف اشارہ

الی التجلی الجلالی فاتقوا ان کنتم متقین وفی هذا التجلی الجلالی والجمالی اشارة الی ان مهدی

ہے اور اِس جلالی اور جمالی تجلی میں اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ مسیح آخر الزمان دو نوں

آخر الزمان ومسیح تلک الاوان یوصف بکل نوع فقر وسیادة ویعطی نصیبا معتدا به من کل سعادة ویُصبغ

نوع فقر اور سیادت سے حصہ پائے گا اور ہر یک سعادت میں سے اُسکو نصیب ہوگا

بصبغ القمریین والشمسیین والجمالیین والجلالیین باذن احسن الخالقین۔

قمریوں اور شمسیوں اور جمالیوں اور جلالیوں کے رنگ دیا جائیگا

فلا تتیهوا فی بوادی الوسواس واعلموا ان مقت الله اکبر من مقت الناس

پس تم وسوسوں کے جنگلوں میں آوارہ مت پھرو اور یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا غضب انسانوں کے غضب سے زیادہ ہے

فلا تتبعوا خطوات الخناس وائتونی مومنین۔ وادعو الله ان یهب لکم فهمًا

پس تم خناس کی پیروی مت کرو اور مومن بنکر میرے پاس آجاؤ اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہیں سمجھ

وبصرًا ولسانًا وقلبًا وأُذنًا ووجدانًا ويهديكم ويجعلكم من المهتدين۔ علموا
اور زبان اور دل اور کان اور وجدان عطا کرے اور تمہیں ہدایت دی اور ہدایت مندون مین کردی۔ اے
یا معشر الغافلین ان الله لا یضیع الدّین وقد جرت سُنّته واستمرت عادته
غافلون کے گروہو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ دین کو ضائع نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کی سنت اور عادت اسیطرح پر جاری
بانه اذا جاء زمان الظلام وجعل دین الاسلام غرض السهام وطال علیه السنة الخواص والعوام
ہے کہ جب تاریکی کا زمانہ آجاوے اور دین اسلام تیرون کا نشانہ ٹہرایا جاوے اور اسپر خواص اور عوام کی زبانین جاری ہون
واختار الناس طرق الارتداد وافسدوا فی الارض غایة الافساد فتوجهت القیومیة
اور لوگ ارتداد کے طریقے اختیار کرلین اور زمین مین غایت درجہ کا فساد ڈالدین پس قیومیت الٰہیہ توجہ
الالهیّة الی حفظه وصیانته ویبعث عبدًا لاعانته فیجدّد دین الله بعلمه وصدقه
فرماتی ہے کتا دین کی حفاظت کرے اور کوئی بندہ اسکی اعانت کیلئے کھڑا کردیتا ہے پس وہ دین اسلام کو اپنے علم اور صدق
وامانته ویجعل الله ذلك المبعوث زکیًّا وبالفیوض حریًّا ویکشف عینه ویهب له
اور امانت کے ساتھ تازہ کردیتا ہے اور خدا اُس مبعوث کو زکی اور لائق فیض بناتا ہے اور اُسکی آنکھ کھولتا ہے اور اُس کو تازہ
علمًا غضًّا طریًّا ویجعله لعلوم الانبیاء من الوارثین۔ فیأتی فی حلل تقابل حلل
بتازہ علم بخشتا ہے اور نبیون کے علمون کا اُسکو وارث ٹہراتا ہے۔ پس وہ ایسے پیرائیون مین آتا ہے جو
فساد الزمان وما یقول الا ما علّمه لسان الرحمان وتعطی له فنون من مبدء
فساد زمانہ کے پیرائیون کے مقابل پر ہوتے ہین اور وہی کہتا ہے جو خدا کی زبان نے اُسے سکھایا ہو اور مبدء فیضان سے کئی
الفیضان علی مناسبات فساد اهل البلدان ثم لا تعجب من انّ روحانیة القمر
قسم کے علم اوسکو دئیے جاتے ہین جو زمانہ کے فساد کے موافق ہون۔ پھر تو اس بات سے کچھ تعجب مت کر کہ چاند کی روحانیت
تقبل بعض انوار الله فی حالة الانخساف وروحانیة الشمس فی وقت الانکساف
حالت انخساف مین کچھ انوار الٰہی قبول کرلیتی ہے ایسا ہی سورج کی روحانیت بھی۔
فان هذا من اسرار الٰهیة وعجائبات ربانیة فلا تکن من المرتابین۔
کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے بھیدون اور عجائبات مین سے ہے پس اسمین شک مت کر۔
وربما یختلج فی قلبك انّ القرآن لا یشیر الی رمضان فاعلم
اور بسا اوقات تیرے دل مین یہ گذریگا کہ قرآن رمضان کیطرف اشارہ نہیں کرتا پس جان

ان الفرقان ذکرہ علی الطریق المجمل المطوی وھو کاف للبصیر الزکی ولا حاجۃ الی
کہ قران نے مجمل طور پر خسوف کسوف کا ذکر کیا ہے اور وہ ایک بصیر زکی کے لئے کافی ہے اور کسی تفصیل
تفصیل وتبیین۔
کی حاجت نہیں۔
واما اذا سئلت شیئا عن تفصیلہ فاعلمک اقل من قلیلہ فاعلم
لیکن اگر تو کچھ اسکی تفصیل چاہے سو مین کمتر از کم تجھے بتلاتا ہون سو جان کہ خدا تعالی نے
ان اللہ تبارک وتعالی اسس نظام الدین من رمضان فانہ انزل فیہ القران
دین کا نظام رمضان سے ہی باندھا ہے کیونکہ اُس نے اِس مین قران نازل کیا ہے
فلما ثبتت خصوصیۃ ھذا الشھر المبارک بنظام الدین وفیہ لیلۃ القدر
پس جب کہ اس مہینہ کی خصوصیت نظام دین کے ساتھ ثابت ہوئی اور اسی مہینے مین لیلۃ القدر ہے
وھو مبدء لانوار الدین المتین وثبت ان العنایۃ الالٰھیّۃ قد توجھت
اور وہ مبدء دین کے انوار کا ہے اور ثابت ہوا کہ عنایت الٰہیہ رمضان مین ہے نظام خیر کی
الی نظام الخیر فی رمضان واجرت الفیضان فبان ان اللہ لا یتوجہ لے
طرف متوجہ ہوئی ہے اور ابتداے فیضان کا اسی مہینہ سے ہوا پس اس سے ثابت ہوا کہ خدا تعالے
اعانت النظام فی اخر ایام الظلام الا فی ذالک الشھر المبارک للاسلام وقد عرفت
اعانت نظام کے لئے تاریکی کے انتہا کے وقت صرف رمضان مین ہی توجہ فرماتا ہے اور تو پہچان چکا
ان الانخساف والانکساف توجہ جمالی وتجلی جلالی وفیہ انوار للنشاءۃ ثانیۃ
ہے کہ خسوف اور کسوف جمالی اور جلالی تجلی ہے اور یہہ تجلی نشاء ثانیہ اور تبدلات
وتبدلات روحانیۃ وھو لبنۃ اولی لتاسیس نظام الخیر وتعمیر المساجد وتخریب
روحانیہ کے لئے ہے اور یہ نظام خیر کی بنیاد کے لئے پہلی اینٹ ہے اور نیز مساجد کی تعمیر اور
الدیر وتغلب فیہ القوی السماویۃ علی القوی الارضیۃ والانوار المسیحیۃ علی الحیل الدجالیۃ
دیر کے خرابی کے لئے اور اسمین آسمانی قوتین زمینی قوتون پر غالب آجائینگی اور مسیحی نور دجالی حیلوں سے
ویری اللہ خلقہ سراجا وھاجا فیدخلون فی دین اللہ افواجا وکان قدرا مقضیا من رب العالمین
پژمردہ جائینگے اور خدا تعالی اپنی خلقت کو ایک روشن چراغ دکھاے گا پس وہ فوج در فوج دین الٰہی مین داخل ہونگے۔

القصيدة

قد جاء يوم الله يوم اطيب
خدا کا دن آگیا جو پاک دن ہے

بشرىٰ لذی رشد يقوم ويطلب
اس رشید کو خوشخبری ہو جو کھڑا ہوتا ہے اور اسکو ڈھونڈتا ہے

سبقت يد الجبار سيف العدا
ہماری جبار کے ہاتھ دشمنوں کی تلوار سے بڑھ گئے

فترى العدوّ والنكس كيف يترّب
پس تو دشمن ضعیف کو دیکھیگا کہ کیونکر خاک میں ملایا جاتا ہے

وانا المسيح فلا تظنن غيره
اور میں ہی مسیح موعود ہوں پس کوئی دوسرا خیال مت کر

قد جاءك المهدى وانت تكذّب
تیرے پاس مہدی موعود آیا اور تو تکذیب کرتا ہے

هل غادر الكفار من نوع الاذىٰ
کیا کفار نے کسی قسم کا دکھ اٹھا رکھا ہے

ام لا ترى الاسلام كيف يُذوّب
یا تو اسلام کو نہیں دیکھتا کہ کیونکر گداز کیا جاتا ہے

حلّت بارض المسلمين جموعهم
مسلمانوں کی زمین میں انکے گروہ نازل ہوئے

وخبيثهم يوذى النبىّ ويسبّ
اور انمیں سے جو پلید ہے وہ نبی صلعم کو دکھ دیتا اور عیب لگاتا ہے

انّى ارىٰ ايذاءهم وفسادهم
میں انکے ایذا اور فساد دیکھتا ہوں

ويذوب روحى والوجود يثقّب
اور روح گداز ہوتی ہے اور وجود میں سوراخ ہوتا ہے

عينى جرت من قطر دمع عينها
آنکھ سے آنسوؤں کی بارش کے ساتھ چشمہ جاری ہے

قلبى على جمر الغضا يتقلب
دل افروختہ کوئلوں پر جو غضا کی لکڑی کے ہیں لوٹ رہا ہے

من كل قنّات وجبل شاهق
تمام پہاڑوں کی چوٹیوں اور بلند پہاڑوں سے

وشوامخ نسلوا وطئ المجنب
اور اونچے پہاڑوں سے دشمن دوڑے اور عرب کی سرحد تک پہنچ گئے

وعلى قنان الشامخات مصيبة
اور بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر ایک بڑی مصیبت ہے

عظمىٰ فاين الوهد منهم تهرب
پس نشیب انکے حملوں سے کہاں بھاگ جائیں

ريح المصائف قد اطالت لهبها
گرمی کی ہوا نے اپنے شعلے لمبے کردئے

من سومها وسمامها نتعجب
انکے چلنے اور اسکی لو سے ہم تعجب کرتے ہیں

ما بقى من سبب ولا من رمّة
کوئی پکا سبب اور کوئی کچا سبب باقی نہ رہا

الّا الّذى هو قادر ومسبّب
مگر وہ خدا جو سببوں کو پیدا کرتا ہے

شبوا لظی الطغوی فبعد ضرامه

انہون نے حد سے بڑہنی کی آگ کو بہڑکا دیا سو اسکی بہڑکنے کے بعد

حرق کجبل ساطع اسنامه

یہ وہ آگ ہے جو بلند پہاڑ کی طرح اسکی چوٹی ہے

انّی اری اقوالہم کاسنّة

مین انکی باتون کو برچہیون کی طرح دیکہتا ہون

او کابن عم المرہفات کلالة

یا وہ دور کے رشتہ سی تلوارون کے چچیرے بہائی ہین

ظلعوا الی ظلم و زیغ حنشنة

کینہ کی وجہ سے ظلم اور کجی کیطرف مایل ہو گئے

واری الدّنی الغول یہوی نحوہم

اور مین کمینہ دیو کو دیکہتا ہون جو انکی طرف جہکتا ہی

ابل من الفاقات احنق صلبہا

ایک اونٹ ہی جو فاقون سی اسکی کمر دبلی ہو گئی

لیسوا من الاسرار فی شیٔ ہدی

اسرار ہدایت مین سے انکو کچہ بہی حصہ نہین

ما امنوا حتی اذا خسف القمر

ایمان نہ لائے یہانتک کہ چاند گرہن ہوا

یئسوا من الرحمان والکلم التی

خدا تعالی سے نومید ہو گئے اور نیز ان کلمون سے

اولم تکن تدری قلوب عدا الہدی

کیا وہ جو ہدایت کے دشمن ہین انکے دل نہین جانتے

اولم تکن عین البصیر رقیبنا

کیا دیکہنے والے کی آنکہہ ہم کو تاڑ نہین رہی

ہاج الدّخان وکلّ طرف یشغب

دہوان اٹہا اور ہر ایک طرف تباہی ڈالی

فتن تبید الکائنات وتنہب

یہ وہ فتنے ہین جو ہلاک کرتے جاتے اور لوٹتے جاتے ہین

توذی القلوب جروحہا وتعذّب

دلون کو انکے زخم دکہہ دیتے ہین اور عذاب پہنچاتے ہین

او کالسہام المصمیات تتبّب

یا وہ ان تیرون کیطرح جو خطا نہین کرتے ہلاک کرنیوالے ہین

والی کلام یوذین ویحرّب

اور اس کلام کیطرف مایل ہو گئے جو دکہہ دیتی اور غصہ دلاتی ہی

والی اشائب قومہم یتاشّب

اور ان جماعتون مین ملتا ہے۔

فاختار ادبار القوت یکسب

سو اوس نے گرجا اختیار کیا تا قوت حاصل کرے

ما ان اری من بالدقائق یارب

مین انہین کوئی نہین دیکہتا جو باریک باتو نکو شناخت کرنیوالا ہو

علہت قلوب المنکرین وانبّوا

منکرون کے دل حیران ہو گئی اور سرزنش کئی گئے

کانوا علیہا قائمین وثرّبوا

جنپر قایم تہے اور سرزنش کئے گئے

انّ المہیمن یخزین من ینکب

کہ خدا تعالی راہ سے پہرنیوالے کو رسوا کرتا ہے

ہل یستوی الاتقی ورجل لحوب

کیا پرہیزگار اور گنہگار دونون برابر ہو سکتی ہین

ظهرت علامات الخسوف بلیلة
چاند گرہن کی علامات ایک رات خوشنما ہین

متفرق غیم السماء وزجله
بادل الگ الگ ہین اور انکی جماعتین سفید ہین

طورا تری مثل الظباء بحسنها
بعض وقت تو یہ بادلون کے ٹکڑے ہرنون کیطرح اپنے حسن مین ظاہر ہوتے ہین

قمر کظعن والسحاب قرامها
چاند ہودج نشین عورتون کیطرح ہے اور بادل اس ہودہ کا پردہ ہے

صُبّت علی قمر السماء مصیبة
آسمان کے چاند پر مصیبت پڑ گئی

انی اری قطر البلیه کانّه
مین مینہہ اسکے پاس دیکھتا ہون گویا کہ وہ

یا قمر زاویة السّماء تصبّرن
اے گوشہ آسمان کے چاند

ابشر سیحسر الظلام بفضله
خوش ہو کہ عنقریب تاریکی دور ہو جائیگی

ان المهیمن لا یضیع ضیاءه
خدا اپنی روشنی کو دور نہین کرتا

هذا ظلام الساعتین واننی
یہ تو دو گھڑی کا اندھیرا ہے اور مین

تلج السحاب لتبکین تألّما
تو بادل مین داخل ہوتا ہے تاکہ درد دل سے رووے

ذرفت عیونك والدموع تحدّرت
تیرے آنسو جاری ہو گئے

طلق لذیذ والرواعد تصخب
ظاہر ہو گئین اور بادل آواز کر رہے ہین

بیض کأن نعاج واد تسرب
گویا جنگل کی بھیڑین ایک طرف چلی جاتی ہین

أخری کآرام تمیس وتهرب
اور کبھی کم عمر ہرنون کیطرح نازسے چلتے اور بھاگتے ہین

والریح کلّتها لیُسنهی لاجنب
اور ہوا اُسکا باریک پردہ ہے تاکہ اجنبی کو روکا جاوے

وکمثلنا بزوال نورٍ یُرعب
اور ہماری طرح نور کے زوال پر ڈرایا جاتا ہے

یبکی کرجل ینهبن ویخیّب
اس شخص کیطرح روتا ہے جو لوٹا جاوے اور نومید کیا جاوے

مثلی فید رکك النّصیر الاقرب
میری مانند صبر کر پس خدا تیری مدد کریگا

ان البلیة لا تدوم وتذهب
مصیبت ہمیشہ نہین رہتی اور چلی جاتی ہے

فلکل نور حافظ ومورّب
اور ہر ایک نور کے لئے نگہبان ہے اور پورا کرنیوالا

من برهة ارنو الدجی واعذّب
ایک زمانہ سے اندھیرا دیکھ رہا ہون اور دکھ اٹھاتا ہون

والصّبر خیر للمصاب واصوب
اور مصیبت زدہ کے لئے صبر کرنا بہتر ہے

من مثلك الاواب هذا اعجب
اور یہ تیرے جیسے اواب سے عجیب ہے

هلا سألت مجرّبا عند الاذیٰ
تو نے دکھ کے وقت کسی تجربہ کار کو کیون نہ پوچھا
تبکی علیٰ هذا القليل من الدجیٰ
تو تھوڑے سے اندھیرے کے لئے روتا ہے
اثنی علیٰ ربّ الانام فانّه
مین خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہون
قمر السماء مشابه بقريحتی
آسمان کا چاند میری طبیعت سے مشابہ ہے
نصعت مقاصد ربنا بخسوفه
اُسکے گرہن سے ہمارے خداوند کے مقاصد ظاہر ہو گئے
ظهرت بفضل الله فی بلداننا
خدا کے فضل سے اُسکے بڑے نشان
قمر كمثل ظعينة فی ظعنها
چاند ایسا ہی جیسے ہودہ مین ہودہ نشین عورت
ودق الرواعد قد تعرّض حوله
بادلون کا مینہ اس کے گردا گرد ہے
غیم کاطباق تصرّ خیامه
بادل طبق بر طبق سے اسکی خیمون کی آواز آرہی ہے
قمر بحلیته مشاكهة الدم
چاند اپنی شکل مین خون کے مشابہ ہو رہا ہے
فی جلهتیه بدا السحاب کانه
اسکے دونون کنارون مین اس طرح سے بادل ہے گویا وہ
قد صار قمر الله مطعون الدجیٰ
خدا تعالیٰ کے چاند کو تاریکی کی تہمت لگائی گئی

ولكل امر عقدة وكم مجرّب
اور ہر یک امر مین ایک عقدہ ہوتا ہے اور بہت سے ایک تجربہ کار
سرنا بجوف الليل يا متأوّب
ہم تو رات کی وسط مین پھر رہے ہین اے رات کی ابتدا مین آنیوالے
ابدا نظيرى فی السماء فاطرب
جو اُس نے آسمان مین میرا نظیر ظاہر کیا
كطليح اسفار السّرىٰ يتطرّب
اُس اونٹ کیطرح جو رات چلنے کی مشق رکھتا ہے
فاطلب هداه وما اخالك تطلب
سو اسکی ہدایت کو ڈھونڈھ اور مین نہین امید رکھتا کہ تو ڈھونڈے
اٰياته العظمىٰ فتوبوا وارهبوا
ہمارے ملک مین ظاہر ہو گئے پس توبہ کرو اور اُس سے ڈرو
شاقتك جلوته وفيها ترغب
اُسکا جلوہ شوق بخش ہے اور رغبت دہ ہے
ارزامها فی كل حين يعجب
ان بادلون کی آواز ہر وقت تعجب مین ڈالتی ہے
رعد كمثل الصالحين يأوّب
اور بادل کی گرج نیک بختون کیطرح تسبیح مین ہے
وجه كغضبان يهول ويرعب
غصہ والون کے طرح منہ ہے جو ڈراتا ہے
كفف على ايدى التى هى تغضب
سوئی کے نقش کے دائرے مین اس طرح سے کہ ہاتھ مین جو غصہ مین ہو
ليل منير كافر فتعجبوا
چاندنی رات اندھیری رات بنگئی پس تعجب کرو

انی اراہ کثوی دار خربۃ

مین اسکو خراب شدہ گہر کی خندق کیطرح دیکہتا ہون

کسفت ذکاء الله بعد خسوفہ

پہر سورج کو خسوف کے بعد گرہن لگا

کسفت وظہر الکدر فی اجزاءہا

گرہن لگا اور اسکے تمام کنارون مین گرہن ظاہر ہو گیا

حتی اشتبت فی الساعتین کفافق

یہانتک کہ دو گہنٹہ مین شب تاریک سے مشابہ ہو گیا

وتبیّنت صور الظلام کانہا

اور اندہیری کی کئی صورتین ظاہر ہوئین گویا کہ سورج نے

النیّران تجاوبا فی امرنا

سورج اور چاند ہمارے امر مین متفق ہو گئے

لما رئیت النیّرین تکسّفا

جبکہ مینے دیکہا کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ہوا

ففہمت من لطف الکریم بخطّتی

پس مین خداوند کریم کے لطف سے اپنے کام مین سمجہ گیا

النیّران یبشّران بنصرنا

سورج چاند ہماری فتح کی خوشخبری دے رہے ہین

یا معشر الاعداء توبوا واتقوا

اے دشمنون کے گروہ توبہ کرو اور بچو

لم یبق الا مثل طلل یشحب

صرف نشان کیطرح باقی رہگیا ہے جو غمگین کرتا ہے

انی اراہا مثل دارٍ تخرب

اور مین اسکو دیکہتا ہون جیسا کہ گہر خراب شدہ

عفت الانارۃ مثل ماءٍ ینضب

اور روشنی اس طرح دور ہو گئی جیسا کہ پانی زمین کے نیچے چلا جای

ضاہت نذیرا یکفرن ویکذب

اس نذیر سے مشابہ ہوا جسکو کافر ٹہرایا گیا

القت یدًا فی اللیل اوہی کوکب

اپنا ہاتہہ رات مین ڈالدیا یا وہ ایک ستارہ ہے

فاما کشہداءٍ وزال الہیدب

اور گواہون کیطرح کہری ہو گئی اور شک کا بادل دور ہو گیا

وانار وجہہما وزال الغیہب

اور پہر دیکہا کہ ان دونون کا منہہ روشن ہو گیا اور تاریکی جاتی رہی

ان السنا بعد الدجیٰ مترقب

کہ اندہیری کے بعد روشنی امید کی گئی ہے

غربا ونیّر دیننا لا یغرب

وہ دونو غروب ہو گئے اور ہماری دین کا نیر غروب نہین ہو گا

واللہ انی مرسل ومقرب

اور بخدا مین بہیجا گیا ہون اور قریب کیا گیا ہون

ان کان زعم العلم علۃ کبرکم

اگر تمہارے تکبر کا سبب علم کا زعم ہو

فاتوا بمثل قصیدتی وتعرّبوا

تو میرے قصیدہ جیسا بنا کر لاؤ اور عرب بنکر دکہاؤ

هذا ما اردنا لازالة وهامكم وتسكتيكم وانحامكم فاقطعوا

یہ وہ ہے جو ہمنے تمہارے وہمون کے دور کرنے کیلئے اور تمہارے ساکت کرنیکے لئے ارادہ کیا ہے

خصامكم واجتنبوا آثامكم وفكّروا على وجه الجد لا العبث واخشوا جلال

پس اپنے جھگڑون کو ختم کرو اور گناہون سے پرہیز کرو اور فکر کرو مگر نہ عبث کے طور پر بلکہ تحقیق کے طور پر اور خدا تعالے

الله لاقول الشيخ والحدث وايّها الشيخ ضعيف النظر تب فانك عن الحق تميل

کے جلال سے ڈرو نہ کسی بوڑھے اور جوان کی بات سے اور اے شیخ کم نظر توبہ کر کیونکہ تو حق سے میل کرتا ہے اور میرے

وتعال اعالج عينك وعندى الكحل والميل ويزيل الله بلبالك ويصلح ماعرى

پاس آ کہ مین تیری آنکھون کا علاج کردون اور میرے پاس سرمہ اور سلائی بھی ہے اور خدا تعالی تیری بیقراری کو دور

بالك ان كنت من الطالبين۔ ولا تقل اني اعلم علوما كذا وكذا فانا نعرفك ونعلم

کردیگا اور تیری دل کو درست کردیگا بشرطیکہ تو طالب حق بنیگا اور یہ بات مت کہہ کہ مین فلان فلان علم جانتا ہون کیونکہ ہم تجھے

من انت ولا تخفى وعهدى بك سفيها فمتى صرت فقيها الا تترك فضولك ولا

جانتے ہین کہ تو کون ہے اور تو پوشیدہ نہین اور مین تجھے تیری نادانی کے وقت سے شناخت کرتا ہون پس تو کب سے عالم

تغادر غولك الست من المستحيين

فاضل ہو گیا کیا تو اپنی فضولیون کو نہین چھوڑیگا اور اپنے شیطان سے علیحدہ نہین ہوگا کیا تو حیا کرنیوالون مین سے نہین ہے

وقد طويت ذكر اخبار المهدى فى هذا الكتاب فانى فصّلته فى كتب

اور مینے مہدی کا ذکر اس کتاب مین لکھنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ مینے اسکو دوسری کتابون مین

أخرى للاحباب الا انى ذكرت فى هذا آية عظيمة هى اوّل علامة لظهوره واول سهم

مفصل طور پر لکھدیا ہے خبردار ہو کہ مینے ایک بزرگ نشان لکھا ہے جو مہدی کے ظہور کیلئے ایک پہلی نشانی ہے

من الله لتائيد ماموره فان النيّرين قد خسفا ورئ هما كل ذى عينين فنابا

اور مامور کے مدد کرنیکے لئے خدا تعالے کا ایک پہلا تیر ہے۔ کیونکہ سورج اور چاند کا گرہن ہو گیا اور ہر ایک آنکھون والے نے انکو دیکھ لیا

مناب عدلين فتوبوا واذكروا قول سيّد الثقلين وقد حصحص الصدق فلا ينكره

پس وہ دونون دو عادل گواہ کے قایمقام ہو گئے پس توبہ کرو اور سید الثقلین کی بات کو یاد کرو اور اس سے کوئی انکار نہین کریگا بجز اس شخص

الا متبّع المين فلا تفرحوا بما لديكم ولا تصفّقوا بايديكم ولا تمشوا مزهوين مرحين

کے جو جھوٹ کا پیرو ہو پس اپنے خیالات سے خوش مت ہو اور تالیان مت بجاؤ اور نازمین خوش ہوتے ہوئے اکھڑ کر چلنا

متغامزين بعينيكم ولا تغردوا ببلاء شدقيكم ولا ترقصوا ولا تخالفوا بين رجليكم

اور باچهين چير کر سرود مت لگاؤ اور مت ناچو کيونکه خدا تعالے نے تمهين رسوا کيا اور تمهارے تجاوز

فان الله قد اخزاكم واراكم جزاء اشتطاطكم وعاداكم فلا تحاربوا الله ان كنتم

کا بدله تمهين ديا اور تمهين دشمن پکڑا پس خدا تعالی سے لڑائی مت کرو اگر تم پرهيزگار

متّقين - وان كنتم تظنون ان المهدي والمسيح يخرجان بالسيف والسنان

هو - اور اگر تم خيال کرتے هو که مهدی اور مسيح تلوار اور نيزه کے ساته نکلين گے

ويصبغون الارض بالسفك والاثخان فما نشأ هذا الوهم الّا من سوء جهلاتكم

اور زمين کو خون ريزيون سے پر کر دين گے سو يه وهم صرف تمهاری کم عقلی سے پيدا هوا هے

وزيغ خيالاتكم وما كان الله ليهلك اهل الارض قبل اتمام الحجّة وتكميل الموعظة

اور تمهارے کجے خيال اسکا موجب هين اور خدا تعالی ايسا نهين هے جو دنيا کو اتمام حجت سے پهلے هلاک کر دے کيا وه بغير

أيهلك عباده وهم كانوا غافلين غير مطلعين - ألا ترون المغربيين من

بندون کو هلاک کريگا کيا تم انگريزون کی قوم کو نهين

الاقوام الانكليزية والملل النصرانية ما بلغهم شيء من معارف القرآن ودقائق

ديکهتے که قرآن ابتک ان تک نهين پهنچا اور دقايق فرقان

الفرقان وتالله انهم كالصبيان غافلون من اسرار دين الرحمان أيجوز قتل الصبيان

سے بے خبر هين اور بخدا وه بچون کيطرح هين جو الله تعالی کے بهيدون سے غافل هين کيا تمهارے نزديک

عندكم بيّنوا ان كنتم تعلمون قوانين الدين المتين - ستقولون هذا دجال يخالف

بچون کا قتل کرنا جائز هے اسکا جواب دو اگر تم شريعت کے قانونون سے واقف هو - عنقريب کهوگے که يه دجال هے که

عقائدنا القديمة ويبدل الاصول العظيمة فاعلموا ان الله لا ينزل آياته لتائيد الدجال

همارے عقايد قديمه کی مخالفت کرتا هے اور بڑے بڑے اصولون کو بدلاتا هے - سو تم جان لو که خدا تعالی دجال کی تائيد مين

ولا يؤيّد من كان اهل الضلال فاعلموا اني لست بكذاب ولا اتبع طرق تباب ولكنكم كنتم قوما

نشان ظاهر نهين کرتا اور گمراهون کی مدد نهين کرتا سو مين کذاب نهين هون اور نه هلاکت کے طريقے کی پيروی کرتا

عمين والله يعلم ما في قلبي وقلبكم ويعلم الكاذبين - يؤخر الذين عصوا الى اجل

هون بلکه تم اندهے هو گئے هو اور خدا تعالی جانتا هے جو کچه ميرے دل مين هے اور تمهارے دل مين هے اور نيز جهوٹهون کو جانتا هے

معدود فاذا تمّت الحجّة وانكشفت المحجة فيتوجه رجز الله الى العادين يسنّة

پس جب حجت پوری ہوگئی اور راہ کہل گیا تب اسکا عذاب انکی طرف توجہ کرتا ہے جو حد سے گذر جاتی ہین

قد خلت من قبل الا ترون سوانح المرسلين۔ ثم انكم تعلمون انّ الذين جعلهم

یہ ایک سنت ہے جو پہلے گذر چکی ہے کیا تم رسولون کی سوانح نہین دیکھتے پہر تم یہ بہی جانتے ہو کہ خدا تعالی نے انگریزون

الله حاكمين فى دياركم لا ترون منهم الّا كرم الطبع ولا يؤذونكم باللذع والقذع

کو تمہاری ولایت مین حاکم ٹہرادیا ہے تم بجز نیک ذاتی کے انسے کچہہ نہین دیکھتے اور داغ کہانے اور گالیان دینے

واذا تحكّموهم فيعدلون ويحققون ولا يعدلون ويحافظون ولا ينهبون

سے وہ تمہین ستاتے نہین اور جب تم انکو حکم بناؤ تو عدالت کرتے ہین اور تحقیق کرتے ہین اور ظلم نہین کرتے اور تمہاری

واذا سألتموهم فيعطون ولا يمنعون ولا شكّ انهم يحسنون ولا يظلمون ولا يمنعوننا

نگہبانی کرتے ہین اور مال کو نہین لوٹتے اور جب تم مانگتے ہو تو دیتے ہین اور کچہہ شک نہین کہ وہ احسان کرتے ہین اور ظلم

من شعائر ديننا اينما يعقد شسع او يشدّ نسع ولا يبطشون جبّارين۔ فاحسنوا

نہین کرتے اور ہماری دین کے شعار سے اس قدر مدت تک ہی ہمین منع نہین کرتے جس مدت تک جوتی کی دوال کو گرہ دیجاوے

الى الذين احسنوا اليكم والله يحبّ المحسنين۔ واشكروا الله اذ اعطاكم حكّاما

یا گہوڑی کے تنگ کو کہینچا جاوے اور ظالموںکی طرح حملہ نہین کرتے سو تم ان سے احسان کرو جو تم سے احسان کرتے ہین اور خدا احسان

لا يؤذونكم فى دينكم ولا يزجرونكم من اشاعة براهينكم ففكّروا ولا تعثوا فى الارض

کرنیوالونکو دوست رکہتا ہے اور خدا کا شکر کرو جو اس نے تمکو ایسے حاکم دیئے جو تمہین تمہاری دین مین دکہہ نہین دیتے اور دلایل دین کے

مفسدين۔ وان كنتم تبكون من صفر يديكم ومرقع نعليكم فعسى ان يغنيكم

شائع کرنیسے تمکو نہین روکتے سو تم سوچو اور زمین مین فساد کرتے مت پہرو اور اگر تم اسلئے روتے ہو کہ تمہاری ہاتہہ خالی ہین اور تمہارا

الله من فضله ويعطيكم من منّه فتوبوا اليه واصلحوا فانه يتولى الصالحين۔

جوتا پہٹا ہوا ہے پس قریب ہے کہ خدا تعالی اپنے فضل سے تمکو غنی کر دے اسکی طرف جہکو اور اصلاح کرو کیونکہ وہ صالحون کو دوست

قوموا لاشاعة القرآن وسيروا فى البلدان ولا تصبوا الى الاوطان وفى البلاد

قران کے شائع کرنیکے لئے کہڑے ہوجاؤ اور شہرون مین پہرو اور اپنے ملکون کیطرف میل مت کرو اور انگریزی ولایتون

الانكليزية قلوب ينتظرون اعاناتكم وجعل الله راحتهم فى معاناتكم

مین ایسے دل ہین جو تمہاری مددون کے انتظار کر رہے ہین اور خدا نے تمہاری رنج مین انکی رنج مین راحت رکہی ہے

فلا تصمتوا صموت من رأى تعاما وُدعي وتحاما الآثرون بكاء الاخوان في بلاد

پس تم اس شخص کیطرح چپ ہو جو دیکھ کر آنکھیں بند کرلے اور بلایا جاوے اور پھر کنارہ کرے کیا تم ان ملکون مین ان بھائیون کا رونا نہین سنتے

البُلدان واصوات الخلان في تلك العمران اصرتم كالعليل وصار كسلكم

اور ان دوستون کی آوازین تمہین نہین پہنچتین۔ کیا تم بیمار کی طرح ہوگئے اور تمہاری سستی اندرونی

كالداء الدخيل ونسيتم اخلاق الاسلام ورفق خير الانام وصارت عاداتكم

بیماری کی طرح ہوگئی اور اسلام کے اخلاق تمنے بھلا دیئے اور تمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی کو بھلا دیا اور تمہاری

سهوسة المحيا وسهوكة الريا ونُسّيتم حلم السير المطوح من البنات والبنين. قوموا

عادت تغیر صورت اور تغیر خوشبو ہوگئی اور تمنے مومنون کا خلق بھلادیا اے لوگو

لتخليص العانين وهداية الضالين ولا تكبوا على سيفكم وسنانكم واعرفوا

قیدیون کے چھوڑانیکے لئے اور گمراہون کی ہدایت کیلئے کھڑے ہوجاؤ اور تلوار نیزون پر افروختہ ہوکر مت گرو اور اپنے

اسلحة زمانكم فان لكل زمان سلاح آخر وحرب آخر فلا تجادلوا فيما هو اجلى واظهر ولا شك

زمانہ کے ہتھیارون اور اپنے وقت کی لڑائیون کو پہچانو کیونکہ ہر ایک زمانہ کے لئے ایک الگ ہتیار اور الگ لڑائی ہے

ان زماننا هذا يحتاج الى اسلحة الدليل والحجة والبرهان لا الى القوس والسهم

پس اس امر مین مت جھگڑو جو ظاہر ہے اور کچھ شک نہین کہ ہمارا زمانہ دلیل اور برہان کے ہتیارون کا محتاج ہے تیر اور کمان اور نیزہ

والسنان فاعدوا للاعداء ما ترون نافعا عند العقلاء ولن يمكن ان يكون

کا محتاج نہین پس تم دشمنون کے لئے وہ ہتیار طیار کرو جو عند العقلاء نافع ہین اور ہرگز ممکن نہین جو بغیر حجت

لكم الفتح الا باقامة الحجة وازالة الشبهة وقد تحركت الارواح لطلب صدق

قایم کرنے اور شبہات دور کرنے کے تمہین فتح ہو اور بلاشبہ روحین اسلامی صداقت طلب کرنیکے لئے

الاسلام فادخلوا الامر من ابوابه ولا تتيهوا كالمستهام فان كنتم صادقين وفي

حرکت مین آگئی ہین پس تحصیل مقصد کیلئے دروازہ مین سے داخل ہو پس اگر تم سچے ہو اور صلاحیت کی

الصالحات راغبين فابعثوا رجالا من زمرة العلماء ليسيروا الى البلاد الانكليزية

طرف راغب ہو تو تم علماء مین سے بعض آدمی مقرر کرو تا کہ واعظ بنکر انگریزی ملکون کی طرف

كالوعظاء ليتموا على الكفرة حجج الشريعة الغراء ويؤيدوا زمر الاصدقاء ويقوموا

جائین اور کافرون پر شریعت کی حجت پوری کرین اور دوستون کی مدد کرین اور انکی مدد کے لئے

لهم معاونین والامر الذی اراه خیرا وانسب واصلح واصوب فهو ان ینتخب لهذا

کھڑے ہو جائیں اور جو بات کو میں بہتر اور مناسب تر دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس مہم کے لئے

المهم رجل شریف عارف لسان الانکلیزیة کحبی فی الله المولوی حسن علی فانه من ذوی الهمة

کوئی آدمی ماہر زبان منتخب کیا جائے جیسا کہ حبی فی اللہ مولوی حسن علی کہ وہ اہل ہمت میں سے ہے

وانه صالح لهذا الخطة ومعدن لك تقی زکی وجری لاشاعة الملة ولکن هذه المنیة لاتتم الا بهمم

اور وہ اس امر کے لئے لائق ہے اور باوجود اسکے نیکبخت اور اشاعت اسلام کے لئے دلیر ہے لیکن یہ مراد بجز متمول لوگوں کی

رجال ذوی مال الذین یبذلون جهدهم لخدمة القوم ولاینظرون الی

ہمت کے پوری نہیں ہو سکتی یعنی ایسے لوگ جو خدمت قوم کے لئے پوری کوشش کریں اور کسی کی ملامت کی پروا

اللائم واللوم وتعلمون ان هذا السفر یحتاج الی زاد یکفی ورفیق یعلم العربیة

نہ کریں اور تم جانتے ہو کہ یہ سفر اس بات کا محتاج ہے کہ زاد کافی ہو اور کوئی ایسا رفیق بھی ساتھ ہو

ویدری فعاونوا باموالکم وانفسکم ان کنتم تحبون الله ورسوله ولا تقعدوا مع

جو عربی دان ہو سو تم اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ مدد کرو اگر تم اللہ اور رسول کے محب ہو اور نکمے ہو کر

القاعدین - واعلموا ان الاسلام مرکز وعمود للعالم الانسانی لان الملك

مت بیٹھو اور یقیناً سمجھو کہ دین اسلام عالم روحانی کیلئے مرکز ہے کیونکہ جسمانی ملک روحانی ملک

الجسمانی ظل للملك الروحانی وجعل الله سلامته فی سلامته وکرامته فی کرامته

کے لئے تابع ہے اور خدا تعالیٰ نے جسمانی ملک کی سلامتی اور بزرگی روحانی ملک میں رکھی ہے

ولذلك جرت سنة رب العالمین - وان الله اذا اراد ان یعلی قوما فیجعلهم

اور اسیطرح سنت اللہ واقع ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ جس وقت ارادہ فرماتا ہے کہ کسی قوم کو بلندی بخشی

همما فی الدین وغیرة للصراط المتین فقوموا للاعداء ولکن لا کالسفهاء بل

تو انکو دین میں عالی ہمت اور راہ راست غیرت کر دیتا ہے پس دشمن کے لئے کھڑے ہو جاؤ لیکن نہ بیوقوفوں کیطرح بلکہ

کالعقلاء والحکماء ولا تتخیروا ظلما ولا یخطر فی بالکم هوا لا بل اطیعوا الله واتبعوا

عقلمندوں اور حکیموں کیطرح اور ظلم کا طریق مت اختیار کرو اور چاہئے کہ تمہارے دل میں اُسکا خیال ہی نہ آوے بلکہ خدا تعالیٰ

هداه والله یحب الطاهرین - فالرجاء من حمیتکم الاسلامیة وغیرتکم الدینیة

کی فرمانبرداری کرو اور اسکی ہدایت کو پھیلاؤ - اور خدا تعالیٰ پاکوں کو دوست رکھتا ہے پس تمہاری حمیت اسلامی اور غیرت دینی سے امید ہے

ان اعدوا الاسباب کالعاقلین لا کالجاہلین والمجانین ولا شک ان تفہیم
کہ عقلمندون کیطرح اسباب تیار کرو نہ جاہلون اور مجنونون کیطرح اور کچھ شک نہیں کہ گمراہون کا سمجھانا عالمون
الضالین الغافلین واجب علی العلماء العارفین فقوموا للّٰہ واشیعوا ھداہ ولا
پر فرض ہے پس خدا تعالی کے لئے کھڑے ہوجاؤ اور اسکی ہدایت کو پھیلاؤ اور اسپر
تؤملوا علیہا جزاء من سواہ وارسلوا فی تلک الدیار وبلاد اھل الانکار رجلین
کسی اور کے بدلہ کی امید مت رکھو اور ان ولایتون میں دو باخبر آدمی بھیجو اور اگر
عارفین وان کنتم تشاورونی وتسئلوننی فقد قلت وبیّنت لکم اسم رجل
مجھ سے مشورہ طلب کرو سو مین ایسے آدمی کا نام بیان کرچکا ہون جسکا مین فضل
رئیت فضلہ وعلمہ ومتانتہ وحلمہ برای العین نعم انّہ یحتاج الی رفیق اخر او رفیقین
اور علم اور متانت اور حلم دیکھا ہے ہان وہ ایک یا دو ایسے رفیقون کا محتاج ہے
من الذین کانوا فی لسان العرب ماھرین وفی علم القران متبحرین فاعینوہ فی ھذا
جو لسان عرب مین ماہر اور علم قران مین بہت وافر حصہ رکھتا ہو سوا ے مسلمانون اسکو اس بات
یا معشر المسلمین۔ فان فعلتم وکما قلت عملتم فتبقی لکم ماثر الخیر الی اٰخر
مین مدد دو پس اگر تمنے ایسا کیا اور میرے کہنے پر عمل کیا تو اخیر زمانہ تک نیک یادگار
الزمان وتبعثون مع احباء الرحمان وتحشرون فی عباد اللّٰہ المجاھدین
تمہاری باقی رہیگی اور تم مقبولون کے ساتھہ اٹھائے جاؤگے سو جوانمردی دکھلاؤ خدا تعالی تمپر
فاسعوا رحمکم اللّٰہ وقوموا للّٰہ قانتین اقول لکم مثلاً فاستمعوا لہ کالمنصفین۔ کل
رحم کرے اور فرمان بردار بنکر اٹھہ کھڑے ہو۔ مین ایک مثال کہتا ہون منصفون کی طرح اسکو سنو۔ ہر ایک
رجل یرضی ان یبذل کلما یملکہ لینجو مثلاً من مرض احتباس الضراط فما لہ لا یرضی
انسان اسبات پر راضی ہوجاتا ہے کہ تمام مال خرچ کرکے مثلاً حبس ریح کی مرض سے خلاصی پاوے اور چاہتا ہے
لاعانۃ الدین والصراط الیس عندہ قدر الصراط لقدر الضراط فتفکروا کالمستحیین
کہ کسی طرح ہوا خارج ہوجاوے پھر اسپر کیا بلا پڑی ہے کہ دین کی اعانت کیلئے مال خرچ کرنے پر راضی نہیں ہوتا کیا دین اسکے
ثم اعانۃ الدین من اعظم وسائل الفلاح وذرائع الصلاح مع جمیل الذکر
نزدیک اس بدبودار ہوا کے بھی برابر نہیں جو اندر سے نکلتی ہے سو تم اہل حیا کی طرح سوچو پھر دین کی مدد کرنا ایک بڑا بھاری ذریعہ صلاح وفلاح کا ہے

طیب الثناء واللحوق بالاولیاء لیس من البرّان یکفر بعضکم بعضا ویعتدی
لوگونکی تعریف اور اولیا مین داخل ہو جانا اسکے علاوہ سے یہ تو نیکی کی بات نہیں کہ بعض تم مین سے بعض کو کافر ٹھہراوین
کذوی العدوان ویترک اعداء خیر الانس فی الجنان ولکن البرّ من جاھد فی سبیل اللہ جہادًا یناسب طور
اور ظالمونکیطرح زیادتی کرین اور رسول اللہ صلیعم کے دشمنون کو چھوڑ دین مگر نیکی کی بات یہ ہے کہ خداتعالی کی راہ مین ایسی کوشش کرے جو مناسب زمانہ ہو
الزمان فاطلبوا عملا مبرورًا عند اللہ ان کنتم تطلبون مرضات الرحمان
سو تم عمل مبرور کے طالب بنجاؤ اگر تم خداتعالی کی رضامندی کے طالب ہو اور
وخذوا سیر الصالحین۔
نیکون کی سیر زمین اختیار کرو
یا معشر الاخوان قد ضعف دیننا الذی ما یسبقہ النیّران وکثرت المفاسد
بھائیو ہمارا وہ دین جو آفتاب اور ماہتاب سے بڑھکر تھا ضعیف ہوگیا اور مفاسد زمانہ
فی الزمان وھذا امر لا یختلف بہ اثنان ولا تنطق بما یخالفہ شفتان وترون
مین بہت پھیل گئے اور یہہ وہ بات ہے جسمین دو آدمی بھی اختلاف نہین کرتے اور اسکے مخالف دو لبین نہین
انّ القوم قد وقعوا فی انیاب غول الضلال وبدت الوجوہ علی اقبح المآل
بولتین اور تم دیکھتے ہو ہماری قوم گمراہی کی شیطان کے دانتون کے نیچے ہے اور بری شکلین ظاہر ہو گئی ہین اور ہم اپنے
وقد ضعفنا فی کلیاتنا وجزئیاتنا فالعیاذ باللہ من شر المآل ولیس لنا وسیلۃ
کلیات جزئیات مین کمزور ہو گئے پس بد انجام سے خدا کی پناہ مانگو اور ان بلاؤن سے نجات پانیکے لئے بجز دعا کے اور کوئی وسیلہ
لرفع ھذہ الغوائل والوبال من غیر رفع کف الابتہال فقد جاء وقت بذل الھمّۃ
نہین سو وہ وقت آگیا جو ہمت اور غیرت اور حمیت کو مردون کیطرح کام
وصرف الحمیۃ والغیرۃ کالرجال وان لم تسمعوا فعلیکم ذنب الغافلین۔
مین لاوین اور اگر تم اب بھی نہ سنو تو غافلون کا گناہ تمہاری گردن پر۔
الا ترون الی شیوننا المتنزلۃ وایامنا المدبرۃ ومصائبنا اللاحقۃ ما نزلت ھذہ
کیا تم تنزلی حالتون اور ادبار کے دنون کو نہین دیکھتے اور ان مصیبتون کو نہین دیکھتے جو لاحق ہین
البلایا الا لغفلتنا وتغافلنا فی ملتنا وعسی ان یرحم اللہ ان کنتم تائبین
یہ بلائین صرف ہماری غفلت کی وجہ سے آتی ہین اور عنقریب ہے کہ خدا تم پر رحم کرے اگر تم توبہ کے ساتھ اسکیطرف رجوع کرو

ومن ذهب الى البلاد الانكليزية خالصًا لله فهو احد من الاصفياء وان تدركه

اور جو شخص وعظ کے لئے انگریزی ملکوں کیطرف خالصًا للہ جائے گا پس وہ برگزیدوں میں سے ہوگا اور اگر

الوفات فهو من الشهداء فيا حماة الملّة ويا اهل الغيرة والحمية ويا انصار الشريعة

اسکو موت آجائیگی تو وہ شہیدوں میں سے ہوگا۔ سو اے حامیان ملت اور اے صاحبان غیرت اور حمیت

المحمدية اعرفوا الزمان فان الحين قد حان وهذا هو الزمان الذي كنتم تؤمّلونه

اور اے مددگاران شریعت زمانہ کو پہچان لو کیونکہ وقت آگیا اور یہ وہی زمانہ ہے جسکے آنیکے تم امیدوار تھے اور یہ

وهذا هو الاوان الذي ما زلتم ترجونه وهذا هو المهدي الذي تنتظرونه

وہی وقت ہے جسکی امیدیں ہمیشہ سے تھیں اور یہ وہی مہدی ہے جس کے انتظار میں تم تھے

ان القمر والشمس ينخسفان والليل والنهار يشهدان فهل انتم تأتوني

دیکھو چاند اور سورج کو گرہن ہوگیا پس اب بھی آؤ گے یا نہیں۔

يا معشر الاخوان او تولّون مدبرين۔ ها انتم وجدتم ما كنتم فقدتم فبادروا

خبردار تم نے وہ زمانہ پالیا جو کھویا تھا۔ سو

الى الفضل الذي نزل اليكم والمجدد الذي بُعث لديكم فلا تشكوا ولا ترتابوا وقوموا

اس فضل کیطرف دوڑو جو تمپر اترا اور اس مجدد کیطرف آؤ جو مبعوث ہوا اور کچھ شک وشبہ مت کرو اور اُن

بهمم تزول بها الجبال وتهرب الافيال ولا تحقروا ايام الله فيحل بكم غضبه ويتوجه

ہمتوں کے ساتھ اُٹھو جن سے پہاڑ دور ہو جاتے ہیں اور ہاتھی بھاگتے ہیں اور خدا تعالی کے دنوں کی تحقیر مت کرو اور

اليكم لهيبه فاتقوا مقت الله ولا تكلموا مجترئين۔

اگر ایسا کیا تو تمپر غضب نازل ہوگا سو خدا تعالےکے غضب سے ڈرو اور دلیری سے مت بولو۔

واني سمعت ان بعض الجهلاء وطائفة من السفهاء يقولون ان

اور میں نے سنا ہے کہ بعض جاہل نادان یہ بات کہتے ہیں کہ اگرچہ

الخسوف والكسوف في رمضان وانّا كنا نجد مؤيّده الفرقان ومع ذلك يوجد

چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہوگیا اور ہم قران کو اس پیشگوی کا موید بھی پاتے ہیں اور اخبار

في الاخبار ويتلى في الآثار ولكنا لسنا بمطمئنين وعالمين بانه ما وقع في اول الزمان

اور آثار میں بھی یہ پیشگوی موجود ہے مگر ہمکو یہ تسلی نہیں کہ کبھی پہلے زمانہ میں یہ واقع نہیں ہوا

وما ثبت غرابته عند اهل الاديان فكيف نكون مستيقنين ـ

اور اسکی غرابت اہل ادیان کے نزدیک ثابت نہین پس ہم کیونکر یقین کرین

اما الجواب فاعلموا ايها الجهلاء والسفهاء ان هذا حديث من خاتم

مگر جواب یہ ہے کہ اے نادانو اور سفیہو یہ حدیث خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی

النبيين وخير المرسلين وقد كتب في الدارقطني الذي مرّ على تاليفه ازيد من

کیطرف سے ہے جو خیر المرسلین ہے اور یہہ حدیث دارقطنی مین لکھی ہے جسکی تالیف پر ہزار برس سے زیادہ

الف سنة فاسئلوا المنكرين فان كنتم من المرتابين فاخرجوا لنا كتابا او جريدة يوجد فيه

گذر ایس پوچھنو اور اگر تمہین شک ہے تو ہمارے لئے کوئی ایسی کتاب یا اخبار نکالو جسمین تمہارا دعوے

دعواكم ببرهان مبين واتوا بقائل يقول اني رئيت كمثل هذا الخسوف

صاف دلیل کے ساتھ پایا جاوے اور کوئی ایسا قایل پیش کرو کہ اس قسم کا خسوف اور

والكسوف قبل هذا ان كنتم صادقين ـ ولن تستطيعوا ولن تقدروا على

کسوف اسنے دیکھا ہو اگر تم سچے ہو اور تمہین ہرگز قدرت نہین ہوگی کہ اسکی

ذالك فلا تتبعوا الكاذبين الم تعلموا ان علماء السلف كانوا منتظرين لهذه الاية

نظیر پیش کر سکو پس تم جہوٹون کی پیروی مت کرو کیا تمہین معلوم نہین کہ علماء سلف اس نشان کے منتظر تھے

وراقبي هذه الحجة قرنا بعد قرن وجبلة بعد جبلة فلو وجدوها في قرن لكانوا

اور اس حجت کی انتظار کر رہے تھے اور صدی بعد صدی اور پشت بہ پشت انتظار کر رہے تھے پس اگر اسکو کسی قرن مین

اول الذاكرين في كتبهم وما كانوا متناسين ـ فانهم كانوا يعظمون هذا الخبر

پاتے تو ضرور اسکا ذکر کرتے اور فراموش نکرتے کیونکہ وہ اس خبر ماثور کی تعظیم کرتے تھے

الماثور ويحصون في رقبة الايام والشهور وينتظرونه كالمغرمين ـ وكانوا يحنّون

اور اسکے انتظار مین دن اور مہینے گنتے تھے اور عشاق کی طرح اسکی انتظار کرتے تھے اور اس نشان کے دیکھنے

الى روية هذه الاية ويحسبون رؤيتها من اعظم السعادة فما رؤوها مع مساعي

کی آرزو رکھتے تھے پس انہون نے اپنے زمانون مین اس نشان کو نہ دیکھا اور اگر دیکھتے

كثيرة وانظار متتابعة اثيرة ولو رؤوها لذكروها عند ذكر هذه الاخبار وتدوين

تو ضرور اس کا ذکر کرتے ـ

هذه الآثار وانت تعلم ان تاليفاتهم سلسلة متتابعة لا يغادر قرنا من القرون
اور تمہین معلوم ہے کہ انکی کتابین سلسل طور پر تالیف ہوتی چلی آئی ہین
الی زماننا الموجود المقرون ومع ذلك لا تجد فیها اثرا من ذکر وقوع هذه الاية
مگر انہین ان نشان کا کچھ ذکر نہین کیا گیا
افانت تظن انهم ما ذكروها من حجب الغفلة وان كنت تزعم كذلك فهذا بهتان
تیرا یہہ ظن ہے کہ انہون نے غفلت کی وجہ سے یہ ذکر چھوڑ دیا اگر تو ایسا ظن کرتا ہے تو تونے
مبین وكيف تظن هذا وانت تعلم انهم كانوا حريصين على
بہتان باندھا اور کس طرح تو ظن کرتا ہے اور تو جانتا ہے کہ وہ لوگ حوادث زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حریص تھے
جمع حوادث الزمان ومجهشين بتدوين ما لحقها النيران۔ فمن زعم انه
اور جو کچھ چاند اور سورج پر امور عارض ہوتے انکے لکھنے کے لئے آمادہ رہتے تھے پس جس شخص نے یہ زعم کیا ہے
وقع في وقت من الاوقات فقد تبع المفتريات واثر على قول رسول الله صلى
کہ یہ خسوف کسوف پہلے ہی واقع ہو گیا ہے اُسنے مفتریات کی پیروی کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
الله عليه وسلم اراجيف الكاذبين وها انا اقول على رؤس الاشهاد لجميع
وسلم کی بات پر جھوٹھون کی بات کو ترجیح دی ہے اور خبردار ہو بین گواہون کے روبرو کہتا ہون
اهل البلاد انه من انكر هذه الاية من ذوي شنان فليس عنده من برهان
کہ جو شخص اس نشان کا انکار کرے تو اُسکے پاس کوئی دلیل نہین
ولا يتكلم الا من ظلم وعدوان فان عندنا شهادة كل زمان الكتب موجودة
اور محض ظلم سے بات کرتا ہے اور ہمارے پاس ہر زمانہ کی گواہی ہے کتابین موجود ہین
والمعاذير مردودة وقد كتبنا هذا لايقاظ النائمين۔
اور جو عذر کئے گئے ہین وہ مردود ہین اور یہ رسالہ ہمنے سوئے ہوؤں کو جگانے کے لئے لکھا ہے
ايها الناس اقبلوا او لا تقبلوا ان الاية قد ظهرت والحجة
اے لوگو تم قبول کرو یا نکرو بیشک نشان ظاہر ہو گیا اور حجت
قد تمت وان تستطيعوا ان تخرجوا لنا نظيرا اخر لهذا الخسوف والكسوف
پوری ہو گئی اور تمہین طاقت نہین کہ اس کسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کر سکو

فلا تعرضوا عن اٰية الله الرحيم الرؤف وهذا اٰخر كلامنا فى هذا الباب

پس خدا تعالی کے نشانون سے روگردانی مت کرو اور یہ ہماری اس باب مین آخری کلام ہے

ونشكر الله على تاليف هذا الكتاب ونصلى على رسوله خاتم النبيين واٰخر

اور ہم اس کتاب کی تالیف پر خدا تعالی کا شکر کرتے ہین اور ہم خدا تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہین

دعوانا ان الحمد لله رب العٰلمين +

اور آخری دعا یہ ہے کہ الحمد للہ رب العالمین —

القصيدة

فدتك النفس يا خير الانام

تیرے پر جان قربان ہوا اے بہتر مخلوقات

رئينا نور نبأ لك فى الظلام

ہمنے تیری خبر کا نور اندھیرے مین دیکھ لیا

رئينا اٰية تسقى وتروى

ہمنے وہ نشان دیکھ لیا جو پلاتا ہے اور سیراب کرتا ہے

وتشفى الغافلين من السقام

اور غافلون کو مرض سے شفا بخشتا ہے

رئينا النيّرين كما اشرتا

ہمنے سورج اور چاند کو دیکھ لیا جیسا کہ تونے اشارہ کیا تھا

قد انخسفا لتنوير الانام

بہ تحقیق دونون کو گرہن لگ گیا تا خلقت منور ہو

بحمد الله قد خسفا وكانا

شکر خدا تعالی کا کہ دونون کو گرہن لگ گیا

شريكى محن ايام الصيام

اور دونون رمضان کی تکالیف کے شریک ہو گئے

اتانا النصر بعد ثلث مائة

ہمین خدا تعالی کی مدد

وبعد مرور مدة الف عام

تیرہ سو برس گذرنے کے بعد آئی

بدا امر يعين الصادقينا

وہ امر ظاہر ہوا جو صادقون کی مدد کرتا ہے

ولا يبقى شكوك ذوى الخصام

اور جھگڑنے والون کے شکون کو باقی نہین رکھتا

بدا ابطل يحارب كل خصم

وہ دلیر ظاہر ہوا جو ہر یک دشمن سے لڑائی کرتا ہے

ويضرب بالصوارم والسهام

اور تلوارون اور تیرون کے ساتھ مارتا ہے

فليس لمنكر عذر صحيح

پس منکر کا کوئی صحیح عذر نہین ہے

سوى التسويل زورا كالحرامى

سوا اسکے جو چورون کیطرح جھوٹی باتین آراستہ کرے

فهذا يوم تهنئة وفتح — وتنجية الخلائق من اثام

پس یہ دن مبارک بادی اور فتح کا ہے — اور خلقت کو گناہ سے نجات دینے کا دن ہے

اذا ما عيّ قومي من جواب — فمالوا نحو هذي كالجهام

جسوقت میری قوم جواب دینے سے عاجز آگئے — سو وہ اس کیطرف مائل ہوگئی جیسے وہ بادل جسمیں پانی نہو

وقالوا آية لبني حسين — ومنهم نرقبن بعث الامام

اور بولے کہ یہ ایک نشان بنی حسین کیلئے ہے — اور انہیں میں سے امام کے پیدا ہونیکی امید کیجاتی ہے

فقلت اخشوا الٰهًا ذا اجلال — وفرّوا نحو عيني بالاوام

پس مینے کہا کہ خدائے بزرگ سے ڈرو — اور میرے چشمہ کیطرف پیاس کے ساتھ دوڑو

ولا يدري الخفايا غير ربي — وما الاقوام الا كالاسامي

اور پوشیدہ باتوں کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا — اور قومیں صرف نام ہیں

ونحن الوارثون كمثل ولد — ورثنا كل اموال الكرام

اور ہم بیٹوں کی طرح وارث ہیں — اور بزرگوں کے تمام مال کے ہم وارث ہوگئے

فتوبوا واتقوا ربًّا قديرا — مليك الخلق والرسل العظام

پس توبہ کرو اور اس رب قادر سے ڈرو — جو خلقت اور رسولوں کا بادشاہ ہے

ومن راما فاين يفرّ منّا — وانا النازلون بارض رامي

اور جو شخص ہمپر تیر اندازی کرے ہم سے کہاں بھاگے گا — کیونکہ ہم تیر چلانے والوں کی زمین پر اترینگے

وردنا الماء صفوا غير كدر — ويشرب غيرنا وشل الاجام

ہم پانی میں وارد ہوگئے جو مصفا اور غیر مکدر ہے — اور ہمارے مخالف تھوڑا سا جنگلوں کا پانی پی رہے ہیں

وأيّ تشبّث نسب غلا قوم — سوى اللغوي كأوهام النيام

اور کسی قوم کے پاس اپنی نسب کا ... بجز لغوی کے جو خواب کی ...

اتاني الصالحون فبايعوني — وخافوا ربهم يوم القيام

نیک لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے بیعت کی — اور خدا تعالی سے اور جزا سزا کے دن سے ڈرے

واما الطالحون فاكفروني — ولعنوني وما فهموا كلامي

جو تباہ کار تھے سو انہوں نے مجھے کافر ٹھہرایا — اور میرے پر لعنتیں کیں اور میری کلام کو نہ سمجھا

وافتوا بالهوا من غير علم — وقالوا كافر الكفر كامي

اور بغیر بصیرت علم کے اور ہوا و ہوس کے فتوے لکھا — اور کہا کہ کافر ہے اور کفر کے لئے گواہی کو چھپانے والا

وصالوا کالافاعی اوذیاب

اور سانپون کی طرح انہون نے حملہ کیا یا بھیڑیون کیطرح

لقد کذبوا وخلاقی یراہم

انہون نے جھوٹھہ بولا اور میرا خدا ان کو دیکھہ رہا ہے

فلا واللہ لست بکافرینا

پس یہ بات نہیں اور بخدا مین کافر نہین

واصبانی النبیّ بحسن وجہ

اور میرا دل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف کھینچ لیا

وذکر المصطفیٰ رَوحٌ لقلبی

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کیلئے آرام ہے

وخصمی یلعن من غیر حقّ

اور میرا دشمن بے شرمی سے ناحق بدگوئی کر رہا ہے

سیبکی حین یضحکنا القدیر

سو وہ اُس دن روئے گا جس دن خدا تعالی ہمین ہنسائیگا

یخیبنی عدوّی من ورائی

میرے پیچھے سے دشمن مجھے نومید کرتا ہے

وانی سوف یدرکنی اللہ

اور عنقریب خدا تعالی میری مدد کرے گا

أانت تکذبن ایات ربّی

کیا تو خدا تعالی کے نشانون کی تکذیب کرتا ہے

وان اللہ للصدّیق حامی

اور راست بازی کے لئے خدا تعالی حمایت کرنیوالا ہے

وللشیطان صاروا کالغلام

اور شیطان کے لئے غلام کی طرح ہو گئے

فدت نفسی نبیّا ذا المقام

میری جان اُس نبی پر قربان ہو جو صاحب مقام محمود ہے

اری قلبی لہ کالمستہام

مین اپنے دل کو اپنے لئے سراسیمہ دیکھتا ہون

وصار لمہجتی مثل الطعام

اور میری جان کے لئے مثل طعام کے ہو

ویا من مکر ربّ ذی انتقام

اور خدا تعالی کے مکر سے جو ذو انتقام ہے اپنی تئین امن مین

وقلنا الحق من غیر احتشام

اور ہمنے بغیر کسی سے شرم کرنیکے سچی بات کہی ہے

یُبشر ذو العجائب من قدامی

اور ہمارے آگے سے میرا رب مجھکو خوشی دیکر رہا ہے

علیم قادر کہفی مرامی

اور وہ دانا قادر اور میری پناہ اور میرا مقصود ہے

أانت تعادین سبل السلام

کیا تو اسلام کے راہون کا دشمن ہے

لنا من ربّنا نور عظیم

ہمارے لئے ہمارے رب کیطرف سے نور عظیم ہے

نریک کما بری برق الحسام

ہم تجھکو دکھاوینگے جیسا کہ تلوار کی چمک دکھلائی جاتی ہے

الاشتهار

لتبكيت النصارىٰ وتسكيت كلّ من بارا

قالت النصارى ان لنا نصابًا تامًا ونصيبًا عامًا من العربية وقد لحقت بنا من المسلمين جماعة سابقون فى العلوم الادبية وجم غفير من اهل الفنون الاسلامية۔ وقالوا ان القرآن ليس بفصيح بل ليس بصحيح وكنا على عيوبه مطّلعين۔ والفوا كتبًا واشاعوا فى البلاد ليضلوا الناس ويكثروا فساد الارتداد وقالوا انا نحن كنا من فحول علماء الاسلام وافاضل الكرام العظام وفكرنا فى القرآن ونظرنا الى الكلام فما وجدنا بلاغته وفصاحته على مرتبة الحسن التام وملاحة النظام كما هو مشهور عند العوام بل وجدناه مملوًا من اغلاط كثيرة والفاظ ركيكة وحشيئة وليس فى دعواه من الصادقين وكذالك حقّروا كتاب الله المبين وكانوا فى سبّهم وطعنهم معتدين۔ فالهمنى ربّى لاتم حجّة الله عليهم وارى الخلق جهل الفاسقين۔

فالّفت هذه الرسالة وجعلتها حصّتين حصّة فى ردكلماتهم وحصّة فى اٰية الكسوفين۔ واُقسم بالذى انزل الفرقان واكمل القرآن لقد كان كلّهم جهلاء وما مسوا العلم والعرفان ومن قال انى عالم نفذ مان۔ فمن ادعى منهم ان له دخل

فی العربیة وید طولی فی العلوم الادبیة فاحسن الطرق لاثبات براعته وتحقیق
صناعته ووزن بضاعته ان یتصدی ذلك المدعی لتالیف مثل ذلك الکتاب وانشاء
نظیر هذا العجاب بالتزام الارتجال والاقتضاب وانی امهّل النصاری من یوم
الطبع الی شهرین کاملین۔ فلیبادر من کان من ذوی العلم والعینین وقد الُهمت
من ربی انّهم کلّهم کالاعمٰی ولن یاتوا بمثل هذا وانهم کانوا فی دعاویهم کاذبین
فهل منهم من یبارز برسالة ویجلی فی هیجاء البلاغة عن بسالة ویکذب الهامی ویاخذ
انعامی ویتحامی اللعنة ویعین القوم والملّة ویجتنب طعن الطاعنین۔ وانّی
فرضت لهم **خمسة آلاف** من الدراهم المروّجة بعهد موکّد من الحلف بکل
حال من الضیق والسعة بشرط ان یاتوا بمثلها فرادی او باعانة کلهم عاداهم
وان لم یفعلوا ولن یفعلوا فاعلموا انهم جاهلون کذابون وفاسقون خبّابون اذا ما غلبوا اخلبوا
لا یعلمون شیئا من علوم هذه الملّة ومعارف تلك الشریعة یوذون المسلمین من غیر حق ولا یرتاعون قهر رب العالمین

ما للعدا مالوا الی الاهواء	مالوا الی اموالهم وعلاء
عادوا الهًا واسع الآلاء	مولیً ودودًا حاسم اللاواء
ملك العلی ومطهر الاسماء	اهل السماح واهل کل عطاء

الراقم
میرزا غلام احمد القادیانی عفی عنه
۱۸ مئی ۱۸۹۴ء روز جمعه

الحاشية المتعلقة بصفحه نمبر ۷

اعلم ان للمخالفين اعتراضات وشبهات في هذا المقام وكلها دالة على قلة التدبر وشدة الخصام كاللئام واعظم الاعتراضات الجرح والقدح في الرواة واما الجواب فاعلم انا لا نسلم جرح الجارحين وقدح القادحين وهو غير ثابت عند المحققين - قال الله تعالى يا ايها الذين آمنوا ان جاءكم فاسق بنبإ فتبينوا ان تصيبوا قوما بجهالة فتصبحوا على ما فعلتم نادمين - فالآية تدل على ان شهادة الفاسقين لا ينبغي ان تقبل الا بعد تحقيق يجعل المحقق كالمطمئنين - فاذا تقرر هذا فنقول ان من الاحكام القرآنية والتاكيدات الفرقانية ان نحسن الظن في مومن ونقول ان الدارقطني ما اخذ هذا الحديث من هذه الرواة الا بعد تحقيق يكفي للاثبات والا فكيف يمكن ان يروي الدارقطني من فاسق كذاب عمدا ويجعل نفسه من الفاسقين - فلا شك انه بنى امره على الخبر والسبر فتفكر بالانصاف والصبر ولا تكن من الزائغين - وكيف يجترء قلب مومن ان يدخل مثله في اهل الفسق والعدوان ويجترء على سب اهل الصلاح والايمان ويحسبه من الخائنين المفسدين - فالامر الحق الذي لا بد من قبوله والنور الذي يرحل الشك من حوله ان الدارقطني ما وجد في الرواة شيئا يعزى الى الهنات ورأى شهرة الحديث بالعينين فناب العيان مناب العدلين -

واما اذا فرضنا ان الدارقطني رأى رواة هذا الحديث من الفاسقين ثم كتبه من غير تحقيق كالمفترين الملحدين فهذا امر يجعله اول المتلطخين بالسيئات ويثبت انه كان خارجا من دائرة الصلاح والتقاة بل كان شر مكانا من الرواة فانه اخذ رواية رجل كان زائغا كذابا او راوي الموضوعات وكان يضع للروافض وكان دجالا واكذب زمانه وناسج المفتريات وكان من المشهورين المعروفين المطعونين كما كتب صاحب صيانة الاناس من الغزنويين - فما اظنك ان تحسب الدارقطني رجلا فاسقا او خارجا من الديانة والدين -

ثم اعلم ان القرآن الامين لا يمنعنا ان نقبل شهادة الفاسقين بل يقول ان جاءكم فاسق بنبإ فتبينوا يعني اقبلوا شهاداتهم بعد التحقيق وتكميل مراتب التدقيق ولا تقبلوها مستعجلين - فمن حسن الظن لمن تقرب ان الدارقطني ما اخذ هذا الحديث من الرواة الا بعد ما حقق الامر ورآهم

كالثقات وصار من المطمئنين وتجد في البخاري بعض الروايات مطعونين بزيغ المذهب وانواع السيئات وللحديث طرق أخرى من الثقات فلننظر ما اخرجه نعيم بن حماد وابو الحسن الخيري في الجزئيات روايتا عن علي بن عبد الله بن عباس فتفكر كذوي الدرايات واخرج مثله الحافظ ابو بكر بن احمد بن الحسن وكذلك عن كثير بن مرة الحضرمي والبيهقي والقران مهيمن على كلها بالبينات المحكمات فمن ينكره الا من قسى قلبه وهوى في هوة التعصبات وما تلاطم التحقيقات وما غاص في لجة الادراكات وما استخرج خبايا النكات وما يمم الحق كالمسترشدين - وشهرة الحديث مع كثرة طرقه تدل على انه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذلك فهم كلمتين علم وتعلم - والا فاي حاجة للجاعت الى ارتضاع كاس الاغيار الذكين بكانا خبايث خير الرسل لهداية الابرار نعلم جعوا اقوالا ما كانت من خاتم النبيين وما اخذت من رسول امين وهل هذا الا دجل وتلبيس وفعل الشياطين - ولا يفعل هكذا الا الذي سعى في الارض ليفسد فيها ويهلك اهلها كالدجالين واما الذي اعطى حظ من الايمان ورزق اتباع السنة بتوفيق الرحمان فيانف ويستحي من الله ولا يضع غير الوحي في موضع وحي الله ولا قول الانسان في مقام قول الرحمان كالمجترئين وتجد كثيرا من المرسلات في اثار فضل الرسل خير الكائنات وما قال الراوون انهم القائلون وهي اقوالهم او اقوال امثالهم من اهل الصلاح والثقات بل ذكروها بيقين تام وتعظيم واكرام لا ينبغي لقول احد من الصلحاء الا لقول خاتم الانبياء سيد المرسلين -

فهذا دليل اكبر وبرهان اعظم على انهم ما ذكروا حديثا من قسم المرسل الا وكان مرادهم انه من خير الرسل وانه حديث رسول الله خاتم النبيين - وان سبب الارسال شهرة الخبر الى حد الكمال وكلما هو مشهور ومتعارف ومذكور في الرجال فلا يحتاج الى الرفع والاتصال وانما المحتاج الى الرفع آثار من الاحاد ليزول ظنة التحريف والاختلاط وخطاء الراوين - وكاين من الاخبار المشهورة المسلمة لا نشك فيها ولا نحسبها من الفرية بل نحسبها يقينا من السنة المطهرة والشعار الاسلامية ولا نثبت انها من الاحاديث المرفوعة المتصلة وهذا سر عظيم من الحكم الدينية فخذها وكن من الشاكرين -

ثم اعلم ان الاحاديث التي شتملة على الامور الغيبية والاخبار

المستقبلة ليس معيارها الكامل قانون رتبها المحدثون وكملها الراوون بل المعيار الحقيقي
الكامل ان تطابق تلك الاخبار واقعات متقصودة وامورا موعودة معهودة ولا يبقى فرق
عند المتدبرين ـ ومن الغى هذا المعيار ولم يلتفت الى الظهورات فهو اجهل الناس بطرق
التحقيقات ومبلغ علمه ان يقلد آثارا ظنية ويتبع اخبارا ضعيفة شكية ولا يهدى الى طرق
المهتدين ـ وقال الذين ظلموا ان الخبر الضعيف ضعيف عند اهل السنة ولو ظهر صدقه
بالمشاهدة كالانباء المستقبلة اذا بان صدقها بالمعاينة وثبت انها من احسن الخالقين ـ وهم يقرؤن حديث
خير البرية ان الخبر ليس كالمعاينة ويعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابى المنقول لا يثبت بالمعاينات
وقال تنبيها للمعرض المائن ليس الخبر كالمعائن فرغب السامعين فى ان يقدموا شهادة المعائن
ومن اوهامهم الواهية ان كسوف الشمس قبل ايامها المقررة واوقاتها
المقدرة ليس ببعيد من الله خالق السموات والارضين ـ وقالوا ان ابراهيم ابن رسول الله
صلى الله عليه وسلم مات يوم العاشر من الشهر وعند ذلك كسفت الشمس باذن الله الرحمان فكيف لا تنكسف فى آخر الزمان
باذن رب العالمين ـ ولا يعلمون ان هذا القول ليس بصحيح بل هو من نوع كذب صريح ومن
كلمات المفترين ـ
وذكر ابن تيمية ان هذا القول عن الواقدى فهو باطل بجميع ما فيه فان الواقدى
ليس بحجة بالاجماع اذا اسند ما ينقله فكيف اذا كان مقطوعا وقول القائل ان الشمس
كسفت يوم العاشر بمنزلة قوله طلع الهلال فى عشرين ـ ثم مع ذلك قد شهد الاستقراء
الصحيح المحكم والنظر الصحيح الاقوم ان سنة الله قد جرت ان القمر لا ينخسف الا فى ايام كمال
النور والشمس لا تنكسف الا فى اواخر ايام الشهور ولا تبديل لسنن رب العالمين ـ
وكذلك ظهر بناء الخسوف والكسوف على هذه السنة القديمة والعادة
المستمرة الظاهرة فاى ضرورة اشتدت لكى نخرف المعنى الصحيح المعلوم واى مصيبة
نزلت لكى نبدل المتعارف المفهوم وقد ظهرت الحقيقة التى اراد الله ظهورها فلا تكذبوا
بالحق لما جاءكم ولا تعرضوا عن الثابت الموجود والمعاين المشهود وقد بسطنا كلامنا
... للطالبين واثبتنا الامر من الكتاب والسنة واقوال الائمة وسلمت الكلمة فهل

من رجل يتق الله ويتخير سبيل الصالحين ـ

ومن اوهامهم ان هذا الحديث ليس حديث نبينا محمد ن المصطفى بل هو قول الامام الباقر ولا خبر فيه اسم سيد الورى واما الجواب فاعلم ان هذا امر من امور الدين وما كان للباقر ولا لغيره ان يتكلم بكلام هو من شان النبيين ـ وما قال الامام الباقر رضي الله عنه انه قولي وما عزاه الى نفسه فهذا هو الدليل القطعي على انه قول خير المرسلين والدليل عليه انه من عادت السلف انهم اذا نطقوا في الدين بقول وما نسبوا القول المنطوق الى انفسهم ولا الى غيرهم من المومنين ـ وما بحثوا فيه كالمستدلين بل نطقوا كالمقلدين فيعنون من ذلك القول قول رسول الله صلى الله عليه وسلم ويذكرونه مرسلاً اشارة الى شهرته التي تغني عن الاضطرار الى تفتيش اسناد فانه امر احكمه شهرته فما بقيت حاجت عما داخر هذا هو الحق فتقبل ولا تكن من الممترين ـ

ومن اعظم اوهامهم الذي نشأ من اتباع الظن والهوا وما مص ثدي الصدق ومصافي النوى بل يتصاغى من الطوى انهم يقولون ان للمهدي كانت علامات قريبة من المأتين فلا نقبلك ولا نصدق دعواك ابدا الا بعد ان نراكلها براي العين واما قبل ظهورها فلا نظنك الا مفتريا ونحسبك من المين ومن الكاذبين وهيهات ان نراجعك مقتصنا ونعلق بك ثقتنا الا بعد ان يتحقق الآثار كلها فيك ولن نتقبل قبلها ما يخرج من فيك بل نحسبك من المفسدين ـ اما الجواب فاعلم ان هذه كلها اوهام كالسراب اختلبها اولئك الملاء واستحذوا عين العذاب وقام العلماء مقام المريب الخادع فاضلوا الخلق وكذبوا كلام الصادق الصادع وقلبوا الحق كالدجال الفتان واغروا في الافتنان وجاؤا بتلبيس مبين ـ والحق الذي يلمع كذكاء وينير الفلوب بضياء فهو ان الآثار المشتملة على الانباء المستقبلة ليست سواء بل على اقسام ودرجات فمنها كبينات ومنها كمتشابهات فالخبر الذي صحت انوار ظهوره وتبينت لمعات نوره وبان صدقه وحقيقته وانكشفت سككه وطريقته وعرفه عقول الاكياس وشهد عليه شهداء القياس وظهر فيه له سمتا حسنة من حلية الصداقة وقد فتشت وحققت على حسب الطاقة وما بقي كستر ملغز او كلام موجز بل استبان الحق ولمع المصدق وجمع كلما يشفي العليل ويروي الغليل وراه حزب من المعائنين ـ فهذا الخبر قد دخل في سلسلة البينات ولا يتطرق ضعف اليه ولو خالفه الوف من الروات وروايات الثقات فان المشاهدات لا تبطل بالمنقولات والبديهيات

لاتزيف بالنظريات مثلا ان كنت تعلم انك حيّ وتقيد الحيات فكيف تصدق موتك بكثرة
الشهادات فكذلك اذا حصحص امروبان فلايقال ان راويه كان كاذبا فكذب ومان واذا بلغت
الانباء الى مرتبة البينات فلاتحتاج صدقها الى تحقيق تقوى الروات بل هذه حيل وضعت لاخبار
ماخوذة من الاحاد ولوكانت متواترة ماكانت محتاجة الى هذا العماد وصدق البينات بين
كالشمس في نصف النهار ولايكذبها الامن كان جاهلا اومن الاشرار واما الاخبار التى مابلغت
الى هذه المرتبة فهى لاتطفى نور البيّنات المشهورة البديهة ولوكانت مائة الف فى العدة فانها
ليست بيّنة الانوار بل فى حجب الاستتار ولوفرضنا ان كلها حق باعتبار صدق الروات فلاتزول
منها الحقائق الثابتة كالمرئيات بل نؤولها ونحتاج حينئذ الى التاويلات فان الاحاد من الاخبار
مابلغت الى حد التواتر عند اولى الابصار فصدقها اعتبارية لاحقيقية كالامور المجربة فانا
لانعرفها الا باعتبار رواة ظننا انهم من اهل التقوى والضبط والحفظ والمعرفة ونسبة هذه القاعدة
الى تحقيقات مبنية على المعاينة كنسبة التيمم الى الوضوء عند اهل التحقيق والخبرة فالذى
فتح الله عليه ابواب الحقائق من وسائل حقيقية كاشفة للغطاء اومن الهامات صحيحة صريحة
منزهة عن دخن الخفاء فوجب عليه ان لايتوجه الى ما يخالفه ولايوثر الظن على اليقين وانتم
يامتبعى الظنون قد نسيتم الحق عمدا وتخيرتم الظنيات متعمدين اوكا ونسيتم الذى يعلم رشدا وقد
قال ان الظن لايغنى من الحق شيئا والقول الثابت بوسائل حقيقية لااعتبارية يشابه محكمات
الفرقان والامر الذى لم يثبت الابوسائل اعتبارية فيشابه متشابهات القران فالذين فى
قلوبهم مرض يتبعون المتشابهات ويتركون المحكمات البينات ومن لم يبلغ كلامه الى اليقين تام
مملو من انوار فماهو الاكسمار من الدبا ثم ان نجعل المتشابهات تابعة للبيّنات فاذا وجدنا ان واقعة
من الواقعات قد تبينت وانوار صدقه ظهرت فعلينا ان نؤول كلما يخالفه من الروايات ونجعله
تحتها بحسن النيات ومن لم يقتد بهذه القاعدة فلم تزل نفسه فى غمرة حتى تهلكه فيه يدى الجهلات
والعاقل المتدبر ينظر فى كيفية تحقق الاخبار الا فى صور كثرة الاثار فاذا رأى خبرا من الاخبار المستقبلة
والانباء الآتية انه تبين وظهر صدقه كالامور البديهية المحسوسة فلاياتى الى آثار ما اثبتت لا هذه الثابتة
ولوكانت رواتها كلهم ثقاتا ومن الزمر المسلمة بل يعرض عن كل ما خالف طرق الامور الثابتة ويحسبه

كالامتعة الردية ولا يشترى الاحتمالات الضعيفة بالامور المبينة القوية الواضحة ويعلم ان الخبر
ليس كالمعاينة وهذا هو القانون العاصم من العثرة والمذلة فان الامر الذي ثبت بالدلايل القاطعة
كيف يزول بالاخبار الاحتمالية وليس المخبر كالمعاين عند المحققين - انسيت قول خاتم النبيين او كنت
من المجانين - والذين يجوزون تقديم الاثار الضعيفة على الاخبار الثابتة المشهودة فيا عجبي كيف ساغ لهم
ذلك بعد ما انكشف الغطاء عن وجه الحقيقة وكيف قنعوا على الظنون بعد ما جاء الحق وتجلت انوار اليقين
هذا وقد امررنا النظر على آثارهم واممنا في اخبارهم فما وجدنا في ايديهم الا ذخيرة الاحاد وفي روايات
المهدي كثير من التناقضات وانواع الفساد فهذا القانون الذي ذكرته والمعيار الذي قررته خير
وميزان للذين يريدون تنقيح الامور والتفصي من الزور والحذر وهو انفع واطيب في اعين المحققين
وقول فصل للمتنازعين فعليك ان تحقق امرًا من الامور حتى يظهر كالبينات ولا يبقى فيه رايحة من المتشابهات
فاذا رأيت انه محص وما بقي فيه ظلام الخفاء وظهر كظهور الضياء فاجعله قيمًا وبعلا للمتشابهات التي
ما انكشفت كالبينات فان انتظم بينهما الوفاق والا فالطلاق والتبري والانطلاق وعليك ان تومن
بالبينات المحكمات على وجه البصيرة مع الاتباع والاقتداء وترد علم حقيقة المتشابهات الثابتة الى حضرة الكبرياء
مع ايمانك المجمل بتلك الانباء وهذا هو طريق الاتقاء وسيرة الاتقياء وهذا هو القانون العاصم من الخطاء
او الخوض من بلية تشاجر الاراء واذا راينا انباء الكسوف والخسوف برعاية هذا القانون فوجدنا ذلك النباء ثابتا ومعا
كالدر المكنون فكلما رئينا من رواية لا توافقه ولا تطابقه بل وجدناها كمطية ابية القياد او كاوابد كثيرة الشراد
فاعرضنا عنها كاعراض الصالح من الفساد فخذ تلك النكات وتب منها فانت كالصالحين واما قولك ان الحديث
يدل على خسوف القمر في اول الليلة فهذا جهل وحمق وننكي على عجزك وعلى هذه العيلة يا مسكين انظر في الكتاب المسمى
لسان العرب الذي لم يؤلف مثله عند اهل الادب قال الهلال غرة القمر حين يهل الناس في غرة
الشهر وقيل يسمى هلالا لليلتين من الشهر ثم لا يسمى به الى ان يعود في الشهر الثاني وقيل يسمى به ثلث ليال
ثم يسمى قمرًا وقيل يسماه حتى يحجر وقيل يسمى هلالا الى ان يبهر ضوءه سواد الليل وهذا لا يكون الا في الليلة السابعة
قال ابو اسحاق والذي عندي وما عليه الاكثر ان يسمى هلالا ابن ليلتين فانه في الثالثة يتبين ضوءه
فانظر يا ذي العينين ان كنت من الطالبين —